

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

محبت_مکمل_عشق_نامکمل

#ازقلم_شہزادی_حفصہ

چودھویں کے چاند میں لال رنگ کی میکسی (جس پر سنہرے رنگ کی نفیس کڑھاہی تھی) میں ملبوس، لمبے بال جو پیچھے سے کمر تک اور تیز ہوا سے آگے کے بال ماتھے کو چھو رہے تھے، کانوں میں جھمکے، گلابی ہونٹ جو قدرتی چمکتے تھے، دونوں ہاتھ میں مہندی کا تیز رنگ اور انہی ہاتھوں سے گٹار بجائے، آنکھیں بند کر کے وہ اپنی سریلی آواز میں گانے میں مگن تھی

میرا سکھ رہا کاٹنا میرا دکھ رہا مائل
محبت ہوئی مکمل عشق پھر بھی رہا نامکمل
نہ چھیڑ میرے دکھوں کو
نہ کرید میرے زخموں کو
یہ مرے نہیں سوئے ہیں
یہ ہارے نہیں ٹھرے ہیں
میرے سکون کی پہچان

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

محبت ہوئی مکمل

میرے دکھ کی پہچان

عشق رہا نامکمل

جیسے چاند اس کی دیوانگی کے لیے ہی آیا ہو اور تارے اسے تکنے کے لیے اور جگنو اس طرح سے دائرہ بنائے گھوم رہے تھے جیسے رقص کر رہے ہو اور اس کی آواز سننے کے

لیے ہی آئے ہو کہ اچانک دروازہ بجا

"اوہ نو) ارے نہیں (پاپا"

وہ فوراً گھبرا کر اٹھی اور گٹار چھپانا چاہا کہ دروازہ پھر سے زوردار بجا اور اسے مجبوراً دروازہ

کھولنے جانا پڑا

"اسلام علیکم پاپا"

وعلیکم اسلام "وہ اندر آتے ہوئے بولے"

جاگ کیوں رہی ہو ابھی تک؟ وقت دیکھا ہے رات کے دو بج "..... جیسے ہی ان کی"

نظر پری پر پڑی وہ فوراً طیش میں بولے

یہ لال رنگ کیوں پہنا ہے؟ اور یہ بال یہ کیوں کھلے چھوڑے ہیں؟ اب بولو گی بھی یا"

"بت بن کر کھڑی رہو گی؟"

"... وہ ہ... پاپا"

اس سے پہلے کہ پری کچھ کہتی وہ صحن کی طرف بڑھے کیونکہ کمرے تک جانے کے لیے صحن سے گزرنا پڑتا تھا اور وہی ہوا جس کا دڑ تھا

"اچھا تو یہ ہے مصیبت کی جڑ یہ گٹار یہی بجا رہی تھی نا تم؟ کہاں ہے تمہاری اما؟"
ان کی آواز میں اتنی گرج تھی کہ صفیہ بیگم ہڑبڑا کر اٹھی اور جلدی سے صحن میں آئی
جہاں پری اور اس کے پاپا موجود تھے

تو آپ اس وقت نیند میں مدہوش سو رہی تھیں؟ اپنی بیٹی کا خیال کون رکھے گا؟ اور"
اگر خیال رکھنا نہیں آتا تو جنم کیوں دیا تھا؟ اور یہ منحوس گٹار آپ نے ہی دلویا ہے نا؟
آپ کو معلوم بھی ہے آپ کی صاحبزادی رات کے اس پہر سر لگائے بیٹھی تھیں اور آپ
"ہیں کہ مزے سے سو رہی تھیں میرا تو جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے ماں بیٹی نے
صفیہ بیگم کے الفاظ تو حلق میں ہی رہ گئے تھے

انھوں نے گٹار پٹھا اور کمرے کی جانب بڑھے
:صفیہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو تھے یہ دیکھ کر پری ان کے گلے لگ گئی اور کہا
"اما آپ کو تو پتا ہے نا کہ پاپا جب بھی غصے میں ہوتے ہیں وہ ایسے ہی بولتے ہیں"
:صفیہ بیگم نے پری کو خود سے الگ کیا اور اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"چلو بس اب سو جاؤ جا کر کل یونیورسٹی میں پہلا دن ہے نا" "جی ماما جا رہی ہوں"

پری نے اپنا گٹار اٹھاتے ہوئے کہا

اس کے بعد پری اپنے کمرے میں چلی گئی اور کچھ دیر بعد نیند کی آغوش میں بھی
بظاہر فیاض صاحب اپنی بیٹی اور بیوی دونوں سے بہت پیار کرتے تھے لیکن انہیں اکثر پری
کے پاگل پن کی وجہ سے غصہ آجاتا اور پری کے پاگل پن کا ذمہ دار وہ اپنی بیٹی کی پرورش
کو ٹھہراتے

پری کا پاگل پن بس اتنا تھا کہ وہ قدرت سے زیادہ لگاؤ رکھتی

چاند کا پورا ہونا، تاروں کا آسمان پر بکھرنا اور موسم کا خوشگوار ہونا اس کے جنون میں
اضافہ کرتا اور صرف یہی نہیں بلکہ پھولوں سے بھی اسے خاص لگاؤ تھا جس میں وہ اپنا
آپ تک بھول جاتی اور جب برسات کا موسم آتا تو اس کی دیوانگی کی کوئی حد نہ ہوتی
اسے کتابوں میں بھی خاصی دلچسپی تھی

لال رنگ فیاض صاحب اسے پہننے سے ہمیشہ منع کرتے تھے اور بال کھولنے سے بھی
کیونکہ اس رنگ روپ میں اس کا نام "پری" تک پھیکا پڑ جاتا تھا لیکن پری کو تو لال
رنگ بہت پسند تھا اور آج جب اس نے پہنا تو فیاض صاحب نے دیکھ بھی لیا۔ گانا گانا
اس کا شوق تھا اور اس نے کبھی اس شوق کو آگے نہیں بڑھایا کیونکہ فیاض صاحب کو یہ

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

بھی نا پسند تھا۔ پری نے اپنی سالگرہ پر اپنی ماما سے گٹار کی فرمائش کی تھی اور چونکہ فیاض صاحب اور صفیہ بیگم کی ایک ہی اولاد تھی لہذا صفیہ بیگم نے پری کی یہ فرمائش پوری کر دی لیکن فیاض صاحب ناراض تھے اس فرمائش پر اور پھر رات گئے اس کا اس طرح سے گانا گانا نہیں اور بھی برا لگا اور وہ جلی کٹی باتیں سنا کر چلے گئے



کہیں کوئی اور بھی رات کے اس پہر اپنی سریلی آواز میں گم گا رہا تھا
بلیک (بلیک) سیاہ (پینٹ , بلیک شرٹ , اسکن کمر) رنگ (کا کوٹ , خوبصورتی سے بال سنوارے
ہوئے اور دونوں ہاتھوں میں گٹار تھامے جسے لڑکیاں تو لڑکیاں اگر لڑکے بھی دیکھیں تو
ایک لمحے بھر کے لیے ضرور ٹھہریں

تو خاص ہے

میرا احساس ہے

میرے پاس ہے

نہ پوچھ ان بیتابیوں کو

نہ پوچھ ان دھڑکنوں کو

نہ پوچھ ان سانسوں کو

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

نہ پوچھ ان لمحات کو
نہ پوچھ ان جذبات کو
نہ پوچھ ان حالات کو
تو خاص ہے
میرا احساس ہے
میرے پاس ہے
میں رہا
تیرا ریوانا
بن کے ٹھہرا
تیرا افسانہ
ہو گیا
محبت کا
قیدی پرندہ پرندہ پرندہ
تو خاص ہے
میرا احساس ہے

میرے پاس ہے

واہ بھی مزہ آگیا کیا بات ہے میرے جگر کی "شیراز نے فاریز کا کندھا تھپتپاتے ہوئے" کہا

فاریز مسکرایا تو اس نے ایک اور بات کہی

ویسے آج کل بڑی محبت بھری لیرکس (اشعار) لکھنے لگے ہو کہیں میری سوکن لانے کا "انتظام تو نہیں کر لیا دیکھو پلیز) مہربانی (دوسری شادی مت کرنا میں مر جاؤں گا "بہت معصوم سا چہرہ بنا کر شیراز نے کہا تھا

فکر مت کر تیری سوکن لاؤں گا تو نکاح میں گواہ بھی تجھے ہی بناؤں گا تا کہ میرے "سامنے ہی مرے تو "یہ کہہ کر فاریز بھاگا کیونکہ اسے یقین تھا کہ شیراز گلا ضرور دبائے گا

آخر کار بھاگتے بھاگتے دونوں خود ہی تھک ہار کر بیٹھ گئے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور خوب ہنسے

رک میں آتا ہوں "شیراز نے اٹھتے ہوئے کہا"

کہا جا رہا ہے ؟ "فاریز نے پیچھے سے پوچھا"

کچن میں "شیراز نے کچن کی طرف مڑتے ہوئے کہا"

تھوڑی دیر بعد شیراز دو کپ ہاتھ میں لے کر باہر آیا اور ایک کپ فاریز کی طرف بڑھایا
یہ کیا ہے؟ "فاریز نے حیرانگی سے پوچھا"
آنسکریم "شیراز نے شوخ بھرے لہجے میں کہا"
فاریز مسکرایا کہ شیراز نے پھر سے کہا
"چائے ہے دیکھنا بند ہو گیا ہے تجھے؟"
تو نے بنائی؟ "فاریز نے پھر حیرانگی ظاہر کی"
نہیں میرے پاس موکل ہیں انھوں نے بنائی "شیراز نے شوخ بھرا لہجہ قائم رکھتے"
ہوئے کہا

فاریز ہنسنے لگا تو شیراز نے دوبارہ کہا
اب لے گا بھی یا نہیں؟ زہر ڈال کر نہیں لایا ہوں اور ویسے بھی تو ہے بھی چائے کا"
"چرسی میں نے بنالی تو کونسا طوفان آگیا؟"
زہر نہیں ڈالا تو چینی بھی نہیں ڈالی ہوگی "فاریز نے مشکوک انداز سے کہا"
بڑے سمجھدار ہو "شیراز نے شرارت سے کہا"
اور شیراز نے فاریز کو بناء چینی والی چائے پلا کر ہی دم لیا
شیراز کی ماں کینسر میں سترہ سال پہلے مر گئیں تھیں اور ماں کی جدائی میں باپ بھی چل

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

بے حقیقتاً شیراز کی ماں ایک زمیندار کی بیٹی تھیں لہذا شیراز کے نام دو زمینیں چھوڑ گئی تھیں اس کے بعد ماموں نے پرورش کی لیکن دس سال پہلے وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے تھے اب شیراز کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا کوئی تھا تو بس فاریز واصف قریشی۔ بظاہر ان دونوں کی دوستی کو آٹھ سال ہوئے تھے مگر پیار بچپن سے ساتھ جڑے رہنے کے جیسا تھا۔ شیراز چونکہ اکیلا رہتا تھا تو فاریز کبھی کبھی رات گزارنے آجایا کرتا تھا ویسے تو ان دونوں کی رات دیر تک جاگنے کی عادت نہ تھی لیکن کبھی کبھار دونوں رات گئے تک مستیاں کرتے رہتے



".....آہ ہ ہ"

بانیک سے ٹکڑا کر وہ جس طرح نیچے گری تھی اس کا ہاتھ بری طرح سے روڈ پر لگا تھا اور جو کانچ کی چوڑیاں اس نے پہنی ہوئی تھیں وہ ٹوٹ گئی تھیں نہ اسے گٹھنے کے درد کا احساس تھا اور نہ ہی چوڑیاں ٹوٹنے سے جو کرچیاں اس کے ہاتھ سے خون بہا لائی تھیں ان کا احساس تھا احساس تھا تو صرف چوڑیاں ٹوٹنے کا "میری چوڑیاں"

آخر وہ بھی فلزا بطول عباسی تھی اور اب تو اس کی چوڑیاں ٹوٹ گئی تھیں وہ غصے میں

اٹھی اور پیچھے پلٹی

ہوا کے زور سے سارے بال چہرے پر آگئے اس نے اپنے نازک ہاتھوں سے بال
ہٹائے

شیراز کا تو پورا وجود ہی ٹھہر گیا

اندھے ہو؟ یا دکھتا نہیں ہے؟ "فلزا نے تیز آواز میں کہا"

:شیراز ابھی بھی اس کے چہرے کے طواف میں گم تھا کہ فلزا نے پھر کہا
"آنکھیں ہیں یا بٹن؟"

آئی ایم ریلی سوری میں معافی چاہتا ہوں (آر یو اوکے) آپ ٹھیک ہیں؟ "شیراز نے"
نظر ہٹائے بنا کہا

"اوہ جسٹ شٹ اپ (خاموش رہو) اپنی ہمدردی کسی اور کے ساتھ جتنا سمجھے آپ"

:اس سے پہلے کہ شیراز کچھ بولتا فلزا نے پھر سے کہا

اللہ نے اتنی بڑی بڑی دو آنکھیں دی ہیں لیکن مجال ہے جو استعمال کرنا آجائیں نابینا"
"شخص

دیکھیں اب آپ حد سے بڑھ رہی ہیں "شیراز نے ادب سے کہا"

اچھا تو الٹا چور کو تو وال کو ڈانٹے اپنی غلطی نہ ماننا "فلزا نے اپنی ادا سے ہاتھ باندھتے"

ہوئے کہا

"جی میں مانتا ہوں میری غلطی ہے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا بس ناگہانی تھی"

شیراز نے آہستہ آواز میں ندامت سے کہا

ناگہانی بھی غلطیوں کی وجہ سے ہی ہوتی ہے مسٹر اور اگر بایک فل سپیڈ (تیز رفتار) میں چلانے کا اتنا ہی شوق ہے تو کسی ریس میں حصہ لے لو اور اگر آنکھیں بند کر کے

"چلانے کا شوق ہے تو کسی سرکس میں جا کر موت کے کنوے میں کام کر لو

:دیکھیں "..... اس سے پہلے کہ شیراز کچھ کہتا فلزا نے بات کاٹتے ہوئے کہا"

"دیکھیں آپ میری ساری چوڑیاں توڑ دیں"

فلزا نے سیدھا ہاتھ آگے کیا جس میں وہ ہمیشہ چوڑیاں پہنتی تھی

فلزا الٹا ہاتھ زیادہ استعمال کرتی تھی اور چوڑیاں سیدھے ہاتھ میں پہنتی تھی اس کا ماننا تھا کہ وہ اگر الٹے ہاتھ میں بھی چوڑیاں پہن لے گی تو ہو سکتا ہے الٹے ہاتھ سے کام کرنے کے باعث چوڑیاں ٹوٹ جائیں

فلزا کو ابھی بھی چوڑیوں کی فکر تھی لیکن شیراز چہرے پر سے نظر ہٹا تو ہاتھ کو دیکھنا

نا۔۔

سامنے سے یونیورسٹی کی بس بھی جا چکی تھی

لو جی سونے پر سہاگہ میری بس بھی چلی گی اب خود سے ہی جانا پڑے گا "یہ کہتے"
ہوئے فلزا نے روڈ پار کیا اور دوسری جانب چلی گی ہاتھ سے خون ابھی بھی بہہ رہا تھا
اس لیے فلزا نے ہاتھ پر رومال باندھ لیا

عجیب لڑکی تھی .. لڑکی؟ لڑکی نہیں آتش فشاں تھی جو کبھی بھی کسی پر بھی پھٹ"
پڑے "شیراز نے خود سے سرگوشی کی اور پھر بایک سنبھال لی



"مے آئی کم ان (کیا میں اندر آ سکتی ہوں؟)"

یونی دیر سے پہنچنے کی وجہ سے کلاس شروع ہو چکی تھی
جیسے ہی اس کی آواز کلاس میں پڑی سب اس کی طرف متوجہ ہوئے

"پہلے دن ہی لیٹ (دیر؟) وقت دیکھا ہے آپ نے؟"

:وہ سر میرا ".... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی پروفیسر نے کہا"

بس پتا ہے مجھے آپ جیسے سٹوڈنٹس کے ہزاروں بہانے ہوتے ہیں پتا نہیں پڑھنے آتے"
ہیں یا وقت گزارنے۔ آجائیں اندر لیکن یاد رکھیے گا اگر آئندہ میری کلاس میں دیر سے
"آئیں تو کلاس سے باہر ہی رہیے گا مجھے غیر ذمہ دار سٹوڈنٹس پڑھانے کا کوئی شوق نہیں
وہ اندر آئی تو سب کی نظریں اس پر منجمد ہو گئیں

سیاہ رنگ کی کمیز شلوار اور چاندی رنگ کا ڈوپٹہ جس کے دونوں سرے کندھوں پر تھے اور آدھے بال اٹے کندھے پر سے آگے کی طرف کسی کی نظر نہ ہٹ سکی لیکن اس کی نظر ایک کو ہی ڈھونڈھ رہی تھیں
بلاخر اس کی نظریں اپنی جانی دوست کو ڈھونڈھنے میں کامیاب ہوئیں مگر وہ اس کے پاس بیٹھ نہیں سکتی تھی کیونکہ وہاں پہلے سے ہی کوئی اور تھا لیکن اس کے آگے والی سیٹ خالی تھی لہذا وہ وہیں بیٹھ گئی

لڑکھڑانے کی وجہ سے اسے وہاں تک آنے میں وقت لگ گیا تھا لیکن پروفیسر نے دوبارہ لیکچر شروع کر دیا

:جیسے ہی وہ بیٹھی پیچھے سے اس کی جانی دوست نے کہا
"یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کس طرح سے چل رہی تھی؟ اور اتنی دیر کیوں ہو گئی؟"
وہ جواب دینے کے لیے پیچھے پلٹی
".... یار وہ"

یو سٹینڈ اپ (آپ کھڑی ہو جائیں) ایک تو دیر سے آئیں اور کلاس میں ہلچل مچانی
"شروع کر دی ادھر آئیں اور بتائیں کہ میں کیا بتا رہا تھا
پوری کلاس پھر سے اس کی طرف متوجہ ہوئی

پہلے وہ جلدی سے بورڈ سے لیکچر پڑھنے لگی تاکہ بتا سکے اور پھر پروفیسر کے پاس جانے لگی کہ اس کا پیر پھر لڑکھڑایا اسے ایک لڑکی نے سہارہ دیا اس نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا آخر کار وہ وہاں پہنچ ہی گئی

اس نے لیکچر بتانا شروع کیا لیکن اس سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا وہ بار بار اپنے پیروں کی حرکت بدل رہی تھی جس سے پروفیسر کو یقین ہو گیا کہ اس کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے پروفیسر نے اپنی چیئر آگے کی اور کہا

"بس بیٹھ جائیے یہاں"

یہ بات سن کر اور چیئر دیکھ کر اسے لگا کہ اب کوئی سزا اس کے انتظار میں ہے لیکن جب اس نے پروفیسر کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تو اطمینان ہوا

وہ بیٹھی اور آہستہ سے کہا

"شکر اللہ کا"

پروفیسر نے دوبارہ لیکچر شروع کیا

کلاس ختم ہوئی تو سب باہر جانے لگے

پروفیسر نے پین کلر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"یہ لے لیجئے گا"

"ارے سر اللہ بچائے ان دوائیوں سے میں نہیں لوں گی اسے"

اتنے میں اس کی جانی دوست آئی اور کہا

"لایئے سر مجھے دیں پھر اس کو دینا میرا کام ہے"

پروفیسر دیتے ہوئے چلے گئے

"یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے فلزا؟"

"ارے یار ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا میرا"

"کیا؟ پر کیسے؟ زیادہ تو نہیں لگی؟"

ارے ایک اندھے نے بانیک ہٹ کر دی تھی اسی کی منحوسیت کی وجہ سے آج یونی کا"

"پہلا دن بھی خراب ہو گیا"

"اور یہ ہاتھ؟"

فلزا کے ہاتھ میں رومال ابھی ابھی بندھا ہوا تھا

یار چوڑیاں ٹوٹ گئی ہیں میری اور جس طرح سے یہ گھٹنہ درد کر رہا ہے نا لگتا ہے"

"اس کا آخری دن ہے"

زیادہ بکو مت اور یہ لو جلدی سے ""دیکھو میری جان پری تمہیں بہت اچھے سے پتا ہے"

"کہ دوائیاں میں نہیں لیتی"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

دیکھو میری جان فلزا میں تمہیں بتا دوں کہ کل سے اسپورٹس سلیکشن شروع ہو جائے"

"گی اور اگر تم نے فٹ نیس ثابت نہیں کی تو رہنا اپنے کرکٹ کے بناء

"اچھا لاؤ رو میں اپنے کرکٹ کے لیے کوئی رسک نہیں لے سکتی"

:فلزا نے جب پین کلر لے لی تو پری نے کہا

"ویسے تم نے پھر کیا علاج کیا اس اندھے کا؟"

"زیادہ کچھ نہیں بس دو چار سنائیں"

"ہاں پتا ہے مجھے کہ تیری دو چار دو سو اور چار سو کے برابر ہوتی ہیں"

دونوں ہنسنے لگیں

:جب کچھ دیر پری خاموش رہی تو فلزا نے کہا

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

"نہیں کچھ نہیں"

"ایک بات بتا دوں میں تمہیں کہ تمہیں جھوٹ بولنا نہیں آتا"

یہ سن کر پری نے کہا

"...یار کل میں گانا گا"

:فلزا نے فوراً پری کی بات کاٹی اور کہا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

"ریکارڈنگ (محفوظ) ہے کیا؟"

"کل اتنا سب کچھ ہو گیا تھے ریکارڈنگ کی پڑی ہے"

"اچھا بتا آگے"

"یار پھر پایا آگئے"

"بس بس سمجھ گئی میں چل چھوڑ ان دکھڑوں کو مجھے گانا سنا"

اتنے میں دوسرے پروفیسر بھی آگئے اور کلاس دوبارہ شروع ہو گئی اور فلزہ کا پورا دن

اسی طرح ایک چمیر پر گزرا



اگلی صبح ناشتے کی ٹیبل پر سناٹا تھا

فیاض صاحب نے خاموش توڑی

"کل کا دن کیسا رہا؟"

"اچھا رہا پایا"

اس کے بعد دوبارہ خاموشی چھا گئی

فیاض صاحب ناشتے کی ٹیبل سے اٹھے اور کہا

"چلو جلدی باہر آؤ میں چھوڑ دوں پھر مجھے آفیس بھی جانا ہے"

"جی پاپا"

پری اپنے کمرے میں گئی بیگ اٹھایا اور جانے کے لیے بڑھی کہ اتنے میں صفیہ بیگم نے
روکا

"رکو بیٹا"

"جی ماما"

"یہ لو یہ حلوہ فلزا کو دے دینا اس نے کل مجھ سے فون پر فرمائش کی تھی"
"ایک تو یہ فلزا بھی نا... لائیے دیئے"

پری باہر چلی گئی اور چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی



فیاض صاحب نے کہنا شروع کیا

دیکھو بیٹا جس ذات سے ہمارا تعلق ہے اس ذات میں تمہاری عمر کی لڑکیوں کی شادی"
کب کی کر دی جاتی ہے لیکن چونکہ تم میری ایک ہی اولاد ہو اور تمہاری ماما تمہیں ڈاکٹر
بنانا چاہتی ہیں لہذا ان کی منت سماجت پر میں نے تمہیں یونیورسٹی بھیجا ہے لیکن یاد رکھنا
میں تمہارا نکاح کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا مناسب رشتہ دیکھ کر جلد ہی تمہارا نکاح کر
"دوں گا اور تمہاری پڑھائی مکمل ہوتے ہی تمہاری رخصتی کر دوں گا"

"جی پاپا"

اور یہ جو تمہارا گانا گانے کا شوق ہے اسے خود تک ہی رکھنا میں کبھی برداشت نہیں"
کروں گا کہ کوئی میری بیٹی کو میراثی کہے اور ہاں ایک اور بات تم یونیورسٹی پڑھنے جاتی ہو
"اس لیے زیادہ دوستیاں بڑھانے کی غلطی کبھی مت کرنا

"جی پاپا"

چلو آگے تمہاری منزل دل لگا کر پڑھنا اور اپنی ماں کے خواب کو پورا کرنا "فیاض"

صاحب نے گاڑی یونی کے سامنے روکتے ہوئے کہا
گاڑی سے اتر کر پری تھوڑی آگے ہی چلی تھی کہ فلزا دکھ گئی
ارے میری جان "فلزا نے گلے لگانا چاہا"

ہو گئی پاگل "پری نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا"
"یار میں تیری بچپن کی دوست ہوں اور پہلی بار تو گلے نہیں لگا رہی"
ہاں جانتی ہوں کس لیے مکھن لگایا جا رہا ہے یہ لے پکڑ "پری نے حلوہ آگے کرتے"
ہوئے کہا

"ارے واہ کیا بات ہے میری پیاری آنٹی کی"
"بس اب ڈرامے نہ کر"

دونوں کلاس کی جانب بڑھیں اور فلزا ابھی بھی حلوے کے مزے لے رہی تھی



فلزا اور پری دونوں کیفے میں تھیں

"تو یہاں بیٹھ میں کچھ لے کر آتی ہوں"

دوسری طرف سے شیراز اپنے دوست کے ساتھ مگن کولڈرنک ہاتھ میں لیے آ رہا تھا

جیسے ہی فلزا پیچھے مڑی

شیراز سے اس طرح ٹکرائی کہ ساری کولڈرنک فلزا کے کپڑوں پر

میرے کپڑے.... تم "فلزا نے پہلے اپنے کپڑوں کو اور پھر شیراز کو دیکھتے ہوئے کہا"

"سوری"

تم دے کیوں نہیں دیتے اپنی آنکھیں کسی اور کو کیونکہ تمہیں تو ہے نہیں ان دو"

"آنکھوں کی قدر

غصے سے فلزا کی آنکھیں بھی لال ہو گئیں تھیں

آپ بھی تو دیکھ کر مڑ سکتی تھیں "شیراز نے بھی تیز آواز میں کہا"

"تم تو کبھی اپنی غلطی ماننا ہی مت"

"جب غلطی میری نہیں تو کیوں مانوں؟"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

"آنکھوں کے ساتھ ساتھ تمہاری زبان بھی خراب ہے"
"زبان میری نہیں آپ کی خراب ہے تبھی تو آپ جناب سے بات تک نہیں کرنی آتی"
آپ اور جناب؟؟ مجھے کوئی بخار نہیں ہے جو تم سے آپ جناب سے بات کروں جتنی"
"عزت مجھے تمہیں دینی تھی وہ کل دے چکی ہوں"

دونوں کی آوازیں اتنی تیز تھیں کہ سب ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے
مجبوراً پری کو بچ میں آنا پڑا

میں معافی چاہتی ہوں "پری نے معذرت کی"
"تو کیوں معافی مانگ رہی ہے معافی اس کو مانگنی چاہیے"

"چپ کرو اور چلو یہاں سے"
پری فلزا کو گھسیٹتے ہوئے لے گی



آج پری نے جب فلزا کو یونی میں نہیں پایا تو اسے شدید حیرانی ہوئی
پہلی کلاس کے بعد اس نے فلزا کو کال کی

"کہاں ہو تم؟"

"گھر پر"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

"کیوں؟"

"تو کیا باغ میں رہوں؟"

"میرا مطلب یونی کیوں نہیں آئیں؟"

"یار دل نہیں تھا"

"کیوں؟"

"یہ کیا تو نے کیوں کیوں کی دکان کھول رکھی ہے؟"

"جتنا پوچھا ہے اتنا بتا"

"یار مجھے تو لگتا ہے میرا یونی میں اس اندھے کے ساتھ ٹکرانا روز کا معمول بن گیا ہے"

"روز؟"

"مطلب وہی کل والا سین (منظر) اور اس سے پہلے بایک بھی اس اندھے نے ہی ہٹ"
"کی تھی"

"طوبہ ہے فلزا... تو کیا تم اس وجہ سے نہیں آئیں؟"

"ہاں میں نے سوچا کہیں آج پھر سے نازل نہ ہو جائے"

"اچھا چل میری دوسری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے اللہ حافظ"

"اللہ حافظ"



یہ چائے کس کے لیے ہے؟ "فلزا نے سوال کیا"
"بیٹا وہ جو سامنے دو لڑکے بیٹھے ہوئے ہیں ان کے لیے"
"پر وہ تو دو ہیں اور چائے ایک؟"
"کیونکہ بیٹا شیراز چائے پیتا ہے اور ولید نہیں پیتا"
تو شیراز نام ہے اس اندھے کا "فلزا نے دل میں سوچا"
اور ہاتھ ہوا میں اس طرح لہرایا کہ چینی کی ڈبی نیچے گرا دی
"سوری انکل"
انہوں نے ٹیبل پر چائے رکھی اور چینی کی ڈبی اٹھانے لگے
تب تک فلزا اپنا کام کر چکی تھی
"یہ لو شیراز بیٹا آپ کی چائے"
"شکریہ"

اتنے میں فادیز بھی چائے کا کپ لے کر آگیا
یار فادیز سن "شیراز نے سنجیدگی سے کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

ہاں ہاں بول... تو اور چپ ہو جائے؟ برسوں کی خواہش ہے یہ میری "فاریز نے"
شرارت سے کہا

دیکھ فاریز میں ابھی اسی وقت تجھ پر پوری پوری چائے انڈیل دوں گا "شیراز نے چائے"
کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا

اچھا بول بھائی بول "فاریز نے پیچھے ہوتے ہوئے کہا"
یار میرے ساتھ ایک ہی لڑکی کے دو سین ہو چکے ہیں "شیراز نے دوبارہ سنجیدگی سے"
کہا

کیسے والے؟ "فاریز نے دلچسپی سے کہا"
بے شرم بے حیاء اپنی معصوم سی بیوی پر الزام لگاتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ "شیراز"
نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا
دونوں ہنسنے لگے

اس کے بعد شیراز نے ساری کہانی بیان کی
ویسے نام کیا ہے اس کا؟ "فاریز نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا"
"وہ تو مجھے بھی نہیں پتا"

جیسے ہی شیراز نے چائے کا گھونٹ لیا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اسی وقت منہ سے نکال دی
"تھو تھو تھو"

اور زور سے چیخا
"کس کی حرکت تھی یہ"

: فاریز فوراً کھڑا ہوا اور کہا
"کیا ہوا؟"

"یار کسی نے اس میں نہ جانے کتنا نمک بھر دیا ہے... تھو تھو"



فلزا خوشی خوشی کلاس میں داخل ہوئی تو پری نے پوچھا
"کہاں گئی تھی تم؟"

کسی کے ہوش ٹھکانے لگانے "فلزا نے چہکتے ہوئے کہا"
".....فلزا اگر تم بے یہاں یونی میں کوئی بھی گڑبڑ کی نا"

فلزا نے فوراً بات کاٹتے ہوئے معصومیت سے کہا

"کچھ نہیں کیا میں نے"



انکل کل ویلکم پارٹی (استقبالیہ دعوت) ہے پلیرز پری کو جانے دیں نا "فلزا نے التجاہ لہجہ" میں فیاض صاحب سے کہا

بیٹا تم بھی مجھے میری پری ہی کی طرح عزیز ہو لیکن میں پری کو جانے کی اجازت بالکل" نہیں دوں گا "فیاض صاحب نے شفقت سے کہا

لیکن انکل اگر میں وعدہ کروں کہ میں اسے اپنی گاڑی میں لے کر جاؤں گی، سائے کی" طرح اس کے ساتھ رہوں گی اور خود ہی چھوڑ کر جاؤں گی تو کیا تب بھی آپ مجھ پر بھروسہ نہیں کریں گے؟ "فلزا نے معصومیت سے کہا

اچھا ٹھیک ہے لیکن آخری دفعہ "فیاض صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا"

تھینک یو سو مچ انکل "فلزا نے خوشی کے مارے اچھلتے ہوئے کہا"

فلزا ہر دفعہ فیاض صاحب کو منالیتی تھی اسے پری کو جہاں بھی لے جانا ہوتا وہ فیاض صاحب کا دماغ کھا جاتی اور وہ مجبوراً اسے "آخری دفعہ" کہہ کر ہمیشہ اجازت دے دیتے اس کے بعد فلزا پری کے کمرے میں گئی

پری اپنی عادت کے مطابق کسی کتاب میں مگن تھی کہ اچانک فلزا نے چونکایا

فلزا تم یہاں؟ "پری نے حیرانگی کا مظاہرہ کیا"

خوشخبری لائی ہوں تیرے لیے "فلزا نے پری کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا"

کیسی خوشخبری؟ "پری کی حیرانگی میں اضافہ ہوا"

"تو بھی چل رہی ہے کل پارٹی میں میں نے منا لیا ہے تیرے پاپا کو"

"سچی؟"

"ہاں تو"

فلزا اٹھ کر پری کی الماری کی طرف بڑھی

"چل اب تیرے کپڑے دیکھ لیتے ہیں کہ کل تجھے کیا پہننا چاہیے"

: پری کی پوری الماری چھاننے کے بعد فلزا نے شکل اتارتے ہوئے کہا

"یار ان میں سے تو کچھ بھی اچھا نہیں ہے"

پری ابھی بھی کتاب میں ہی مگن تھی کہ فلزا نے اس کے ہاتھ سے کتاب جھپٹی اور

: سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

"(چل شاپنگ) خریداری (پر)"

پر کیوں؟ "پری نے سوالیہ انداز میں کہا"

"کل بارات ہے میری اس لیے"

یہ کہتے ہوئے وہ پری کا ہاتھ پکڑ کر صفیہ بیگم کے پاس لے آئی

"آنٹی کچھ چاہیے مجھے"

ہاں بولو پیٹا "صفیہ بیگم نے شفقت سے کہا"

"منع تو نہیں کریں گی نا؟"

اپنی بیٹی کو کیوں منع کروں گی میں "صفیہ بیگم نے شفقت کا بھرا لہجہ قائم رکھتے ہوئے" کہا

آنٹی مجھے پری کو شاپنگ پر لے جانے کی اجازت چاہیے پلیز منع مت کیجئے گا کل "

"پارٹی ہے اور اس کے پاس کوئی اچھے کپڑے نہیں

پیٹا دس منٹ بعد چلی جانا کیونکہ دس منٹ بعد پری کے پاپا کسی کام کے سلسلے میں چلے "جائیں گے

آپ بہت اچھی ہیں آنٹی "فلزا نے صفیہ بیگم کے گلے لگتے ہوئے کہا"



اوائے سن... میں ولید کے ساتھ شاپنگ پر جا رہا ہوں شرافت سے ٹپک وہاں "شیراز "

نے فون پر حکم دیتے ہوئے کہا

کیسی شاپنگ ؟ "فاریز نے سوالیہ انداز میں کہا"

"کل پارٹی ہے بھائی"

"وہ تو میں جانتا ہوں لیکن شاپنگ؟"

"مجھے کرنی ہے"

"تو میں کیا کروں گا؟"

"میری مدد... ابھی دماغ خراب مت کر فوراً ٹپک وہاں"

یہ کہہ کر شیراز نے فوراً فون کاٹ دیا



"مجھے تو یہ کرتی بہت پسند آئی ہے پری تیرا کیا خیال ہے کیسی لگے گی مجھ پر؟"

"دوسرا رنگ پسند کر یا یہ کرتی تو اچھی ہے مگر یہ رنگ تجھ پر بچے گا نہیں"

تو پھر یہ کتنی رنگ کیسا رہے گا؟ "فلزا نے پسند بدلتے ہوئے کہا"

یہ بہت اچھا رہے گا اس میں لگیں گی آپ حسن کی ملکہ "پری نے پہلے فلزا کو اور پھر"

کرتی کو دیکھتے ہوئے کہا

بس بس نظر نہ لگا دینا "فلزا نے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا"

تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ فلزا کی نظریں چوڑیوں پر پڑیں

فلزا ابھی نہیں "پری اسے گھسیٹتے ہوئے آگے لے گی"

فلزا اچھلتی ہوئی ایک فراک کہ پاس گی

ہئے پری یقین کر اس میں تو واقعی پری لگے گی اچھی ہے نا؟"

ہاں واقعی یہ بہت اچھی ہے "پری نے حامی بھرتے ہوئے کہا"
"اور دیکھ یہ جامنی رنگ کتنا کھلے گا تجھ پر بس اب تو کل یہی پہنے گی"



کہاں ہے فاریز؟ ابھی تک آیا کیوں نہیں؟ "ولید نے شیراز سے سوالیہ انداز میں کہا"
میں کال کرتا ہوں "شیراز نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا"



کون ہے؟ "فلزا کا موبائل بجا تو پری نے سوال کیا"

وانیہ "فلزا نے موبائل کان پر لگاتے ہوئے کہا"

افوہ فلزا تم نے تین دن میں تیس دوستیں بنا لی ہیں "پری نے منہ بناتے ہوئے کہا"
جل مت میری جان تیری جگہ کوئی نہیں لے سکتا "فلزا نے پری کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"

کیا بول رہی ہو؟ "فون پر وانیہ نے کہا"

تمہیں نہیں بول رہی تھی تم بتاؤ کیسے یاد کیا "فلزا نے وانیہ کو جواب دیتے ہوئے کہا"
چلو "پری نے اپنے کندھے پر سے فلزا کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا"



کہاں رہ گئے ہو ڈارلنگ؟ "شیراز نے فاریز سے فون پر کہا"
سامنے سے فلزا بھی فون پر بات کرتے ہوئے آرہی تھی
غنیمت یہ تھی کہ دونوں نے ابھی تک ایک دوسرے کو نہیں دیکھا تھا
دونوں آمنے سامنے سے اس طرح سے گزرے کہ جس ہاتھ سے دونوں نے موبائل پکڑا
ہوا تھا وہ ایک دوسرے سے ٹکرایا
شیراز نے تو اپنا موبائل گرنے سے بچا لیا
مگر فلزا کا موبائل دور جا گرا
فلزا نے پہلے موبائل کو دیکھا اور پھر جب اس کی نظر شیراز پر پڑی تو فلزا کی بھنویں تن
گئیں
تم..... تم چھوڑ کیوں نہیں دیتے میرا پیچھا پہلے میری چوڑیاں توڑ دیں اور اب میرا"
"موبائل توڑنا چاہتے ہو
یہ کہہ کر فلزا اپنے موبائل کی طرف بڑھی
شکر ہے کہ اس کے موبائل کو کچھ نہیں ہوا تھا ورنہ شیراز کی خیر نہ ہوتی
فلزا اگر تم اس سے لڑنے کے لیے پلٹیں تو میری اور تمہاری لڑائی ہو جائے گی "پری"
نے فلزا کو انگلی دکھاتے ہوئے کہا

اچھا چل معاف کرتی ہوں اس اندھے کو لیکن تیرے لیے "فلزا نے پری کی انگلی کو"
دیکھتے ہوئے کہا

چلو "پری نے فلزا کا ہاتھ پکڑا اور دوسری طرف لے گی"
اب یہ وہی تھی نا جس پر تو نے کولڈرنک گرا دی تھی "ولید نے ہنستے ہوئے کہا"
شیراز نے اسے گھورا تو اس نے اپنی ہنسی پر قابو کیا "لو آگئے نواب" ولید بے دور
سے فاریز کو دیکھتے ہوئے کہا

شیراز نے فاریز کا دیکھا تو فوراً اس کے پاس گیا
اتنی دیر کیوں لگا دی؟ "شیراز نے آنکھیں پھاڑ کر کہا"
آرام سے یار "فاریز نے اطمینان سے کہا"
تجھے پتا ہے وہ لڑکی آج پھر مجھ سے ٹکرا گی "شیراز نے فاریز پر نظریں باندھتے ہوئے"
کہا

اوہ اچھا ویسے دکھنے میں کیسی ہے؟ "فاریز نے دلچسپی سے پوچھا"
شیراز کو اپنی آنکھوں کے سامنے وہی منظر دکھا جب اس نے پہلی دفعہ فلزا کو دیکھا تھا
شیراز کھویا ہوا تھا

: تبھی فاریز نے شیراز کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا

"مطلب بھابی مل گی ہیں میری"

:شیراز نے اپنے حواسوں پر قابو پاتے ہوئے کہا

"تو تو بس گھر چل پھر بتاتا ہوں"



واٹ آ ڈیکوریشن) کیا سجاوٹ ہے " (فلزا نے یونی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا"
واقعی فلزا بہت اچھا لگ رہا ہے سب "پری نے فلزا کی بات ملاتے ہوئے کہا"
دونوں اسٹیج سے تھوڑا پیچھے کی جانب بیٹھ گئیں
اتنے میں شیراز اسٹیج پر آیا
جاری ہے

سوری دوستوں کل سگنل نہیں آ رہے تھے اس لیے لیٹ ہو گئی
اسلام علیکم دوستوں "شیراز نے جاندار آواز میں کہا"
وعلیکم اسلام "چاروں طرف سے یکجا ہو کر جواب کی آواز گونجی"
ارے یہ اندھا یہاں کیا کر رہا ہے؟ "فلزا نے منہ پھلاتے ہوئے آہستہ سے کہا"
چپ رہو فلزا "پری نے فلزا کو کوہنی مارتے ہوئے کہا"
اس کا مطلب آج کا دن خراب "فلزا نے اداسی سے کہا"

منہ بند کر کے بیٹھو فلزا "پری نے آہستہ سے کہا"

ساری باتیں بعد میں پہلے یہ بتائیں کہ میں کیسا لگ رہا ہوں؟ "شیراز نے اپنے بالوں پر"

ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

بہت اچھے, حسین "ہر طرف سے مختلف تعریف بھرے الفاظ آئے جن میں زیادہ "

تعداد لڑکیوں کی تھی

شیراز پر ہر لڑکی مرتی تھی لیکن جیسے ہی انھیں شیراز کے حالات کا پتا چلتا شیراز پر

مرنے کا جذبہ ختم ہو جاتا

شیراز بھی یہ بات جانتا تھا کہ سب وقتی طور پر ہے لہذا وہ یہ سب وقتی طور تک ہی

رہنے دیتا

واہ اس کی طرح یہ سب بھی اندھے ہیں کہاں سے اچھا لگ رہا ہے؟ کارٹون لگ رہا"

ہے "فلزا نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا

فلزا "پری نے فلزا کو گھورا تو وہ چپ ہو گئی"

پہلے ہم تعارف سے آغاز نہ کر لیں؟ "شیراز نے پر جوش انداز میں کہا"

لیکن سب کا تعارف بعد میں پہلے اپنا نہ کروالوں؟ "شیراز نے دوبارہ بالوں پر ہاتھ"

پھیرتے ہوئے کہا

تو دوستوں میرا نام ہے شیراز علی خان جونیرز (چھوٹوں کا سینئر) بڑا (اور دوسروں کا)
بھی سینئر کیوں جاوید بھائی؟ "شیراز نے جاوید کو آنکھ مارتے ہوئے کہا
بالکل "جاوید نے مسکراتے ہوئے کہا"



شیراز پڑھنے میں بہت اچھا تھا اور اسکولر شپ کی بنیاد پر ہی وہ پڑھ رہا تھا لیکن شوخی اس
کے مزاج میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی
جس دن جاوید کی سالگرہ تھی اس دن جاوید کے منع کرنے کے باوجود جاوید کا پورا منہ
کیک میں مل دیا تھا
شیراز کا نوٹس خود نہ بنانا اس کا اہم ترین اصول تھا اس لیے وہ یہ کام اپنے ہم جماعتوں
سے کروایا کرتا تھا

جب اس نے جاوید سے نوٹس بنانے کے لیے کہا تو جاوید نے صاف منع کر دیا
پھر کیا تھا شیراز نے جاوید کے نوٹس چرا لیے
اور جب پروفیسر کا لیکچر چیک (جانچا) کرنے کے لیے آئے تو اسے ڈانٹ سننی پڑی
اور شیراز نے جاوید کے ہی نوٹس بیچ سے چیک کروا دیے
جاوید کو جب پتا چلا کہ حرکت شیراز کی ہے تو اس نے جا کر شکایت لگا دی

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

لیکن اس کا اثر الٹا ہوا

شیراز کے جھوٹے گواہوں نے کہا کہ جاوید نے شیراز کے نوٹس چرائے تھے اور جب
شیراز نے واپس لیے تو اس نے دھمکی دی کہ میں شکایت کروں گا تمہاری
جاوید اس سے پہلے اپنی صفائی بیان کرتا اسے مزید ڈانٹ پڑی اور مزید ذلت ملی لہذا تھک
ہار کر اس نے شیراز کے آگے ہار مان لی



تو سب سے پہلے آپ کا نام؟ "شیراز نے ایک لڑکے کی طرف مائیک کیا"
"عبدالرافع"

"کہاں سے؟"

"یہی کا ہوں"

"کس کالج سے؟"

"سپریئر"

ریشن شپ؟"

"انگیجڈ"

"اوکے"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اب شیراز دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا

"آپ کا نام؟"

"ارسلان"

"عمر؟"

"اٹھارہ سال"

"کہاں سے؟"

"کراچی"

"یہاں آنے کی وجہ؟"

"پاپا کا ٹرانسفر"

"ریلیشن شپ؟"

"ان (لو) پیار میں"

اووو "..... ہر طرف سے آواز گونجنے لگی"

"اوکے"

اب شیراز کسی لڑکی کی طرف بڑھنے والا تھا کہ اس کی نظر فلزا پر پڑی

"آپ کا نام؟"

"آپ سے مطلب؟"

ہر طرف سے شیراز کے لیے طنزیہ قہقہہ بلند ہوا
آپ کا تعارف چاہتا ہوں "شیراز نے شائستگی سے کہا"
"نہ دوں تو؟"

پھر سے طنزیہ قہقہہ بلند ہوا
تو آپ کی مرضی "شیراز نے شائستگی قائم رکھتے ہوئے کہا"
پری نے فلزا کو کوہنی ماری تو فلزا نے جواب دیا
"میرا نام ہے فلزا"

"پورا نام؟"

"فلزا بطول عباسی"

"کہاں سے؟"

"یہی کی ہوں"

"پھول یا چاکلیٹس"

"چاکلیٹس"

"ریشم شپ؟"

فلزا کا دل کر رہا تھا کہ وہ اپنے بچے شیراز کے سینے میں گاڑ دے
اور اگر پری وہاں موجود نہ ہوتی تو فلزا ایسا کر بھی چکی ہوتی
شیراز دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ شیرنی آخر بھیگی بلی کیسے بن گئی پچھلی دفعہ جب
موبائل گراتب بھی چپ کر کے چلی گئی تھی
فلزا شیراز کو گھور رہی تھی کہ پری نے ہاتھ پر چٹنی بھری
تو فلزا نے ٹیڑھے انداز میں جواب دیا
"کچھ نہیں کوئی نہیں"

"اوکے"

جیسے ہی شیراز وہاں سے جانے لگا اس کی نظر پری پر پڑی
شیراز پری کو پہلے بھی فلزا کے ساتھ دیکھ چکا تھا لیکن آج وہ کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ
رہی تھی

"مس آپ کا نام؟"

پری "پری نے شائستگی سے کہا"

آپ بالکل اسی طرح ہیں "یہ کہہ کر شیراز اسٹیج پر واپس آیا"
تو پھر اس سینئر کی طرف سے جونیئرز کے لیے تحائف "شیراز نے جاندار آواز میں کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

چاروں طرف سے شور ہوا
اس کے بعد شیراز ایک ایک کر کے سب کو بلا کر تحفے دینے لگا
ہر لڑکی اس کی طرف مائل ہو رہی تھی
پری "شیراز نے پری کا نام پکارا"
شکریہ "پری نے مسکراتے ہوئے مختصر سا جواب دیا"
فلزا "شیراز نے فلزا کا نام پکارا"
فلزا نے تحفہ لیا اور پیچھے پلٹی
کچھ تھینکس (شکریہ) کہنے کے بھی رواج ہیں اس دنیا میں "شیراز نے فلزا پر طنز کرتے"
ہوئے کہا
تھینکس "فلزا نے بیزاری سے کہا"
تھوڑی دیر بعد فاریز اپنا گٹار لیے اسٹیج پر آیا
میرے پیارے دوستوں یہ ہے میرا دوست میری جان میرا ہمسفر سب کچھ... لوگ"
اسے فاریز واصف قریشی کے نام سے یاد کرتے ہیں "شیراز نے فاریز کے گلے میں ہاتھ
ڈالتے ہوئے کہا
ہر طرف سے شور بلند ہوا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

یہ آج آپ کو اپنی خوبصورت آواز پیش کریں گے "شیراز نے دوبارہ کہا"
چاروں طرف سے تالیوں کی آواز گونجی
اب آپ جائیں گے تو ہم اپنی خوبصورت آواز پیش کریں گے نا "فاریز نے بھرپور"
ڈرامائی انداز میں کہا
ہر طرف سے قہقہہ بلند ہوا
"پہلے بول میرا گانا شیراز کے لیے"
شیراز نے شرط ظاہر کی
"میرا سب کچھ شیراز کے لیے"
فاریز نے پیار جتایا



گانا ختم ہوا تو فاریز نے ہر طرف سے داد حاصل کی



تو یہاں بیٹھ میں آتی ہوں "فلزا نے پری سے کہا اور اٹھنے لگی"
کہاں جا رہی ہو؟ "پری نے پوچھا"
یار پاپا کا فون ہے اور یہاں آواز نہیں آرہی ہے ٹھیک سے شور کی وجہ سے "فلزا نے"

آگے کی طرف چلتے ہوئے کہا
شیراز اپنے دوست کو چھیڑتے ہوئے آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اور فلزا بھی پانی کا گلاس
ہاتھ میں لیے فون پر مگن چلی آ رہی تھی
دونوں پھر سے ٹکڑا گئے
اور پانی دونوں پر گرا
میرا دل کرتا ہے آپ کی آنکھیں نکال دوں "فلزا نے تیز آواز میں کہا"
نکال کر کیا کریں گی؟ "شیراز نے زچ کرتے ہوئے کہا"
کنچے کھیلوں گی "فلزا نے مزید تیز آواز میں کہا"
تو آپ کو کنچے کھیلنے بھی آتے ہیں؟ "شیراز نے ہنسی دباتے ہوئے کہا"
مجھے لوگوں کا قتل کر کے ٹکڑے کرنے بھی آتے ہیں "فلزا نے حلق پھاڑ کر کہا"
چل ولید ذرا پولیس کو فون کر بول کہ ایک قاتل سرعام گھوم رہا ہے "شیراز نے ولید"
کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
اور اگلے مقتول کا نام بھی بتا دینا "فلزا نے بات بڑھاتے ہوئے کہا"
نام تو بتائیں "ولید نے معصومیت سے کہا"
مجھے بھی "شیراز نے بھی معصومیت ظاہر کی"

شیراز علی خان "فلزا نے آنکھوں میں خون اتارتے ہوئے کہا"
یار ولید مجھے اپنا نام سنائی دے رہا ہے میرے کان تو خراب نہیں ہو گئے "شیراز نے"
بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا
میں نے تمہارا کا ہی نام لیا ہے "فلزا نے حلق پھاڑتے ہوئے کہا"
اب تو لازمی اطلاع دینی پڑے گی "شیراز نے نظریں فلزا کے چہرے پر جماتے ہوئے کہا"
فلزا کا ضبط جواب دے رہا تھا
پری نے پیچھے سے فلزا کو آواز دی
تمہیں تو میں دیکھ لوں گی "فلزا نے شیراز کو انگلی دکھاتے ہوئے کہا"
اور چلی گئی
روز ہی دیکھ لیتی ہے ٹکڑا ٹکڑا کر پھر بھی "تمہیں تو میں دیکھ لوں گی" "شیراز نے فلزا"
کی نقل اتارتے ہوئے کہا
مجھے تو لگتا ہے تیری چائے میں نمک بھی اسی حسینہ نے ملایا ہوگا "ولید نے شیراز سے"
کہا
شاید "شیراز نے آہ بھرتے ہوئے کہا"
ولید شیراز کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا

شیراز اسی لمحے میں کھویا ہوا تھا جب اس نے پہلی دفعہ فلزا کو دیکھا تھا
بھائی جان "ولید نے شیراز کے آگے چٹکی بجائی"
ہا.... نہیں.... ہاں بول "شیراز نے ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہوئے اٹک اٹک کر کہا "
بس بس سمجھ گیا میں "ولید نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"
کیا سمجھ گیا؟ "شیراز نے ولید کو گھورتے ہوئے کہا"
یہی کہ بھابھی مل گئی ہیں "ولید نے بھاگتے ہوئے کہا"
تجھے تو میں بتاتا ہوں فاریز کے چچے "شیراز نے ولید کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا"



واقعی فلزا؟ مبارک ہو "پری نے فلزا کو گلے لگاتے ہوئے کہا"
مبارک ہو فلزا آپ نیو کیپٹن(نی کپتان) بن گئی ہیں گرلز کرکٹ ٹیم کی "پیچھے سے دو"
تین لڑکیوں نے فلزا کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا
خیر مبارک "فلزا نے ان لڑکیوں سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا"
اور بچ(نشت) پر چڑھ کر چلانے لگی
"آج سب کو میری طرف سے ٹریٹ(دعوت)"
سب نے خوشی کا مظاہرہ کیا

اور باہر جانے لگے کہ اتنے میں سر امجد داخل ہوئے
سر آپ تو پڑھا چکے ہیں نا اور ابھی تو سر فہد کی کلاس ہے "فلزا نے بے رخی سے کہا"
"جی پر آج سر فہد آئے نہیں تو میں نے سوچا کہ سرپرائز کلاس لے لوں"
سر یہ تو غلط ہے "فلزا نے سرگوشی کی"
لیکچر شروع ہوا

اور سر امجد اس وقت خوش ہوئے جب فلزا اور پری کا اسائنمنٹ دیکھا جو بالکل ان کے
معیار پر پورا اتر رہا تھا
اور انھوں نے اپنے وعدے کے مطابق دونوں کو چاکلیٹ دی
فلزا نے اپنی بھی لی اور پری سے بھی چھین لی
صرف سر امجد ہی نہیں ہر کوئی ان دونوں کو ان کی پڑھائی سے پسند کرنے لگے تھے اور
بہت جلد دونوں ذہین طالب علم میں شمار ہونے لگی تھیں
لیکچر ختم ہونے کے بعد فلزا نے سب کو ٹریٹ دی
اس کے بعد وہ گراؤنڈ (میدان) کی طرف چلی گئی
پری کو اسپورٹس سے کوئی لگاؤ نہیں تھا لہذا وہ عادتاً لائبریری چلی گئی
گراؤنڈ میں پہلے سے ہی لڑکے موجود تھے کہ فلزا کہ سر پر بال لگی

اتفاقاً بیٹ شیراز کے ہاتھ میں تھا
:فلزا غصے سے شیراز کی جانب آئی اور ڈھاڑتے ہوئے کہا
"میری نصیحت پر عمل کیوں نہیں کر لیتے؟"
کیسی نصیحت؟ "شیراز نے زچ کرتے ہوئے کہا"
شیراز کو اب فلزا کو تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا تھا
یہی کہ اپنی آنکھیں کسی اور کو دے دو "فلزا نے تیز آواز میں کہا"
پہلے تو یہ بتائیے کہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟ "شیراز نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا"
یہ تو تمہیں بتانا چاہیئے کہ اس بیٹ کے ساتھ یہاں کیا کر رہے ہو؟ "فلزا کے لہجے"
میں ابھی تک کوئی نرمی نہیں آئی تھی
شیراز کو یہ جملہ اپنی بے عزتی کے لیے کسا ہوا محسوس ہوا
آخر وہ جب سے یونی آیا تھا تب سے بوائز کرکٹ ٹیم کا کیپٹن تھا
"میں بوائز کرکٹ ٹیم کا کیپٹن ہوں مس فلزا"
اوہ تو اب تم اپنی الٹی گنتی گننا شروع کرو کیونکہ گرلز کرکٹ ٹیم کی نیو کیپٹن میں"
ہوں .. تمہارے ہارنے کے دن شروع مسٹر بلائینڈ "فلزا نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا اور
آگے بڑھ گئی

:جب فلزا آگے چلی گی تو شیراز نے بالر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا
"یار یہ اس آتش فشاں کی ہر بات میری حسین آنکھوں سے جڑی ہوئی کیوں ہوتی ہے؟"
شاید اسے تیری آنکھیں بہت پسند ہو "بالر نے جواب دیتے ہوئے کہا"
دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور قہقہہ بلند کیا



سنو سنو میرے پیارے کرکٹرز پرنسپل نے کہا ہے کہ گرلز بوائز میچ میں جو بھی جیتے گا"
اسے اس کی پسند سے ٹپ پر لے کر جائیں گے "فلزا نے خوشی سے چلاتے ہوئے کہا
کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟ "کرکٹ ٹیم کی ایک لڑکی نے کہا"
ہاں ہاں بالکل... اب بتاؤ کہاں چلیں گے؟ "فلزا نے دوبارہ خوشی کا مظاہرہ کیا"
پہلے جیت تو جاؤ "پری نے پاس آتے ہوئے کہا"
میری جان فلزا بطول عباسی نے ہارنا نہیں سیکھا "فلزا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"
ویسے مجھے تو ساتھ لے کر جاؤ گی نا؟ "پری نے دھیمی آواز میں کہا"
ایسا ہو سکتا ہے کہ فلزا جہاں بھی جائے پری ساتھ نہ ہو؟ "فلزا نے پری کے گلے میں "
ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا

تو پھر سوات چلیں؟ "پری نے اپنا سنہرا خواب سامنے رکھتے ہوئے کہا"

کہہ تو اچھا رہی ہو "فلزا نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے کہا"

اور پھر دوبارہ کہا:

"ٹھیک ہے میں پر نسیل سے سوات لے جانے کا ہی کہوں گی"

پہلے جیت تو جاؤ "پری نے فلزا کا گال تھپتپاتے ہوئے کہا"

میرے پیارے کرکٹرز سے بول دینا کہ پارک آج ایک گھنٹہ پہلے پہنچے "فلزا نے اپنی"

ایک چمچی سے کہا

جی بہتر "اس نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا"



تو نے ہمیں یہاں اس اسائنمنٹ کے لیے بلایا ہے؟ "شیراز اور فاریز نے ولید کو گھورتے"

ہوئے کہا

یار سمجھو تو صحیح میرے لیے یہ بہت ضروری اسائنمنٹ ہے "ولید نے جواب دیتے ہوئے"

کہا

او ہو ہو.... تو امپریشن جمانا ہے "فاریز نے شیراز کو آنکھ مارتے ہوئے کہا"

کچھ ایسا ہی ہے "ولید نے پریشانی کے عالم میں کہا"

تو پہلے اس کی جیب خالی نہ کروالیں؟ "اب کی بار شیراز نے فاریز کو آنکھ مارتے ہوئے"

کہا

یار کچھ بھی لے لو بس کل میری عزت کا فالودہ نہ بنے دینا "ولید نے منت سماجت" کرتے ہوئے کہا

فکر مت کر "فاریز نے دلاسا دیتے ہوئے کہا"

چل سامنے پارک میں بیٹھ کر تیرا اسائنمنٹ بناتے ہیں "شیراز نے کھڑکی سے پارک" دیکھتے ہوئے کہا

ہاں چلو "ولید نے بھی رضامندی ظاہر کی"



میں جان سکتی ہوں فلزا کہ آج آپ نے ایک گھنٹہ پہلے کیوں بلایا ہے؟ "ایک کرکٹر" نے فلزا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

ارے میچ میں گنتی کے تین دن بچے ہیں کیا ہارنے کا ارادہ ہے؟ "فلزا نے جواب دیتے" ہوئے کہا

اور پھر پریکٹس (مشق) شروع کر دی

بال پیچھے کی طرف دو لڑکوں کے پاس جا گری

جب ان لڑکوں نے دیکھا کہ بال لڑکیوں کی ہے تو فوراً اپنے قبضے میں لے لی

یہ دیکھ کر فلزا کو بہت غصہ آیا
وہ فوراً ان کے پاس گئی اور کہا
"میری بال"

نہ دوں تو؟ "ایک لڑکے نے کہا"
تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گی "فلزا نے غصے سے کہا"
اس کے حسن سے متاثر اور دو لڑکے پیچھے سے سگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے فلزا کے
قریب آئے

واہ کیا خوبصورتی پائی ہے "ایک نے دھواں اڑاتے ہوئے کہا"
یہ کیا بر تمیزی ہے "فلزا نے گھبراتے ہوئے کہا"
تو تم تمیز سکھا دو "ایک اور نے دھواں اڑاتے ہوئے کہا"
دیکھو اپنی حد میں رہو "فلزا نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا"
ایک لڑکے نے اور قریب آکر اس کا ہاتھ پکڑ لیا
عین اسی وقت اس لڑکے کا ہاتھ کسی نے مضبوط گرفت سے کھیچا کہ اس کا دوسرے ہاتھ
جس سے فلزا کے ہاتھ پر قبضہ کر رکھا تھا چھوٹ گیا اور زوردار تھپڑ کی گونج چاروں
طرف سنائی دی گئی

اس نے دوسرے لڑکے کو بھی اسی طرح زناٹے دار تھپڑ سے نوازا
وہ دو لڑکے جنھوں نے بال اپنے قبضے میں کر رکھی تھی جانے کے لیے مڑے کہ اس نے
:ان دونوں کو کالر سے پکڑا اور کہا

معافی مانگ .. اور تم دونوں بھی "وہ ان دونوں لڑکوں سے بھی مخاطب ہوا تھا جو ابھی"
تک تھپڑ کی وجہ سے سہمے ہوئے تھے
سب نے باری باری معافی مانگی"

:اور ایک نے بال فلزا کو دیتے ہوئے کہا
"معاف کر دیجئے گا باجی"

آئندہ مجھے یہاں دکھائی نہ دینا "اس نے چاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
تم؟؟؟؟؟ "فلزا نے چونکتے ہوئے کہا"
جی میں مس فلزا ... ہر جگہ پنھے خان نہیں بنا جاتا "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"
فلزا جانے کے لیے مڑی

:تو شیراز نے پھر سے مخاطب کرتے ہوئے کہا
"کچھ تھینکس کے رواج بھی قائم ہیں اس دنیا میں"
تھینکس "فلزا نے بیزاری سے کہا"

اگر آپ برا نہ مانیں تو کیا ہم دوستی نہیں کر سکتے؟ "شیراز نے فلزا کو پھر سے"
مخاطب کرتے ہوئے کہا

بہنا اور نابہنا کی دوستی نہیں ہوتی "فلزا نے لٹ کو ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے کہا"
تو ہم میں سے بہنا کون ہے اور نابہنا کون؟ "شیراز نے زچ کرتے ہوئے کہا"
شٹ اپ "فلزا نے آگے بڑھتے ہوئے کہا"



آج میچ تھا

پہلی بیٹنگ لڑکوں کی تھی اور وہ کافی اچھا اسکور نہیں بنا سکے تھے
لڑکیوں کو جیتنے کے لیے دو بال پر دو رنز چاہیے تھے
بالنگ کے لیے شیراز
اور بیٹنگ کے لیے فلزا موجود تھی

چاروں طرف سے "شیراز شیراز" کی آواز گونج رہی تھی
آخر شیراز جب سے یونی آیا تھا تب سے آج تک چیمپئن تھا
فلزا نے دس سیکنڈ کا وقفہ چاہا

اجازت ملتے ہی وہ فوراً اس طرف بھاگی جہاں اس کی جانی دوست پری بیٹھی ہوئی تھی

فلزا بہت نروس ہو رہی تھی
اس لیے اس نے اس لمحے پری کی موجودگی کو اطمینان بخش سمجھا
اور سب نے دوستی کا خوبصورت لمحہ دیکھا
مجھے بچا لے یار "فلزا نے پری کے گلے لگتے ہوئے کہا"
ارے... میری جان فلزا بطول عباسی ایک معمولی لڑکے سے ڈر رہی ہے.. ایسا کب سے "
ہونا لگا؟ "پری نے فلزا کی پیٹ تھپتھپاتے ہوئے کہا
اگر میں ہار گئی تو؟ "فلزا نے نظریں نیچے کرتے ہوئے کہا"
تم فلزا بطول عباسی ہو... تم نے ہارنا نہیں سیکھا ہے.. اور یاد کرو فلزا یہ وہی ہے جس "
نے تمہاری چوڑیاں توڑ دیں تھیں اور تمہارا یونی کا پہلا دن بھی خراب کر دیا تھا... اور
دوسرے دن... تمہارے کپڑے بھی خراب کر دیئے تھے "پری نے فلزا کو کندھوں سے
پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا
آئی لو یو یار... میں سمجھ گئی "فلزا دوبارہ پری کے گلے لگی"
اور اپنی جگہ پر واپس آئی
اللہ جی عزت بچا لینا "فلزا نے آنکھیں بند کرتے ہوئے دل سے کہا"
اور آخری دو بالز کی پہلی بال پر ہی سکسر) چھکا (ہوا میں اڑا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اور بال گراؤنڈ سے باہر

ہر طرف سناٹا چھا گیا

آج شیراز پہلی دفعہ ہارا تھا اور وہ بھی دو دن کی آئی ہوئی فی لڑکی سے

سناٹا توڑا گیا

لڑکیوں کا شور بلند ہوا

فلزا نے اپنی دونوں انگلیوں سے شیراز کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا اور کالر اچکایا

جیسے وہ کوئی ورنہ نہیں ڈان ہو

ساری لڑکیاں اس سے چمٹنے کے لیے بڑھی کہ وہ چیخی

"ہٹو یہاں سے.. خبردار جو کوئی چپکا مجھ سے"

سب کا قہقہہ بلند ہوا



ارے سر ہمیں بھی سوات لے چلیں نا بھلے ہم سے ڈبل چار جز لے لیں "لڑکے پر نسل"

آفس میں کھڑے پر نسل سے التجائیں کر رہے تھے

ان میں شیراز بھی شامل تھا

پر نسل نے فلزا کو بلایا

فلزا اندر آئی تو پر نسیل نے کہا:

دیکھو میرے پیارے بچو میں نے وعدہ ونرز سے کیا تھا اور میں اپنا وعدہ پورا بھی کر رہا"
ہوں لیکن جو تم لوگ ضد کر رہے ہو اس کے لیے اگر ورنماں جائے تو میں کچھ سوچوں
"مطلب اگر ورنز تم لوگوں کو بھی ساتھ چلنے کی اجازت دیں تو

سب کی التجایہ نظریں فلزا پر پڑیں

:کچھ دیر سوچنے کے بعد فلزا نے کہا:

"جاؤ تم پر احسان کرتی ہوں... جی لو اپنی زندگی"

اس بار فلزا نے آستینیں چڑھا کر کہا تھا

ہر طرف سے خوشی کا مظاہرہ ہوا



انکل پلیر پری کو جانے دیں نا میرے ساتھ "فلزا نے التجایہ لہجے میں کہا"

بیٹا تمہاری جیت کے جشن میں اس کا کیا کام "فیاض صاحب نے فلزا کو سمجھاتے ہوئے"
کہا

تو کیا انکل وہ میری بہن کی طرح نہیں "فلزا نے خفا ہوتے ہوئے کہا"

نہیں بیٹا میرا وہ مطلب نہیں "فیاض صاحب نے فلزا کی ناراضگی کو سمجھتے ہوئے کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

ٹھیک ہے پھر... پری نہیں جائے گی تو میں بھی نہیں جاؤں گی "فلزا نے نظریں"
پھیرتے ہوئے کہا

اچھا لے جاؤ مگر آخری دفعہ "فیاض نے شفقت بھرے لہجے میں آخری دفعہ کا الفاظ"
پھر سے استعمال کرتے ہوئے کہا

تھینک یو انکل "فلزا نے خوشی سے کہا"



تو نہیں چل رہا کل؟ "شیراز نے فاریز سے پوچھا"

نہیں یار میں کیا کروں گا جا کر؟ "فاریز نے جواب دیا"

یہ کیا بات ہوئی "شیراز نے دکھی لہجے میں کہا"

ویسے ایک بات تو بتا "فاریز نے دلچسپی سے کہا"

ہاں بول "شیراز نے بے تکلفی سے کہا"

اس لڑکی کا کیا چکر ہے؟ "فاریز نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا"

کونسی لڑکی؟ "شیراز نے حیرانگی سے کہا"

وہی لڑکی جس نے شیراز علی خان کو ہرایا اور پھر ٹرپ پر جانے کی اجازت بھی دے"

دی "فاریز نے مشکوک انداز میں کہا"

ارے یار یہ وہی لڑکی ہے جو ہر دفعہ ٹکڑا جاتی ہے اور قصور وار میری حسین آنکھوں کو "ٹھہرا دیتی ہے" شیراز نے کندھے اچکا کر کہا
صرف یہی بات ہے نا؟ "فاریز نے مشکوک انداز برقرار رکھتے ہوئے کہا"
بکواس مت کر... اور تیاری کر.. تو بھی جا رہا ہے کل ہمارے ساتھ "شیراز نے کشن پھینک کر کہا



یار کتنا دلکش منظر ہے "پری نے آنکھوں میں چمک لاتے ہوئے کہا"
سچ میں پری... میں تو یہاں پہلی دفعہ آئی ہوں مجھے نہیں پتا تھا کہ میرا پاکستان
دوسرے ملکوں سے ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہے "فلزا نے آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے
کہا

ہاں ہاں تمہیں فرانس گھومنے سے فرصت ہو تو اپنے پاکستان کا پتا چلیں نا "پری نے"
طنزیہ لہجے میں کہا

میری عزت افزائی کرنا بند کر "فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا"



یار کتنا خوبصورت ہے سب کچھ "شیراز نے فاریز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

آخر لانے والی بھی تو خوبصورت ہوگی "یہ کہہ کر فاریز بھاگا اور شیراز اس کے پیچھے"

بھاگا



کچھ دیر بعد ڈالہ باری شروع ہو گئی تھی

منظر اور بھی دلکش ہو گیا تھا

اس سب کا اثر سب سے زیادہ پری پر ہو رہا تھا

پہلے تو وہ دیر تک اس منظر کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتی رہی اور پھر گٹار سنبھال

لیا



تم لوگ یہاں تھک کر کیوں بیٹھ گئے؟ آگے نہیں چلنا کیا؟ "فاریز نے سب سے"

سوال کیا

نہیں بھائی فاریز ہم تو تھک چکے ہیں آپ خود ہی آگے چلے جائیں "سب نے یک زبان"

ہو کر کہا

ٹھیک ہے "یہ کہہ کر فاریز آگے قدرت کے مناظر کو دیکھنے چلا گیا"

یہ موسم کی بارش

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اور یاد تمہاری
میرا عشق رہا دیوانوں سا
میرا قصہ رہا افسانوں سا
نہ پرکھ مجھے انجانوں سا
نہ کھیل کھیل شیطانوں سا
یہ موسم کی بارش

اور یاد تمہاری
یاد آئی ذرا سی
بے چینی بڑھی ذرا سی
محبت ہوئی ذرا سی
شام گزری ذرا سی
یہ موسم کی بارش
اور یاد تمہاری
"واہ کیا آواز تھی"

فاریز نے آواز کو ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر سنا اور تعریف کرنے لگا

اور جہاں سے آواز آرہی تھی اس طرف مڑا
پری نے آنکھیں کھولیں تو حیران رہ گئی
تقریباً ساری لڑکیاں اس کی آواز سن کر اس کا گانا سننے کے لیے آگئیں تھیں
پرنسپل صاحب بھی موجود تھے جو پری کو شاباشیاں دے رہے تھے
پری وہاں سے اٹھنے لگی تو اپنا ڈوپٹہ اور بال داہنے طرف سے دونوں جس طرح سے
ٹھیک کیے اس کا جھمکا نیچے گر گیا اور اسے پتا تک نہ چلا



فاریز اس جگہ پہنچا تو کسی کو نہ پایا
سب جا چکے تھے

فاریز اداس ہوا اور واپس جانے کے لیے پلٹا کہ اس کی نظر جھمکے پر پڑی
اس نے جھمکا اٹھایا جو اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ یہاں کوئی تھا بس وہی نہیں دیکھ
سکا

اس نے جھمکے کو غور سے دیکھا اور اپنے پاس رکھ لیا



پری تمہارا دوسرا جھمکا کہاں ہے؟ "فلزا نے پری کے دونوں کانوں کو دیکھتے ہوئے کہا"

پری نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا تو واقعی ایک غائب تھا
یار پتا نہیں کہاں گیا... مجھے بہت پسند تھے یہ "پری نے اداس ہوتے ہوئے کہا"
اداس مت ہو کہیں گر گیا ہوگا "فلزا نے پری کے دونوں کاندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ"
جماتے ہوئے کہا



اتنی جلدی آگیا؟ "شیراز نے فاریز سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
فاریز ابھی بھی اسی آواز میں کھویا ہوا تھا
اوئے "شیراز نے فاریز کے چپت لگاتے ہوئے کہا"
ہاں بول "فاریز نے چونکتے ہوئے کہا"
کہاں کھو گیا تھا؟ "شیراز نے حیرانگی سے پوچھا"
کہیں نہیں "فاریز نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا"
پکانا؟ کوئی پریشانی تو نہیں؟ "شیراز نے دوبارہ حیرانگی ظاہر کی"
نہیں میرے یار "فاریز نے شیراز کے گلے میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا"



پری اور فلزا دونوں پہاڑوں پر گھوم رہی تھیں کہ وہاں شیراز جان بوجھ کر آیا

اسلام علیکم "شیراز نے احتراماً کہا"
وعلیکم اسلام "پری نے چلتے ہوئے جواب دیا"
کیا آپ مسلمان نہیں؟ "شیراز نے فلزا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
کیونکہ فلزا نے جواب نہیں دیا تھا
وعلیکم اسلام "پری کے اشارے پر فلزا نے بھی چلتے ہوئے جواب دیا"
ویسے آپ دونوں کہاں جا رہی ہیں؟ "شیراز نے ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے کہا"
کہیں نہیں بس یونہی گھوم رہے ہیں "پری نے جواب دیتے ہوئے کہا"
فلزا ابھی بھی خاموش تھی
مجھے بھی ساتھ لے لیجئے "شیراز نے معصومیت سے کہا"
جی کیوں نہیں "پری نے سادگی سے کہا"
اچانک فلزا کا پیر لڑکھڑایا
اس سے پہلے وہ پہاڑ سے نیچے گرتی شیراز نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا
فلزا کا شیراز کے سینے پر اور ایک ہاتھ شیراز کے دل پر تھا
شیراز کے دل پر ہاتھ رکھنے کی وجہ سے شیراز کی دھڑکنیں اور بھی زیادہ بڑھ گئی تھیں
جنھیں فلزا آسانی محسوس کر سکتی تھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟ "فلزا نے شیراز سے دور ہوتے ہوئے کہا"
پاگل ہو گئی ہو فلزا؟ اگر یہ تمہیں نہ بچاتے تو آج تم... تم... زندہ نہیں ہوتی "پری"
نے آگے آکر فلزا کو سنبھالتے ہوئے کہا
پری کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے
سوری "فلزا نے شرمندگی سے نظریں جھکاتے ہوئے کہا"
سوری سے کام نہیں چلے گا "شیراز نے شیطانیت سے کہا"
کیا مطلب "فلزا نے حیرانی اور خطرے کی ملی جلی کیفیت سے کہا"
مطلب سیدھا سا ہے... دوستی نہیں کریں گی؟ "شیراز نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا"
"دوستی"

فلزا کو پارک والی بات بھی یاد آئی
دیکھ لیجئے مس فلزا اس بار آپ کے پاس نہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے "شیراز نے اپنا"
انداز برقرار رکھتے ہوئے کہا
میری دوستی مہنگی پڑے گی "فلزا نے بھی رخ بدلتے ہوئے کہا"
مجھے تب بھی منظور "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"
ٹھیک ہے آج سے ہم دوست "فلزا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا"

اور آپ کا کیا خیال ہے مس پری؟ "شیراز نے پری سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
جو میرا ہے وہ پری کا بھی ہے لہذا تم اس کے بھی دوست ہوئے "فلزا نے پری کے"
قریب آتے ہوئے کہا

تینوں مسکرائے اور آگے بڑھ گئے



یار فاریز کہا ہے؟ "ولید نے شیراز سے پوچھا"

کون فاریز؟ "فلزا نے ٹوکتے ہوئے کہا"

:اور پھر دوبارہ کچھ یاد آتے ہوئے کہا

"وہی فاریز جنھوں نے اس دن گانا گایا تھا"

فلزا کی دوستی شیراز کے گروپ سے ہو چکی تھی لیکن وہ فاریز سے نہیں ملی تھی

ہاں "شیراز نے فلزا کو جواب دیتے ہوئے کہا"

یار وہ یہاں سے چلا گیا ہے اس کی اما کی کال آئی تھی اس کی خالہ کہ طبیعت خراب"

ہے.... آج ہی کراچی جا رہا ہے "شیراز نے ولید کو بھی جواب دیتے ہوئے کہا

وہی والی خالہ نا جن کا بڑا بیٹا عنصر یہاں آ بھی چکا ہے "ولید نے کچھ یاد کرتے ہوئے"
کہا

ابے ایک ہی تو خالہ ہے اس کی "شیراز نے ایک چپت لگاتے ہوئے کہا"

تقریباً سب ہی باہر موجود تھے

فلزا نے موقع کو غنیمت جانا

:اور سب کے بیچ کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"دوستوں میں آپ سب کو ایک ایسی بات بتاؤں جو شیراز کو نہیں پتا؟"

ایسا کچھ نہیں جو یونی میں ہو اور شیراز کو نہیں پتا "شیراز کے ایک دوست نے جواب دیتے ہوئے کہا

اور اگر میں ثابت کر دوں تو؟ "فلزا نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا"

تو جو تم کہوں گی میں وہ کروں گا "شیراز نے آستینیں چڑھاتے ہوئے کہا"

تو پھر تم مجھے پورے ہفتے شاپنگ پر لے کر جاؤ گے... منظور؟ "فلزا نے شرط ظاہر کی"

منظور "شیراز نے مانتے ہوئے کہا"

تو خواتین و حضرات پچھلے ہفتے ان صاحب کی چائے میں نمک جس نے دل کھول کر ڈالا"

تھا وہ کوئی اور نہیں میں تھی "فلزا نے اتراتے ہوئے کہا

ہر طرف سے قہقہہ بلند ہوا

شیراز خود بھی اپنے آپ پر ہنس رہا تھا کہ اس لڑکی نے اسے ہرایا بھی اور عقل بھی

ٹھکانے پر لگائی

اپنی بات پر قائم رہنا "فلزا نے شیراز کو آنکھ مارتے ہوئے کہا"

ٹھوڑی دیر بعد شیراز کے منہ پر برف کا گولہ لگا

سوری انکل "بچے نے مسکراتے ہوئے کہا"

سب کا قہقہہ بلند ہوا

آخر بیس سال کے لڑکے کو کسی نے انکل کہا تھا

اسی وقت شیراز کے منہ پر ایک اور برف کا گولہ لگا

لیکن اب کوئی بچہ نہیں بلکہ فلزا تھی

تم بچ کہ دکھاؤ اب "یہ کہتے ہوئے شیراز فلزا کے پیچھے بھاگا"

اور فلزا اس سے بچنے کے لیے آگے بھاگی

کم از کم بیس پچیس برف کے گولے شیراز فلزا کو مار چکا تھا

لیکن مجال ہے جو ایک بھی فلزا کو لگا ہو

آخر کار دونوں ہی بھاگتے بھاگتے تھک گئے

بس!... میں اب اور نہیں بھاگ سکتی "فلزا نے بیٹھتے ہوئے کہا"

میں بھی نہیں "شیراز نے بھی تھکے ہوئے لہجے میں کہا"

دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا

اور ہنسنے لگے

فلزا ایک بات تو بتاؤ "شیراز نے سوالیہ انداز میں فلزا کے برابر میں بیٹھتے ہوئے کہا"

ہاں کہو "فلزا نے جواب دیتے ہوئے کہا"

کیا تم ہر کسی کے ساتھ اتنا جلدی جڑ جاتی ہو؟ میرا مطلب گھل مل جاتی ہو؟ "شیراز"

نے نظریں ملاتے ہوئے کہا

ہاں... لیکن صرف وقتی طور پر... باقی میں جس سے جڑی ہوئی ہوں اور جو میرے دل"

کے قریب ہے وہ کوئی اور نہیں میری جانی دوست پری ہے "فلزا نے نظریں ہٹاٹے

ہوئے کہا

تو تم اور پری بچپن سے دوست ہو؟ "شیراز نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا"

ہاں کچھ ایسا ہی سمجھو... ہم مونٹیسری سے ساتھ پڑھے ہیں.. میں بچپن سے ہی شرارتی"

تھی جب بھی کوئی گڑبڑ ہوتی تو اس میں ہاتھ میرا ہوتا "فلزا نے فخر سے کہا

شیراز نے قہقہہ لگایا

اور پھر تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا؟ "شیراز نے دلچسپی سے کہا"

میں ہر دفعہ بچ جاتی تھی "فلزا نے لٹ کو ماتھے پر سے ہٹاٹے ہوئے کہا"

وہ کیسے؟ "شیراز نے دلچسپی قائم رکھتے ہوئے کہا"
پری میری وکالت کے لیے جو پہنچ جاتی تھی "فلزا نے دوبارہ فخر سے کہا"
شیراز نے ایک اور بار قہقہہ لگایا
اور تمہیں پتا ہے جب بھی اسے پتا چلتا کہ میں نے ہوم ورک نہیں کیا تو میرا ہوم"
ورک بھی وہ خود ہی کر دیتی... اور جب مس پوچھتی کہ فلزا یہ تو پری کی رائیٹنگ ہے تو
وہ کہہ دیتی کہ مس میں نے فلزا کو ہاتھ پکڑوا کر ہوم ورک کرایا ہے اس بات پر مس
خوش ہو کر اسے شاباشیاں دیتیں "فلزا نے پرانی باتیں یاد کرتے ہوئے کہا
میری اور فاریز کی دوستی کا بھی یہی حال ہے بس فرق اتنا ہے کہ ہماری دوستی بچپن کی"
نہیں بچپن جیسی ہے "شیراز نے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا
اتنے میں فلزا نے دوبارہ شیراز کے منہ پر برف پھینکی
اب کی بار نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں "شیراز نے فلزا کے پیچھے بھاگتے ہوئے کہا"



صبح شبنم برس رہی تھی
پھول بھی اپنی اداؤں کے ساتھ کھل رہے تھے
ہوا میں بھی خاصا خمار تھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

پری نے ضد کر کے اپنی ماما سے پارک جانے کی اجازت چاہی
صفیہ بیگم نے اسے صرف بیس منٹ کی اجازت دی
پری خوشی خوشی چلی گئی
اور اپنا گٹار بھی ساتھ لے گئی

یار یہ صبح صبح کیوں اٹھا دیا؟ "شیراز نے فون پر آنکھیں ملتے ہوئے کہا"
پاپا نے مجھے اٹھایا اور میں نے تجھے "فاریز نے اپنی ہی بات پر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا"
یہ کونسا انصاف ہے؟ اپنی ناانصافیوں کا بدلہ مجھ سے کیوں لے رہا ہے بھائی؟ "شیراز"
نے نقلی ہچکی لیتے ہوئے کہا

میرا سکھ رہا کاٹنا میرا دکھ رہا مٹل
محبت ہوئی مکمل عشق پھر بھی رہا نامکمل
یہ آواز؟ "فاریز نے چونکتے ہوئے کہا"

کیسی آواز؟ کس کی آواز؟ "شیراز نے سوالوں کے انبار لگاتے ہوئے کہا"
میں تجھ سے بعد میں بات کرتا ہوں "فاریز نے فون کاٹتے ہوئے کہا"

فاریز جلدی سے گاڑی سے اتر
آواز پارک میں سے آرہی تھی

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

وہ پارک کی جانب بڑھا
نہ چھیڑ میرے دکھوں کو
نہ کرید میرے زخموں کو
یہ مرے نہیں سوئے ہیں
یہ جاگے نہیں ٹھرے ہیں
میرے سکون کی پہچان
محبت ہوئی مکمل

اچانک بلی کے رونے کی آواز آئی
پری بری طرح چونک گئی

پری نے آواز پر غور کیا تو آواز جھاڑیوں کے پیچھے سے آرہی تھی
فاریز جیسے ہی اس جگی پہنچا وہاں کوئی نہ تھا

گٹار تو یہی ہے لیکن گا کون رہا تھا "فاریز نے دھیمی آواز میں خود سے کہا"
فاریز ادھر ادھر دیکھنے لگا

جب تک وہ جھاڑیوں کی طرف مڑا
پری جھاڑیوں کے پیچھے جا چکی تھی

فاریز کا فون بجا

جی پاپا "فاریز نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا"

"بیٹا تم ابھی تک نہیں پہنچے وہ فائل میرے لیے بہت ضروری ہے"

"جی پاپا بس پہنچ رہا ہوں"

فاریز نے مایوسی سے فون رکھا اور گاڑی کی جانب مڑا

ایک ٹھنڈی آہ بھری اور چلا گیا

جھاڑیوں کے پیچھے ایک بلی واقعی رو رہی تھی جس کے پاؤں میں دو کانٹے چبھے ہوئے تھے

پری قریب آئی تو بلی دڑنے لگی

پری نے بلی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو بلی نے زبان باہر نکالی

پری نے ایک ہی جھٹکے میں دونوں کانٹے نکال دیے اور بلی اچھلتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

پری نے ٹائم دیکھا تو بیس منٹ گزر چکے تھے

پری نے فوراً گٹار اٹھایا اور گھر کے رستے کی جانب بڑھی کیونکہ اگر اس کے گھر آنے سے

پہلے فیاض صاحب اٹھ جاتے تو گھر میں قیامت آجاتی



Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

یار کون ہے وہ لڑکی جس کی آواز نے مجھے پاگل بنا رکھا ہے "رات میں فاریز نے بیڈ" پر اپنے خیالوں میں کھوتے ہوئے خود سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا
بیڈ پر سے اٹھا اور جھمکا نکالا

واپس بیڈ پر آکر فاریز نے جھمکے کو محبت اور بے چینی کی ملی جلی کیفیت سے دیکھا
کس کا ہوگا یہ؟ "فاریز نے جھمکے کو دیکھتے ہوئے کہا"
اور پھر اپنے پاس رکھا اور سو گیا

یہ کس کا چہرہ دیکھا میں نے یا اللہ یہ کس کا عکس تھا "فاریز نے خواب سے جاگتے"
ہوئے کہا

اس کا پورا جسم پسینے میں شرابور تھا
اللہ؟ تمہیں پتا بھی ہے اللہ کون ہے؟ "فاریز کے ضمیر سے طنزیہ آواز آئی"
فاریز ایک بزنس مین کا بیٹا تھا

عیش و آرام کی زندگی جہاں سکون ہی سکون جو کہے وہ مل جائے وہ صرف نام کا مسلمان
تھا جسے صرف کلمہ آتا تھا

جبکہ فاریز کے والد واصف صاحب ایسے نہ تھا ان کا جتنا نام بزنس میں تھا اتنا ہی رحمہ
میں بھی تھا اخلاقی دین میں بھی وہ آگے تھے وہ اپنے بیٹے کو بہت سمجھاتے لیکن اس کے

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

کان پر جوں تک نہ ریگتی
ضمیر کے اس ملامت پر فاریز گھر سے باہر نکلا
وہ بس چل رہا تھا
چلتے چلتے تھکا تو سامنے مسجد دکھی
پتا نہیں کیسے اس پر اپنا اختیار نہ رہا اور مسجد میں داخل ہونے کی نیت کی
دایاں پاؤں سب سے پہلے رکھا تو روح میں سنسناہٹ پوری طرح سے چھا گئی
جب بایاں پاؤں اندر رکھا تو دل میں تازگی محسوس ہوئی ایسا لگا کہ جیسے دل زندہ ہو رہا ہو
جو برسوں سے مردہ تھا
جب وہ فرش پر بیٹھا تو اس زمین کے احساس سے اچھا اور کچھ نہ لگا
فجر کی اذان شروع ہوئی
اذان کا ہر لفظ اسے اپنے دل میں بناء کسی رکاوٹ کے اترتا ہوا محسوس ہوا
اسے اذان کا جواب تک نہ دینا آتا تھا... بس سن رہا تھا
" اللہ "

جب یہ مبارک نام اس نے اپنے زبان سے لیا تو اس بابرکت نام سے زبان بھی مٹھاس
سے تر ہوتی چلی گئی

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

آنکھوں سے آنسو بند نہیں ہو رہے تھے وہ بس بار بار اس مبارک نام کو دہرانے میں مگن
تھا کہ کسی نے اسے ہوشیار کیا.. کوئی بزرگ تھے
"اٹھو بیٹا جماعت کھڑی ہو رہی ہے"

وہ اٹھا

اسے نماز بھی پڑھنی نہیں آتی تھی
بس دوسروں کی نقل کرتا رہا
اللہ اکبر "کی صدا بلند ہوئی"

اس کے پورے جسم میں لرزاہٹ طاری ہو گئی
اللہ اکبر "کی صدا پھر سے بلند ہوئی"

اب وہ رکوع میں تھا
اس کا رواں رواں آج زندہ ہو رہا تھا
اللہ اکبر "کی صدا پھر سے بلند ہوئی"
وہ اپنی زندگی کے پہلے سجدے میں تھا

اس کے پورے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی کہ کبھی اس ذات کے سامنے سر نہیں جھکایا
نہ جانے جلال کا کیا عالم ہو

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اللہ اکبر "کی صدا پھر سے بلند ہوئی"

اب وہ سجدوں کے بیچ تھا

خوف ابھی بھی طاری تھا

اللہ اکبر "کی صدا پھر سے بلند ہوئی"

جیسے ہی اس نے دوسرا سجدہ کیا ایسا لگا کہ کسی نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا ہو اور
رحمت کے سائے میں ڈال دیا ہو اور کہا ہو غم نہ کر میرے دروازے کبھی کسی کے لیے

بند نہیں ہوتے ابھی دیر نہیں ہوئی تو میرا ہو جا میں تیرا ہو جاؤں گا

اب کی بار جو چین اور سکون اسے ملا وہ یقیناً کبھی نہ کوئی دے سکتا تھا نہ مل سکتا تھا
نماز ادا ہوتی چلی گئی

سلام پھیرا گیا

آج فاریز واصف قریشی کو پتا چلا کہ سلام کسے کہتے ہیں

سلام پھیرتے ہی وہ واپس سجدے میں چلا گیا اور گناہوں کی معافی مانگی

مولوی صاحب نے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی وہ بالکل ان کے برابر میں آ بیٹھا

قرآن پاک کے ہر لفظ نے دل میں بسیرا کیا



اب وہ ایک نئی تازگی کے ساتھ گھر آیا تھا

چہرے پر نور تھا

کہاں گئے تھے بیٹا؟ "فوزیہ بیگم نے سوال کیا"

برحق سے ملنے "فاریز نے فوزیہ بیگم کو گلے لگاتے ہوئے کہا"

برحق سے ملنے "فاریز کے جانے کے بعد وہ سوچ میں پڑ گئیں"



کہاں ہو تم؟ "فلزا نے فون پر کہا"

گھر پر ہوں "شیراز نے اطمینان سے جواب دیتے ہوئے کہا"

بڑے ہی وعدہ خلاف ہو "فلزا نے منہ بناتے ہوئے کہا"

میں نے کب وعدہ خلافی کی؟ "شیراز نے حیرانگی سے پوچھا"

شاید تم نے شاپنگ پر لے جانے کے لیے کہا تھا "فلزا نے یاد دلاتے ہوئے کہا"

ہاں یاد آیا تم تیار ہو جاؤ اور مجھے بتا دو کہ کہاں آنا ہے میں آجاتا ہوں "شیراز نے"

ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

میں تیار ہوں تم دو منٹ میں یونی کے پاس آؤ "فلزا نے حکم دیتے ہوئے کہا"

کیوں تمہارے گھر کیوں نہیں؟ "شیراز نے حیرانگی سے کہا"

نہیں میرے گھر نہیں یونی کے پاس آؤ "فلزا نے جلدی جلدی کہا"

ٹھیک ہے میں آتا ہوں "شیراز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا"



فلزا تمہارے پاس جتنے ہاتھ نہیں اتنی تم نے چوڑیاں لے لی ہیں "شیراز نے چڑتے ہوئے کہا"

یہ تو بس اس دن کا بدلہ ہے جب تم نے میری چوڑیاں توڑ دیں تھیں "فلزا نے چیختے ہوئے کہا"

میں نے کب توڑیں تمہاری چوڑیاں ؟ "شیراز نے معصومیت سے کہا"

بانیک سے ہٹ کر کے "فلزا نے اپنا حلق پھاڑتے ہوئے کہا"

میں نے بانیک ضرور ہٹ کی تھی لیکن تمہاری چوڑیاں نہیں توڑی تھیں "شیراز نے بھی حلق پھاڑتے ہوئے کہا"

بیٹا جی آپ نے جس طرح سے بانیک ہٹ کی تھی نا اس وجہ سے ہی میری چوڑیاں

ٹوٹ گئی تھیں "فلزا نے مزید حلق پھاڑتے ہوئے کہا"

شیراز نے سوچا کہ اس دن اس نے تو فلزا کا ہاتھ دیکھا ہی نہیں تھا ممکن ہے کہ ایسا ہوا ہو

اور یہ جو تم نے آدھا مال خرید لیا ہے .. اب اور کتنی شاپنگ باقی ہے؟ "شیراز نے" بات بدلتے ہوئے کہا

ایک دن میں ہی تھک گئے ابھی تو پورے چھ دن باقی ہیں ہفتے میں "فلزا نے اسے" چھیڑتے ہوئے کہا

مجھے معاف کر دو یار میں ایک دن میں ہی تھک گیا ہوں تم اور چھ دن کی بات کر" رہی ہو "شیراز نے تنگ ہوتے ہوئے کہا

اچھا ٹھیک ہے لیکن یہ چھ دن تم پر ادھار رہیں گے "فلزا نے ہاتھ باندھتے ہوئے اپنی" ادا سے کہا

ہاں منظور ہے مجھے "شیراز نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا "

چلو پھر کافی پیتے ہیں اور واپس چلتے ہیں "فلزا نے دوبارہ شیراز سے مخاطب ہوتے ہوئے" کہا

میں کافی نہیں پیتا "شیراز نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا"

چپ کر کے چلو شرط میری تو مرضی بھی میری چلو شرافت سے "فلزا نے آگے بڑھنے" کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

دونوں ٹیبل کے آمنے سامنے بیٹھے تھے

فلزا نے دو کافی لانے کے لیے کہا
فلزا میں کافی نہیں پیتا ہوں یاد "شیراز نے پریشانی سے کہا"
منہ بند رکھو "فلزا نے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا"
تھوڑی دیر بعد ویٹر نے دو کافی لا کر رکھ دی
اب پیو چپ چاپ سے "فلزا نے حکم دیتے ہوئے کہا"
میں تم سے اس کافی اور اس چائے کا بدلہ بھی لے سکتا ہوں جو تم نے یونی میں پلوا"
دی تھی "شیراز نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا
میں اس کافی کو بھی یونی والی چائے کی طرح پلوا سکتی ہوں "فلزا نے بھی شیراز کے "
انداز میں کہا

دونوں نے اپنی اپنی چیر سے ٹیک لگائی اور جاندار قہقہہ بلند کیا
کہ آس پاس کے لوگ بھی دونوں کو دیکھنے لگے
لوگوں کا رویہ دیکھ کر دونوں نے سنجیدگی سے کپ اٹھایا اور پینا شروع کر دی



کیا؟؟ تجھے محبت ہو گی؟ "عنصر کی اس بات پر دانیال نے زوردار قہقہہ لگایا"
دانیال اور عنصر آپس میں بہت گہرے دوست تھے ان کی دوستی کی مثال یوں لی جاسکتی

ہے کہ چوٹ ایک کو لگے اور درد دوسرے کے اٹھے
عنصر کی زندگی مکمل تھی جس میں مجاز کی کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن نہ جانے آج وہ
ایسا کیوں کہہ رہا تھا
ویسے یہ حارثہ کب پیش آیا؟ "دانیال نے بمشکل ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا"
جب اسے مسکراتے دیکھا "عنصر نے خیالوں میں گم ہوتے ہوئے کہا"
ویسے اس مسکراہٹ میں "اسے" کا کیا نام ہے؟ "دانیال نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا"
تجھے تو کبھی نہیں بتاؤں گا ورنہ پورے شہر میں ڈھنڈورا پیٹ دے گا "عنصر نے سونے"
سے اٹھتے ہوئے کہا
ابے یاد نہیں بتاؤں گا کسی کو "دانیال نے عنصر کا ہاتھ کھینچ کر اسے واپس سونے پر"
بٹھاتے ہوئے کہا
میں کیسے یقین کر لوں تجھ پر؟ "عنصر نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"
تیری قسم "دانیال نے عنصر کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"
دفع ہو جا ہر دفعہ میری قسم کھاتا ہے اور پھر ایسے توڑ دیتا ہے جیسے کبھی کھائی ہی نہیں"
تھی "عنصر نے اس کے چپٹ لگاتے ہوئے کہا
نہیں بتاؤں گا نا کسی کو بھی .. اب بتا بھی دے "دانیال نے دلچسپی سے کہا"

اتنے میں ریحانہ بیگم ٹرے میں چپس نمکو کیک بسکٹ اور کولڈرنک لے کر آگئیں
ریحانہ بیگم کو دیکھتے ہی دونوں خاموش ہو گئے
تم دونوں چپ کیوں ہو گئے؟ "ریحانہ بیگم نے دونوں کو مشکوک انداز سے گھورتے"
ہوئے پوچھا

ارے خالہ جانی آپ نے اتنا تکلف کیوں کیا؟ "دانیال نے بات سنبھلاتے ہوئے کہا"
دانیال چونکہ بچپن سے گہرا دوست تھا لہذا اس کا آنا جانا لگا ہی رہتا تھا اور وہ عنصر کی
ماں (ریحانہ بیگم) کو خالہ جانی بلایا کرتا تھا

اس میں تکلف کی کیا بات؟ پہلی دفعہ تو میرے گھر نہیں آئے ہو "ریحانہ بیگم نے"

شفقت سے دانیال کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا
اس کے بعد دانیال نے ریحانہ بیگم سے باتوں کے انبار لگا دیئے

دن گزرتے رہے فاریز باقاعدگی سے مسجد جاتا رہا
اور قرآن پاک بھی سیکھتا رہا

اب وہ درس میں بھی شرکت کرنے لگا تھا

اور اسلام اس کے سینے میں سجنے لگا تھا

صبح صبح واصف صاحب اور فوزیہ بیگم کی آنکھ کھلی

یہ اتنی میٹھی آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کوں کر رہا ہے؟ "واصف صاحب نے نیند" سے جاگتے ہوئے کہا

دیکھتے ہیں کون ہے؟ "فوزیہ بیگم نے بیڈ سے نیچے اترتے ہوئے کہا" آواز فاریز کے کمرے سے آرہی ہے "واصف صاحب نے فاریز کے کمرے سے تھوڑی دور کے فاصلے پر کہا

فوزیہ بیگم نے جب دروازے پر ہاتھ رکھا تو دروازہ خود ہی کھل گیا جب وہ دونوں اندر آئے تو بری طرح جھٹکے کا شکار ہوئے فاریز تلاوت ختم کر کے دعا مانگ رہا تھا

دعا مانگنے کے بعد اس نے درود شریف پڑھتے ہوئے قرآن پاک کو احترام سے اٹھا کر رکھا جب وہ پیچھے مڑا تو واصف صاحب اور فوزیہ بیگم کو پایا واصف صاحب نے آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کو گلے سے لگایا

فوزیہ بیگم نے بھی اپنے بیٹے کو خوب پیار کیا اور ہزاروں دعائیں دیں اب آپ دونوں جا کر فریش ہو جائیں آج ناشتہ میں خود بناؤں گا "فاریز نے اپنے والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

تینوں ساتھ مسکرا دیئے



آج پوری یونی حیران تھی
فاریز واصف قریشی کا حلیہ آج مکمل طور پر مختلف تھا
کہاں وہ پینٹ شرٹ میں آتا
اور آج سفید قمیض شلوار اور سر پر ٹوپی
جمال تو تھا ہی اس کے پاس لیکن آج اس کے روپ نے اس کے جمال کو چار چاند لگا
دیئے تھے
اتنے میں شیراز ٹکرایا
فاریز کے ہاتھ سے کتابیں گر گئیں
سوری بھائی "شیراز نے معذرت کرتے ہوئے جیسے ہی چہرہ دیکھا بری طرح سے چونک
گیا
فاریز "شیراز نے حیران کن انداز میں کہا"
ابھی یہ میری کتابیں کون اٹھائے گا؟ "فاریز نے بناء کوئی ردوبدل کے نیچے گری ہوئی"
کتابوں کو دیکھتے ہوئے کہا
:شیراز نے بالکل شرافت سے کتابیں اٹھائیں اور کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"میرا دوست اتنا بدل گیا اور مجھے پتا بھی نہ چلا"
کیوں یہ بدلاؤ اچھا نہیں ہے؟ "فاریز نے مسکراتے ہوئے کہا"
بہت اچھا ہے یار "شیراز نے گلے لگتے ہوئے کہا"



اس سے ملو فلزا یہ ہے میرا جانی دوست فاریز "شیراز نے فاریز کا تعارف کرایا"
اسلام علیکم "فاریز نے سلام کیا"
وعلیکم اسلام "فلزا نے جواب دیا"

اب مجھے بتائے گا کہ کون ہیں یہ؟ "فاریز نے شیراز سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
یہ میری نئی دوست ہے فلزا "شیراز نے فلزا کا تعارف کرایا"
میری کلاس کا وقت ہو رہا ہے میں چلتی ہوں "فلزا نے اپنی کلائی میں بندھی گھڑی کو"
دیکھتے ہوئے کہا
جب تک فلزا آنکھوں سے او جھل نہیں ہوگی شیراز کی نظروں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا
صرف دوستی ہی ہے نا؟ "فاریز نے مشکوک انداز سے پوچھا"
ہاں "شیراز نے آہ بھرتے ہوئے کہا"
لگ تو نہیں رہا "فاریز کا شک مزید گہرا ہوا"

ابے یار یہ وہی لڑکی ہے جس سے میں نہ جانے کتنی دفعہ ٹکرایا ہوں..... اور اسی نے "مجھے کرکٹ میں ہرایا تھا.... اور تو اور تجھے پتا ہے میری چائے میں نمک ڈالنے والی بھی یہی تھی "شیراز جلدی جلدی سب بتا رہا تھا

اس کا مطلب دال میں کچھ کالا پیلا نیلا ہر اسب کچھ ہے.... تو بول تو میں رشتے کی "بات کروں "یہ کہہ کر فاریز تیز رفتار سے بھاگا

میں تجھے چھوڑوں گا نہیں فاریز کے بچے "شیراز بھی اس کے پیچھے ہو لیا"



اب بتا بھی دے کون ہے وہ لڑکی؟ "دانیال نے اسکول پہنچ کر غصہ سے سوال کیا" ابھی تو نہیں بتاؤں گا ورنہ تو اسے جا کر بول دے گا "غصہ نے اس کی حرکتوں سے "بخوبی واقف ہوتے ہوئے کہا

مطلب اپنی کلاس کی ہے؟ "دانیال نے دلچسپی سے کہا"

چپ کر "غصہ نے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا"

نہیں بولوں گا نا... بتا دے.... پکا کسی کو نہیں بتاؤں گا "دانیال نے ساری معصومیت "

اپنے چہرے پر لاتے ہوئے کہا

بس رہنے دے "غصہ نے منہ پھیرتے ہوئے کہا"

دانیال تقریباً دو گھنٹے سے اس کا دماغ کھا چکا تھا اور مجبوراً غصہ کو نام بتانا پڑا
"مقدس"

کیا؟؟؟ "دانیال نے حیرانی سے منہ کھولتے ہوئے کہا"
ہاں "غصہ نے اقرار کیا"

پر اس کی تو گئی ہو چکی ہے "دانیال نے تھوڑی تیز آواز میں کہا"
کیا؟؟؟ "اس بار غصہ حیران ہوا"

ہاں میں نے تو یہی سنا ہے "دانیال نے غصہ کو دیکھتے ہوئے کہا"
نہیں ایسا نہیں ہو سکتا "غصہ نے اداس لہجے میں کہا"

فکر مت کر میں سچ کا پتا لگاتا ہوں "دانیال نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا"



برتھ ڈے پارٹی (سالگرہ کی دعوت)؟ "پری نے حیرانگی سے کہا"
ہاں بس تم تیار ہو جاؤ پھر نکلتے ہیں جب تک میں تمہاری ماما سے باتیں بنا کر آتی"
ہوں "فلزا نے زینے سے اترنے کے لیے مڑتے ہوئے کہا"
"پر ہے کس کی؟"
"وانیہ کی"

"اس نے بلایا ہے؟"

"ہاں تو کیا میں بن بلائے مہمان بن کر جاؤں گی؟"

"تو تم جاؤ نا مجھے تھوڑی بلایا ہے"

میں نے اس سے کہا تھا کہ میں پری کے بناء نہیں آؤں گی تو اس نے تمہیں بھی
"دعوت دے دی لیکن تم لاہیری میں تھیں

"... پر فلزا پاپا"

"ان کے آنے سے پہلے ہم آچکے ہوں گے"



بات سن "شیراز نے فون پر فاریز کو حکم دیتے ہوئے کہا"

ہاں بول "فاریز نے جواب دیا"

جلدی تیار ہو جائیں آدھے گھنٹے میں لینے آ رہا ہوں "یہ کہہ کر شیراز نے فون رکھ
دیا



اب چلیں یا تھوڑی اور باتیں بنانی ہیں؟ "پری نے فلزا اور صفیہ بیگم کے پاس آتے
ہوئے کہا

نہیں... چلو اب "فلزا نے ہنستے ہوئے کہا"

دھیان سے جانا "صفیہ بیگم نے دونوں کو پیار کیا"



اوائے تو ابھی تک تیار نہیں ہوا؟ "شیراز نے فاریز سے پوچھا جو کوئی کتاب پڑھنے میں"
مصروف تھا

نوکر سمجھا ہے کیا؟ جو تو کہے گا میں کر لوں گا "فاریز نے کتاب رکھتے ہوئے کہا"
ابے یار ہم برتھ ڈے پارٹی میں جا رہے ہیں "شیراز نے فاریز کے پاس بیٹھتے ہوئے"
کہا

کس کی؟ "فاریز نے سوالیہ انداز میں کہا"

اپنی یونی کی جوئیئر ہے اس کی "شیراز نے جواب دیتے ہوئے کہا"

نام بتا "فاریز نے شک بھری نظروں سے شیراز کو دیکھتے ہوئے کہا"

جیسا تو سوچ رہا ہے ویسا نہیں ہے مگر ہاں وہ آرہی ہے "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"

ہئے اللہ !!! یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں میرا دوست شرما رہا ہے اور وہ بھی لڑکی کی"

وجہ سے؟ "فاریز نے ہنسی دباتے ہوئے کہا"

دیکھ وہ صرف دوست ہے میری "شیراز نے سنجیدگی سے کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

تو اس کی وجہ سے کیوں جا رہا ہے؟ "فاریز نے گھورتے ہوئے کہا"
اس کی وجہ سے نہیں جا رہا ہوں... وانیہ نے بلایا ہے... مجھے بھی اور تجھے بھی "شیراز"
نے اصل بات بتائی

اب یہ وانیہ کون ہے؟ "فاریز کا دماغ گھوما"
جس کی برتھ ڈے ہے یار "شیراز نے جواب دیا"



وانیہ کی پارٹی پر ماسک تھیم رکھی گئی تھی لہذا جو بھی آتا پہلے ماسک پہنتا پھر اندر آتا
فلزا اور پری تقریباً وقت پر پہنچ گئے تھے لیکن شیراز اور فاریز ابھی تک نہیں آئے
تھے

دونوں وانیہ کو دور سے آتے ہوئے دکھائے دیئے تو وہ ان کی طرف بڑھی

وانیہ نے دونوں کو سلام کیا

دونوں نے ساتھ جواب دیا

فاریز نے پھول آگے کیے

وانیہ نے خوشی سے لیتے ہوئے آگے چلنے کا اشارہ کیا

شیراز نے دور سے ہی فلزا کو پہچانا تو آگے جانے کے لیے بڑھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

صبر کر ... اتنی بھی کیا جلدی ہے ؟ "فاریز نے شرارت سے آہستہ آواز میں کہا"
نکاح کرنے نہیں جا رہا ہوں ... سلام دعا کرنے جا رہا ہوں "شیراز نے مسکراتے ہوئے"
کہا اور فلزا کی طرف بڑھا

اسلام علیکم "شیراز نے فلزا کو سلام کیا"

وعلیکم اسلام ... تم یہاں ؟ "فلزا نے سوالیہ انداز میں کہا"

ہاں مجھے بھی دعوت دی گئی تھی اس لیے "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"

چلو کیک کٹ رہا ہے آگے چلتے ہیں "فلزا نے آگے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"

فلزا اور شیراز ساتھ ہی آگے چلے گئے تھے

پری اس وقت کہکشاں کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی یونی میں اس کی ابھی تک دو ہی

دوست بنی تھیں کہکشاں اور شائلہ

فلزا نے دور سے پری کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا

شیراز نے بھی فاریز کو میسج کیا

"آگے آ ... کیک کٹ رہا ہے اور میں وہی ہوں"

ہاں آ رہا ہوں "فاریز میسج کرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا"

پری اس کے آگے تھی

ہوا کا جھونکا جس سمت سے آیا پری کا ڈوپٹہ فاریز کے چہرے سے جا لگا
پری کو ہوا کی تیزی سے پتا ہی نہیں چلا کہ اس کا ڈوپٹہ کسی کے جذبات بھڑکا رہا ہے
فلزا نے پری کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنی طرف کیا
اور پری بھیڑ میں چھپ گئی

فاریز کو ہوش کی دنیا میں واپس آنے میں وقت لگا
لیکن ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہی اس نے نظریں دوڑانی شروع کیں لیکن کچھ اندازہ
نہیں لگا سکا



بس اس ماسک کی وجہ سے بچ گئے ہو ورنہ کیک ضرور ملتی میں تمہارے منہ پر "فلزا"
نے شرارت سے کہا

شکریہ اس ماسک کا "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا "



جی ٹھیک ہے پاپا بس میں پہنچتا ہوں تھوڑی دیر میں "فاریز نے فون پر کہا"

وانیہ فاریز کے پاس آئی اور اس سے گانا گانے کے لیے کہا

میں معذرت چاہتا ہوں دراصل آج میرے پاپا کی بہت ضروری میٹنگ ہے جو مجھے بھی "

"اٹینڈ کرنی ہے... مجھے ابھی نکلنا ہوگا
اچھا ٹھیک ہے "وانیہ اداس ہو کر جارہی تھی"
:کہ شیراز نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا
"کیا ہوا؟"

کچھ نہیں... میں نے فاریز کو گانے کے لیے کہا تھا مگر وہ جا رہے ہیں ان کی میٹنگ
ہیں "وانیہ نے مزید اداس ہوتے ہوئے کہا
میٹنگ؟... اس نے تو مجھے نہیں بتایا... میں دیکھتا ہوں "یہ کہہ کر شیراز فاریز کی
طرف بڑھا

کونسی میٹنگ آدھمکی ہے تیری؟ "شیراز نے سوالیہ انداز میں کہا"
میری نہیں پاپا کی ہے.. بس میری شرکت ضروری ہے انھوں نے کہا ہے "فاریز نے"
مسکرا کر کہا

تو اب میں یہاں تیرے بناء رہوں گا؟ "شیراز نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا"
نہیں نہیں.. آپ کی فلزا ہیں نا " ..فاریز نے شرارت سے کہا"
"تجھے تو میں"

تب تک فاریز وہاں سے نکل چکا تھا



کیا ہوا وانیہ؟؟ .. آج تمہاری برتھ ڈے ہے تم اداس کیوں ہو؟ "پری نے وانیہ سے"
سوال کیا

وانیہ کا چہرہ ابھی تک اترا ہوا تھا
یار میں نے فاریز کو گانے کے لیے کہا تھا مگر ان کی کوئی میٹنگ ہے اور وہ چلے "
گئے

وہی فاریز نا .. جنھوں نے ویلکم پارٹی میں گانا گایا تھا؟ "پری نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا"
ہاں "وانیہ نے جواب دیا"

اتنے میں فلزا بھی آگئی اور پری نے پوری کہانی بیان کی
تم کیوں نہیں گا لیتی؟ "فلزا نے پری سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
"ارے ہاں میں تو بھول ہی گئی تھی پری کہ تم بھی تو گاتی ہو ... گا لو نا میرے لیے"

وانیہ نے آنکھوں میں چمک لاتے ہوئے کہا
میں ...؟؟ "پری نے گھبراتے ہوئے کہا"
:ہاں تم "فلزا نے پری کا ہاتھ پکڑا اور وانیہ سے کہا"
"گٹار کا انتظام کرو"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

پر فلزا " ...پری نے کچھ بولنا چاہا"
چپ کرو تم "فلزا نے ڈانٹ کر اسے چپ کرایا"
وانیہ فوراً گٹار لے آئی
فلزا نے گٹار وانیہ سے لے کر پری کو تھمایا
سب لوگ ان تینوں کی طرف متوجہ ہوئے
شیراز بھی ان تینوں کے پاس پہنچ چکا تھا
اب یہ گاڑی اسٹارٹ کیوں نہیں ہو رہی؟ "فاریز نے خود سے سرگوشی کرتے ہوئے کہا"
" یہ آواز "
وہ بھاگتے ہوئے اندر آیا
لیکن اندر بہت رش تھا
ساری لڑکیاں پری کو گھیرے کھڑی تھیں
پچھے لڑکوں کا بھی ہجوم تھا
وہ چاہ کر بھی اس ہجوم کی وجہ سے اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا
اف "اس نے موبائل دیکھا تو واصف صاحب کی پھر کال آرہی تھی"
وہ مایوسی سے مڑا

اور واپس گاڑی میں بیٹھا
اس بار گاڑی اسٹارٹ ہو گئی تھی
پری آپ بھی گاتی ہیں؟ "شیراز نے حیرانگی سے کہا"
"جی بس ایسے ہی شوق میں گا لیتی ہوں لیکن آج سب کے سامنے گانا پڑا"
سب کے سامنے سے مطلب؟ "شیراز نے نا سمجھی کے انداز میں کہا"
مطلب کہ میں ہمیشہ اکیلے میں گاتی ہوں کبھی کسی کے سامنے نہیں گایا "فلزا نے جواب دیا
لیکن ایسا کیوں؟ "شیراز نے سوال کیا"
"میرے پاپا کو پسند نہیں ہے میرا گانا"
پر ایسا کیوں آپ کی آواز تو بہت اچھی ہے "شیراز نے دوبارہ کہا"
اتنے میں فلزا آگئی
چلو پری گھر چلیں تمہاری ماما کی کال آئی تھی "فلزا نے گھبراتے ہوئے کہا"
"ہاں چلو چلیں"
اللہ حافظ "شیراز نے دونوں کو الوداعی کلمات کہے"
اللہ حافظ "دونوں نے ایک ساتھ کہا اور چلی گئیں"



کہاں ہے تو؟ "عنصر نے دانیال سے فون پر کہا"
بس آ رہا ہوں "دانیال نے جواب دیا"
جلدی آ... اور مجھے سچ بتا.... ورنہ میں سوچ سوچ کر مر جاؤں گا "عنصر نے پریشانی"
سے کہا

ہاں بس آ رہا ہوں نا "دانیال نے پریشانی دور کرنے کی کوشش کی "

تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ بجا

عنصر پاگلوں کی طرح بھاگتا ہوا آیا

:اور دروازہ کھول کر بے دھڑک کہا

"بتا مجھے کیا سچ میں اس کی گنی ہو چکی ہے؟"

پیچھے سے ریحانہ بیگم آگئیں

"کس کی گنی ہو رہی ہے؟"

اسلام علیکم خالہ جانی "دانیال نے آگے بڑھ کر سلام کیا"

وعلیکم اسلام "ریحانہ بیگم نے شفقت سے سلام کا جواب دیا"

خالہ جانی دراصل میرے دوست کی گنی ہے "دانیال نے بات کا رخ موڑا"

اچھا تم بیٹھو میں کچھ کھانے پینے کے لیے آتی ہوں "ریحانہ بیگم نے محبت بھرے"
لہجے میں کہا

اب بول بھی "عنصر نے بے چینی سے کہا"

اتنی بھی کیا جلدی ہے پہلے مزے نہ لے لوں تیری اس بے چینی کے "دانیال نے"
شرارت سے کہا

دیکھ میرے صبر کا امتحان مت لے "عنصر نے انگلی دکھاتے ہوئے کہا"

آرام سے جانی... تھوڑا آرام سے... نہیں تو تو سوگ منائے گا یہاں بیٹھ کر "دانیال"
نے عنصر کا ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا

یار بتا بھی دے ورنہ میں رو دوں گا "عنصر نے معصومیت سے کہا"

رو لے... میں بھی تو دیکھوں کہ تو روتا ہوا کیسا لگے گا "دانیال نے مزید چھیڑا"

یار کس چیز کا بدلہ لے رہا ہے "عنصر نے تنگ ہوتے ہوئے کہا"

ہر چیز کا "دانیال نے پھر سے شرارت ظاہر کی"

کیا لے گا بتانے کا؟ "عنصر نے دانیال کو گھورتے ہوئے کہا"

سب کچھ سوائے تیری محبت کے... اسے تو اپنے پاس ہی رکھ "دانیال نے شرط ظاہر کی"
جس میں ابھی بھی شرارت جھلک رہی تھی

منظور... اب بول "عنصر نے ہامی بھرتے ہوئے کہا"
سوچ لے "دانیال نے آنکھیں ملائیں"
ہاں میرے باپ... اب بول "عنصر نے چڑتے ہوئے کہا"
اس کا بس رشتہ ہوا ہے ابھی گنی نہیں ہوئی "دانیال نے سانس کھینچتے ہوئے کہا"
شکر "عنصر نے ایک ٹھنڈی آہ بھری"
لیکن اگر گنی ہو گئی تو؟ "دانیال نے مزید شرارت ظاہر کی"
اچھا نہیں بول سکتا تو برا بھی مت بول "عنصر نے دانت پیستے ہوئے کہا"
اتنے میں ریحانہ بیگم ٹرے لیتے ہوئے اندر آ گئیں
اور پھر دانیال ان کا سر کھپانے میں مصروف ہو گیا



آج صبح سے ہی فاریز بے چین تھا
اس لڑکی کو دیکھنے کے لیے بے چینی اور بھی بڑھ رہی تھی
پھر اسے یاد آیا کہ جب وہ چلا گیا تھا تو شیراز وہیں پر تھا کیا پتا اس نے دیکھا ہو اس لڑکی
کو اور ویسے بھی اسے تو چپے چپے کی خبر رہتی ہے
یہ سوچ کر وہ فوراً اٹھا اور یونی کے لیے نکلا

فوزیہ بیگم نے اسے ناشتہ کرنے کے لیے کہا پہلے تو اس نے اپنی ماں کو پیار کیا اور پھر یہ کہہ کر چلا گیا کہ اسے دیر ہو رہی ہے

جیسے ہی فاریز یونی پہنچا تو شیراز سامنے ہی نظر آیا مزے کی بات یہ تھی کہ وہ اکیلا تھا

اسلام علیکم "فاریز نے سلام کیا"

وعلیکم اسلام "شیراز نے گلے لگتے ہوئے کہا"

کیسی رہی تیری میٹنگ؟ "شیراز نے الگ ہوتے ہوئے سوال کیا"

بہت اچھی "فاریز نے مسکرا کر جواب دیا"

ایک بات تو بتا شیراز "فاریز نے ہمت کی"

ہاں بول "شیراز نے جواب دیا"

کل جو لڑکی پارٹی میں گا رہی تھی تجھے پتا ہے وہ کون تھی؟ "فاریز نے لڑکھڑاتے ہوئے"

لہجے میں کہا

شیراز "فلزا لاؤڈ سپیکر سے بھی تیز آواز میں چیختی ہوئی آئی"

اسلام علیکم "فلزا نے فاریز کو دیکھتے ہوئے ادب سے سلام کیا"

وعلیکم اسلام "فاریز نے جواب دیا"

آج تم بچو گے نہیں "فلزا شیراز پر پھر چیختی"

پر میں نے کیا کیا؟ "شیراز نے دنیا بھر کی معصومیت اپنے چہرے پر لاتے ہوئے کہا"
کیا کیا؟ "فلزا کے لہجے میں گرج ابھی بھی موجود تھی"
چیخو تو مت "شیراز نے کان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"
کیوں نا چیخو؟ .. میں تمہیں پوری یونی میں ڈھونڈ رہی ہوں اور تم یہاں کھڑے"
مزے سے باتیں بنا رہے ہو؟ "فلزا نے آنکھیں باہر نکالیں
پر مجھے کیوں ڈھونڈ رہی تھی؟ "شیراز نے حیرانگی سے کہا"
شادی کرنی ہے تم سے ... اس لیے "فلزا نے الٹا جواب دیا"
کیا سچ میں؟ "شیراز نے خوشی سے کہا"
پٹو گے تم ... کیا کہا تھا تم نے آج مجھے دوسرا ٹاپک سمجھا دو گے کل میری"
پریزنٹیشن ہے ... کیا تمہیں ساتھ لے کر جاؤں؟ "فلزا پھر سے چیخی
وہ میں بھول گیا تھا "شیراز نے سر کھجاتے ہوئے کہا"
اب چل رہے ہو یا میں تمہارے کفن دفن کا انتظام کروں؟ "فلزا نے حلق پھاڑا"
فاریز میں تجھ سے بعد میں بات کرتا ہوں ورنہ آج اس کا پکا ارادہ ہے مجھے قتل کرنے"
کا "شیراز نے فاریز سے معذرت کرتے ہوئے کہا اور فلزا کے ساتھ چلا گیا



شیراز تقریباً فلزا کو سب سمجھا چکا تھا
بس اسے تھوڑی مشق کی ضرورت تھی
لہذا وہ اپنا سر کتابوں میں لے بیٹھی تھی
اور شیراز موبائل میں لگا ہوا تھا
مجھے بھوک لگی ہے "فلزا نے آہستہ سے شیراز کے کان کے پاس کہا"
مجھے بھی "شیراز نے بھی اس کی حرکت اپنائی"
لیکن پیسے نہیں ہیں میرے پاس "فلزا نے دوبارہ آہستہ سے اس کان کے پاس کہا"
میرے پاس بھی "شیراز نے دوبارہ اس کی حرکت اپنائی"
وہ دیکھو "فلزا نے اشارہ کرتے ہوئے کہا"
سمجھ گیا میں "شیراز نے شرارت سے کہا"
دونوں اٹھے اور ایک لڑکے کے پاس آئے جو کتاب پڑھتا ہوا چل رہا تھا
سنیے "فلزا اس لڑکے سے مخاطب ہوئی"
جی "اس لڑکے نے ادب سے کہا"
ویسے حد ہوتی ہے ہر چیز کی... آپ کے والد صاحب نے میرے والد سے ڈھائی ہزار"
روپے قرض لیے تھے لیکن ابھی تک نہیں چکائے "فلزا نے تیز آواز میں کہا جس سے

آس پاس کے لوگ متوجہ ہو گئے تھے
جی بالکل "شیراز نے فلزا کی حمایت کرتے ہوئے اس لڑکے کو گھورا"
اس لڑکے نے بالکل چپ چاپ سے ڈھائی ہزار روپے نکال کر دے دیئے
دونوں سنجیدگی سے مڑے
اور کینٹین پہنچے

شیراز فلزا کو خوب شاباشیاں دے رہا تھا



یار یہ دنیا میں اردو کیوں ہے؟ "عنصر نے منہ بناتے ہوئے کہا"
تاکہ انگریزوں کے ہوش ٹھکانے آسکیں "دانیال نے اپنی بات پر خود ہی قہقہہ لگایا"
آج اسکول میں اردو کا پیپر تھا
مقدس عنصر اور دانیال تینوں میٹرک کے طالب علم تھے
اتنے میں بیل بجی اور ٹیچر اندر آئیں
مقدس عنصر کے برابر والی رو میں بیٹھی تھی
مقدس کا آجیکٹو پیپر جلدی ہو گیا تھا
لیکن ٹیچر نے کہا تھا کہ وہ سبجیکٹو پیپر آدھے گھنٹے بعد دیں گی

لہذا مقدس اپنے پاؤچ میں لگی کیچین سے کھینے لگی
وہ کیچین تین دل پر مشتمل تھی
اچانک وہ ٹوٹ کر عنصر کی بیچ پر جا گری
عنصر نے اٹھا کر اسے اپنے پاس رکھ لی
مقدس کو عنصر کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا لیکن وہ کیا کر سکتی تھی
پیپر ختم ہوا تو مس کلاس سے چلی گئیں
سنیں "عنصر مقدس سے مخاطب ہوا"
جی "مقدس نے شائستگی سے کہا"
یہ لیں "عنصر نے تینوں دل آگے کیے"
تھینک یو "مقدس نے لیتے ہوئے کہا"
سوری... اگر میں مس کے سامنے دیتا تو شاید انھیں کوئی غلط فہمی ہو جاتی "عنصر نے"
شائستگی سے کہا
جی کوئی بات نہیں "مقدس یہ کہتے ہوئے چلی گئی"
اور عنصر اسے تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ آنکھوں سے او جھل نہیں ہو گئی



تجھے پرنسپل نے بلایا ہے "فلزا نے کلاس میں آکر پری سے کہا"
مجھے؟؟؟ پر کیوں؟؟؟ "پری نے گھبراتے ہوئے کہا"
مجھے کیا پتا؟ "فلزا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا"
اچھا میں جاتی ہوں پھر "پری نے جاتے ہوئے کہا"
سرے آئی کم ان (کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ "پری نے اجازت چاہی"
یس) ہاں " (پرنسپل نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا"
جی سر آپ نے بلایا "پری نے ادب سے کہا"
" ہاں دراصل بات یہ ہے کہ کل یونی کہ فنشن میں میں چاہتا ہوں کہ آپ گانا گائیں"
پرنسپل نے شفقت سے کہا
پر سر میں کیوں؟ میرا مطلب یہ ہے کہ چاہے یونی میں جو بھی ہو ہمیشہ فاریز گاتے ہیں"
پری نے پریشانی سے کہا "
ہاں پر آپ کی آواز اس سے زیادہ اچھی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یونی کو ایک اور"
خوبصورت آواز سننے کا موقع ملے "پرنسپل نے شفقت بھرا لہجہ قائم رکھتے ہوئے کہا
جی سر میں کوشش کروں گی "پری نے ادب سے کہا "
میں امید کرتا ہوں کہ آپ میری بات کا احترام کریں گی "پرنسپل نے مسکراتے ہوئے"

کہا

جی سر "پری بھی مسکرا دی"

کیا کہا پرنسپل نے؟ "فلزا نے پری سے سوال کیا"

یار وہ کہہ رہے تھے کہ کل کے فنشن میں میں گانا گاؤں "پری نے گھبراتے ہوئے کہا"

یہ تو بہت اچھا رہے گا "فلزا نے خوش ہوتے ہوئے کہا"

پر فلزا کل پوری یونی ہوگی میں کیسے گاؤں گی سب کے سامنے؟ "پری نے مزید"

گھبراتے ہوئے کہا

دڑتی کیوں ہو؟ میں ہوں نا تیرے ساتھ "فلزا نے تسلی دی"

کیا چل رہا ہے یہاں؟ "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"

تمہیں پتا ہے ".... اس سے پہلے فلزا کچھ بولتی شیراز نے معصومیت سمیٹتے ہوئے کہا"

"نہیں پتا"

شیراز زرز!!!! بات تو سن لو پوری "فلزا نے ڈپٹتے ہوئے کہا"

او ہاں.. سوری "شیراز نے شرارت سے کہا"

کل کے فنشن میں پری گا رہی ہے "فلزا نے چمکتے ہوئے کہا"

اوہ تو آپ کی وجہ سے پرنسپل نے فاریز کو گانے سے منع کر دیا "شیراز نے پری سے"

مخاطب ہوتے ہوئے کہا

".... نہیں میں نے کچھ نہیں کیا وہ تو پرنسپل نے"

شیراز نے فوراً بات کاٹی

ویسے یہ تو حقیقت ہے کہ آپ کی آواز فاریز سے زیادہ خوبصورت ہے کل یونی ایک
"اور خوبصورت آواز سن سکے گی"

جی شکریہ "پری نے نظریں نیچے کرتے ہوئے کہا"



مارہ سنو "عنصر نے مارہ کو آواز دی"

ہاں "مارہ پیچھے پلٹتے ہوئے جواب دیا"

آپ سے کچھ پوچھنا تھا "عنصر نے نظریں چراتے ہوئے کہا"

ہاں جلدی پوچھوں "مارہ نے ہڑبڑی مچاتے ہوئے کہا"

وہ "... عنصر ہچکچاہٹ کا شکار ہوا"

جلدی کہو مجھے دیر ہو رہی ہے "مارہ نے فوراً کہا"

کیا آپ مجھے مقدس کی آئی ڈی بتا سکتی ہیں؟ دیکھیں منع مت کیجئے گا مجھے ان سے"

بہت ضروری کام ہے "عنصر نے ایک ہی سانس میں کہا"

خیریت؟ "مارہ نے مشکوک انداز سے کہا"

اور پھر خود ہی آئی ڈی بتا کر چلی گئی کیونکہ اسے دیر ہو رہی تھی اور غصہ ہار ماننے والوں
میں سے تو نہیں تھا



فاریز واش روم سے باہر آیا تو اپنے بیڈ پر شیراز کو پایا

ہائے جانِ من "شیراز نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا"

تو اندر کیسے آیا؟ دروازہ تو لاک ہے میرے کمرے کا "فاریز نے آنکھیں چڑھائیں"

وہاں سے "شیراز نے کھڑکی کی طرف اشارہ کیا"

کیا؟ کھڑکی سے؟ "فاریز نے چونکتے ہوئے کہا"

ہاں کھڑکی سے "شیراز مسکرایا"

کس کے گھر میں ڈاکہ ڈالنے والا ہے جو گھروں میں کودنا شروع کر دیا؟ "فاریز کا شک
گہرا ہوا

"اللہ معاف کرے... توبہ توبہ.... شرم نہیں آتی مجھ معصوم پر الزام لگاتے ہوئے"

شیراز نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا

کچھ ہو جاتا تو؟؟ "فاریز نے شیراز کے سر پر چپت لگائی"

ابے کچھ نہیں ہوتا... اور یہ بتا ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوا؟ فشن شروع ہونے میں " صرف آدھا گھنٹہ ہے "شیراز نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا
میں کیا کروں گا جا کر... کونسا میں نے کچھ کرنا ہے "فاریز نے کندھے اچکاتے ہوئے" کہا

ہاں ویسے میں نے سنا کہ تو نے پرنسپل کو خود منع کر دیا کہ اگر آپ کہتے بھی تو بھی " میں نہیں گاتا... ایسا کیوں؟؟ "شیراز نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا
ہاں یار بس اب گانے میں نہیں تلاوت میں سکون ملتا ہے "فاریز نے لمبی سانس کھینچی" میرا جگر تو کچھ زیادہ ہی بدل گیا ہے... تجھ سے تو اب مجھے اور بھی زیادہ پیار ہو گیا" ہے "شیراز نے خوشی سے کہا

ویسے آج گا کون رہا ہے؟ "فاریز نے سوال کیا" وہ تو میں تجھے نہیں بتاؤں گا یہ تو چل کر ہی دیکھنا پڑے گا... اور ویسے بھی اس کی " آواز تجھ سے لاکھ درجے خوبصورت ہے "شیراز نے شرارت سے کہا
فاریز نے کشن کھینچ کر مارا

ہاں دیکھنا تو پڑے گا کون ہے وہ "فاریز نے آئینے میں خود کو گہری نظر سے دیکھا"



آج صبح سے ہی موسم بہت اچھا تھا اور اس کا اثر پری پر پڑنا شروع ہو چکا تھا لہذا اسے لوگوں کے سامنے گانے کی فکر غائب ہوتی ہوئی محسوس ہوئی اور موسم کی دیوانگی عروج پر جانے لگی

اس نے آتشی رنگ کی فراک زیب تن کی اور اس کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنا بال کھلے فضاء میں آزاد چھوڑ دیے اور کانوں میں حسب معمول جھمکے ڈال لیے اور اوپر سے ایک لمبی چادر اوڑلی جس میں وہ پوری طرح چھپ گئی کیونکہ اگر فیاض صاحب اسے اس روپ میں دیکھ لیتے تو طوفان کھڑا ہونے میں دیر نہیں لگتی



آج بھی سجاوٹ لاجواب ہے یار "فلزا نے آس پاس نظریں دوڑاتے ہوئے کہا" یہ تو ہے "پری نے مسکراتے ہوئے کہا" یار یہ اسٹیج خالی خالی اچھا نہیں لگ رہا "یہ کہتے ہوئے فلزا اسٹیج کی جانب بڑھی" شیراز اور فاریز بھی آگئے تھے شیراز اسٹیج کی جانب بڑھنے والا تھا کہ اسٹیج پر سے فلزا کی آواز آئی "سلام دوستوں"

فلزا کو اسٹیج پر دیکھ کر وہ بھی فاریز کے ساتھ لوگوں میں شامل ہو گیا

چاروں طرف سے سلام کا جواب آیا
میں جانتی ہوں کہ یہ حیرانگی آپ لوگوں کے چہرے پر اس لیے ہے کہ ہمیشہ اسٹیج پر"
سب سے پہلے شیراز علی خان ہوتے ہیں لیکن میں نے سوچا کیوں نا آج مائیک میں
سنجھال لوں وہ کیا ہے نا میری شکل اور میری باتیں ان صاحب سے لاکھ درجے بہتر ہیں
فلزا نے چہکتے ہوئے کہا "

چاروں طرف سے فلزا کی حمایت میں شور بلند ہوا
"آج کی خاص بات یہ ہے کہ آج آپ لوگوں کو نئی آواز سننے کو ملے گی"
کون ہے وہ "ایک لڑکے نے فلزا سے سوال کیا"
وہ جو ہے میں تو جانتی ہوں آپ سب بھی جان جائیں گے لیکن تھوڑا صبر "فلزا نے"
جواب دیا

"جب تک ان سنگر کو آنے میں وقت لگ رہا ہے تب تک ہم تر تھ اور ڈیر کھیلیں؟"
فلزا نے ایک اور بات کہی

ہر طرف سے ہاں کے انداز میں شور بلند ہوا
پہلے آپ کی باری "فلزا اپنی ایک سینئر سے مخاطب ہوئی"
تر تھ اور ڈیر؟ "فلزا نے کھیل کا آغاز کیا"

ترتھ "لڑکی نے جواب دیا"
کبھی پیار ہوا؟ "فلزا نے آنکھوں میں چمک لاتے ہوئے"
جی "لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا"
چاروں طرف سے سیٹی بجنے کی آواز آئی
کس سے؟ "فلزا نے تجسس سے پوچھا"
یہ تو غلط ہے صرف ایک ہی پوچھتے ہیں "اس لڑکی نے دو ٹوک انداز میں کہا"
ہر طرف سے تالیوں کی آواز گونجی جو فلزا پر طنز کے لیے تھیں
سر اب آپ کی باری "فلزا پروفیسر فہد سے مخاطب ہوئی"
ترتھ اور ڈیر؟ "فلزا نے کھیل کے رواج کو برقرار رکھا"
ترتھ "پروفیسر نے کھیل کا حصہ بنتے ہوئے کہا"
سر آپ کب ایکسپائر.... میرا مطلب ریٹائر ہو رہے ہیں دراصل ہم نے جشن.... میرا"
مطلب آپ کو الوداعی پارٹی دینی ہے "فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا
جی جی میں سمجھ سکتا ہوں "پروفیسر نے فلزا کو ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے کہا"
اگلے مہینے کی پانچ تاریخ کو ریٹائر ہو جاؤں گا "انھوں نے مسکراہٹ برقرار رکھتے ہوئے"
مائیک میں جواب دیا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اب تمہاری باری "فلزا اپنی کلاس کی لڑکی سے مخاطب ہوئی"
"....ترتھ اور"

ڈیر "اس لڑکی نے فوراً بات کاٹی"
چاروں طرف سے تالیوں کی آواز گونجی
چلو پھر.....آنکھ لڑاؤ مجھ سے "فلزا نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا"
تین منٹ ہی گزرے تھے کہ اس لڑکی نے آنکھ جھپکا لی
آخر فلزا بطول عباسی نے ہارنا سیکھا ہی نہیں "فلزا نے خود کو داد دیتے ہوئے کہا"
"خیر جی...انتظار ہوا ختم"

یہ سن کر فاریز نے اپنا چہرہ نیچے کر لیا
آج کی سنگر ہیں میری جانی دوست پری فیاض احمد "فلزا نے بات مکمل کی"
فاریز کا چہرہ اور نظریں ابھی بھی نیچے جھکی ہوئی تھیں
جب اس نے نام سنا تو اسے اپنی زبان سے دہرایا
"پری فیاض احمد"

آتش رنگ میں ملبوس آج اس کا حسن اور بھی جگمگا رہا تھا
سب کی نظریں اس پر منجمد ہو گئیں

زور و شور سے اس کا استقبال کیا گیا
فاریز کا چہرہ اور نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھیں
یہ آواز "فاریز نے فوراً اپنا رخ اسٹیج کی طرف کیا"
یہ رنگ یہ روپ یہ عکس یہ چہرہ... یہ تو..... میں نے خواب میں دیکھا تھا "فاریز کا"
چہرہ خوشی سے دمک اٹھا
وہ پری ہی تھی جس کا چہرہ فاریز نے ایک رات اپنے خواب میں دیکھا تھا
تینے نقوش اور چہرے پر خوبصورتی کا سخت پہرہ
گھنٹی بھونوئیں... بھاری پلکیں... چوڑا ماتھا... گلابی گال... تھوڑی سی نوکیلی ناک... قدرتی
چمکدار ہونٹ... لمبے بال... کانوں میں جھمکے... ڈوپٹہ گلے سے لگا ہوا
کونسا خواب؟ کس کا خواب؟ "شیراز نے آدھے ادھورے الفاظ سننے ہوئے کہا"
کچھ نہیں "فاریز نے پری پر سے نظریں نہ ہٹاتے ہوئے کہا"
تو جو پوچھ رہا تھا ناکہ اس دن پارٹی میں کون گا رہا تھا وہ یہی تھی... پری.... اور یہ "
فلزا کی دوست ہے "شیراز نے اپنے مطلب کی بات کی
گانا ختم ہوا تو چاروں طرف سے زوردار تالیوں اور سیٹیوں کی آواز گونجی
پرنسپل صاحب اسٹیج پر آئے اور پری کو انعام دیا

چاروں طرف پھر شور بلند ہوا



فاریز بہت دیر تک پری کو ڈھونڈھتا رہا مگر وہ نہ ملی
تیری دوست چلی گی کیا؟ "فاریز شیراز سے مخاطب ہوا"
کونسی دوست؟ "شیراز نے سوالیہ انداز میں واٹس ایپ کھولتے ہوئے کہا"
وہی آپ کی دوست فلزا "فاریز نے شرارت سے کہا"
ہاں یار وہ چلی گی کہہ رہی تھی کہ پری کو رات گئے باہر رہنے کی اجازت نہیں"
ہے "شیراز نے تصویریں واٹس ایپ پر بھیجتے ہوئے بناء کسی رد عمل کے کہا
فاریز کے چہرے پر اداسی چھا گی



عنصر نے مقدس کو ریکوسٹ بھیج دی تھی
لیکن مقدس نے عادتاً ایک لڑکے کی ریکوسٹ دیکھ کر ڈیلیٹ کر دی تھی
مقدس نے پانچ بار ڈیلیٹ کی اور چھٹی بار پھر سے آگئی
وہ جانتی تو تھی کہ عنصر اس کا ہم جماعت ہے اس لیے سوچا کہ کہیں کوئی کام ہو
اور دڑتے دڑتے ایکسیپٹ کر لی

اسلام علیکم "عنصر کا میسج آیا"
وعلیکم اسلام "مقدس نے رپلائی کیا"
کیا آپ کا رشتہ پکا ہو چکا ہے؟ "عنصر نے جھٹ سے رپلائی کیا"
یہ میری پرسنل (ذاتی) (لائف) زندگی (ہے) آپ کیوں پوچھ رہے ہیں "مقدس نے غصے"
میں جواب دیا
ایسا ہی پوچھ رہا ہوں "عنصر نے شرمندگی سے جواب دیا"
مقدس نے اس کے بعد کوئی رپلائی نہیں کیا اور وہ عنصر کے اس رویے سے پریشانی کا
شکار ہوئی
اور اسے ان فرینڈز کر دیا
یہ ضروری کام تھا "مقدس نے خود خود پر ملامت کی"
یہ دیکھئے اپنی صاحبزادی کے کارنامے "فیاض صاحب نے اپنا موبائل صفیہ بیگم کے"
سامنے پٹختے ہوئے کہا
سوشل میڈیا پر ہر جگہ پری کے گانے کی دھوم مچ چکی تھی
صفیہ بیگم تو سب جانتی تھیں کیونکہ پری ان سے کچھ نہیں چھپاتی تھی لیکن انھیں یہ خبر
نہیں تھی کہ فیاض صاحب کو اس بات کا علم ہو جائے گا

ان کی گرجدار آواز سن کر پری اپنے کمرے سے نکل آئی تھی
کیا کہا تھا میں نے تم سے؟ ... یہ گانا بجانا اپنے آپ تک ہی رکھنا... بہری ہو گی"
تھی؟ "فیاض صاحب پری سے مخاطب ہوئے تھے
کہاں ہے تمہارا گٹار؟ "وہ تھوڑا اور گرجے"
پاپا.... وہ " ... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی"
لے کر آؤ اس منخوسیت کو "فیاض صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے کہا"
پری فوراً اپنا گٹار لے آئی
آج کے بعد یہ منخوس چیز نہیں ہوگی میرے گھر میں "فیاض صاحب گٹار اپنے ساتھ"
لے کر چلے گئے
پری بالکل سہمی کھڑی تھی
صفیہ بیگم لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے پاس آئیں اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا

اچھا لا مجھے دے میں دیکھتا ہوں "فاریز نے شیراز سے پیپرز لیتے ہوئے کہا جس میں"
ان کی پریزنٹیشن کا مائنڈ میپ بنا ہوا تھا
تیرے پاس کونسا الہ دین کا جن ہے... جو آکر کہے گا کوئی حکم میرے سرکار؟؟ اور"

ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا "شیراز نے آنکھیں گھمائیں تھیں
ارے یار لائبریری سے کچھ نہ کچھ مل ہی جائے گا "فاریز نے پیپرز دیکھتے ہوئے کہا"
چلیں؟؟ "فلزا فوراً سے شیراز کے جانب آئی تھی"
نہ سلام نہ دعا "فاریز نے گلا کھنکھارا"
اسلام علیکم کیسے ہیں آپ؟ "فلزا نے شائستگی سے کہا"
وعلیکم اسلام میں ٹھیک ہوں اللہ کے خاص کرم سے ... اور آپ کیسی ہیں؟ "فاریز نے"
مسکراتے ہوئے کہا
بالکل ٹھیک ٹھاک "فلزا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا"
ویسے آپ کی دوست نظر نہیں آرہیں "فاریز نے بے چینی سے کہا"
ہاں وہ فارغ وقت میں لائبریری میں ہوتی ہے "فلزا نے جواب دیا"
اب چلیں کیا؟ "شیراز نے ان دونوں کے بیچ کودتے ہوئے کہا"
آپ دونوں کہاں چلنے کی تیاری میں ہیں؟ "فاریز نے سوالیہ انداز میں کہا"
گراؤنڈ میں "دونوں نے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے جواب دیا"
فاریز بھی لائبریری کی طرف بڑھا



اسلام علیکم مقدس "مارہ نے مقدس کے پاس آتے ہوئے کہا"
وہ دونوں آج جلدی اسکول آگئی تھیں
وعلیکم اسلام کیسی ہو؟ "مقدس نے مسکراتے ہوئے کہا"
تمہاری بات ہوئی غصہ سے؟ "مارہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا"
غصہ؟ "مقدس نے انجان بنتے ہوئے کہا"
ہاں میں نے اسے تمہاری آئی ڈی بتائی تھی کہہ رہا تھا کہ کوئی ضروری کام ہے مجھے تو"
لگتا ہے کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے "مارہ نے الفاظ چباتے ہوئے کہا
تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ ... کیا بولے جا رہی ہو؟؟ "مقدس نے غصے سے کہا"
ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہوں ... کل سے پریشان ہے ... کہہ رہا تھا کہ تم سے معافی مانگنی"
ہے ... اور ویسے بھی آجکل حسین لڑکیاں شریف لڑکوں کو پھسانے میں ماہر ہیں "مارہ
جملے کستی ہوئی وہاں سے چلی گئی



واؤ یہ تو میرے فیورٹ رائیٹر کی بک ہے "پری نے کتاب نکالتے ہوئے خود سے"
سرگوشی کرتے ہوئے کہا

اسے اس بک کا رائیٹر اتنا پسند تھا کہ اس نے چلتے چلتے ہی پڑھنا شروع کر دیا حالانکہ

چمیرز کافی فاصلے پر تھیں
سامنے سے فاریز بھی پیپرز میں مگن ان میں نظریں گڑائے چلا آرہا تھا
جیسے ہی وہ قریب گیا اس کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں
آئی ایم ریلی سوری "پری نے معذرت کرتے ہوئے کہا"
ٹکرانے کی وجہ سے فاریز کے ہاتھ سے پیپرز گر گئے تھے اور ہوا سے ادھر ادھر بکھر
گئے تھے

پری پیپرز سمیٹنے میں مصروف تھی
اور فاریز اسے دیکھنے میں مصروف تھا
یہ لہجے.... اور سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا "پری نے پیپرز آگے کئے"
تھے

لیکن فاریز ابھی بھی ہوش کی دنیا سے باہر تھا
سنیے میں آپ سے مخاطب ہوں "پری نے چٹخی بجاتے ہوئے کہا"
جی سو... سوری... تھ... تھینک یو "فاریز ہوش کی دنیا میں واپس آتے ہوئے ہڑبڑا کر"
بولا

جی؟؟ "پری نے نا سمجھی کے انداز میں کہا"

اسے سامنا کھڑا شخص کسی طرح سے نارمل نہیں لگ رہا تھا
میرا مطلب... سوری اس لیے کہ میں نے بھی آپ کو نہیں دیکھا تھا اور تھینک یو"
میرے پیپرز اٹھانے کے لیے "فاریز نے وضاحت دی
جی ٹھیک ہے.. کوئی بات نہیں... ویسے آپ فاریز واصف قریشی ہیں نا؟ "پری نے پھکی"
مسکراہٹ سے کہا

جی میں ہی فاریز واصف قریشی ہوں "فاریز نے مسکراتے ہوئے کہا"
....آپ ناراض تو نہیں ہیں نا کہ میں نے آپ کی جگہ گایا؟... وہ دراصل پرنسپل نے"
پری کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی فاریز نے بات کاٹی "
"میں نے خود بھی پرنسپل کو منع کر دیا تھا اور آپ کی آواز مجھ ناچیز سے زیادہ اچھی ہے"
آخر کیا بتاتا وہ اسے کہ اس کی آواز نے کتنا کچھ اس میں چھیڑ چھاڑ کر ڈالا
اور پھر اس کا چہرہ کتنی مدتوں اور ٹرپ کے بعد اسے دیکھنے کو ملا
آخر اس کی آواز سے اس کے چہرہ دیکھنے تک کا سفر فاریز کے لیے مدت ہی تو تھا
!!!!اف یہ محبت

کیوں آپ نے کیوں منع کر دیا تھا؟؟ آپ تو ہر بار گاتے ہیں اور ایک دفعہ تو میں"
بھی سن چکی ہوں بہت اچھا گاتے ہیں آپ "پری نے معصومیت سے کہا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

کوئی روک لے اس دیوانے کو نہیں تو نہ جانے کتنی رات ضائع کرے گا اس معصومیت
میں خود کو کھو کر

بس دل نہیں تھا میرا "فاریز نے جواب دیا"
پھر کبھی بات ہوگی... اللہ حافظ "پری اس کے برابر سے گزرتی ہوئی گی"
فاریز کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں

کیسے ضبط کیا تھا اس نے اپنے جذبات پر... یہ تو وہ ہی جانتا تھا
اللہ حافظ "فاریز نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا"



آج تو میں دماغ ٹھکانے پر لے آؤں گی ان کا... سمجھتے کیا ہیں خود کو "مقدس نے"
دوبارہ غصہ کی ریکوسٹ ایکسیپٹ کرتے ہوئے کہا
اتنے میں غصہ کے معافی مانگنے کے میسجز آنے شروع ہو گئے
کبھی کبھی الفاظ گہرے زخم کی وجہ ہوتے ہیں اور کبھی کبھی یہی الفاظ دل اپنا بنانے کا کام
بھی کر دیتے ہیں

کچھ اسی طرح مقدس کے ساتھ ہوا
وہ جس غصے میں بات کرنے والی تھی

الفاظ کے اثر سے وہ غصہ کہیں چھپ گیا تھا
جس انسان میں جتنا سچ ہو اس کی سچائی دوسرے کو کھینچ ہی لیتی ہے
اور اسی طرح اس لڑائی کے آغاز میں انجام دوستی کا ہوا
لیکن مقدس کے دل میں وہ جذبات اور احساسات نہیں تھے جو عنصر کے دل میں مقدس
کے لیے تھے اور مقدس اس بات سے انجان بھی تھی



اسلام علیکم "شیراز نے فلزا اور پری دونوں کو سلام کیا"
وعلیکم اسلام "دونوں نے ساتھ جواب دیا"
آج پروفیسر فہد کی طرف سے یونی میں لنچ پارٹی تھی کیونکہ آج وہ ریٹائر ہو رہے تھے
یہ کس کے لیے ہے؟ "شیراز نے فلزا کے ہاتھ میں ایک باکس دیکھتے ہوئے پوچھا"
سر فہد کے لیے تحفہ ہے "فلزا نے جواب دیا"
اتنے میں فاریز بھی آگیا اس کے ہاتھ میں بھی تحفہ تھا جو فوراً شیراز نے جھپٹ لیا تھا
اسلام علیکم "فاریز نے ادب سے سلام کیا"
وعلیکم اسلام "دونوں نے ساتھ جواب دیا"
چلو چاروں ساتھ چل کر سر کو تحفے دیتے ہیں "شیراز نے خوشی کا مظاہرہ کیا"

ہاں چلو "فلزا نے بھی خوشی سے جواب دیا"
فلزا اور پری دونوں آگے تھیں اور شیراز اور فاریز دونوں کے پیچھے چل رہے تھے
پری کی چادر فاریز کے پیروں میں آگئی
اور وہ خود کو سنبھال نہ پائی
اور پیچھے کی طرف گری
پیچھے چونکہ فاریز خود موجود تھا اس لیے اس نے فوراً پری کو تھام لیا
پری کا سر فاریز کے سینے پر تھا اور فاریز کے دونوں ہاتھ پری کے بازوؤں پر
آپ ٹھیک ہیں؟ "جب پری فاریز سے الگ ہوئی تو فاریز نے بے چینی سے کہا"
جی "پری نے نظریں چرائیں"
پروفیسر فہد خود ہی ان چاروں کے قریب آگئے
"کہاں تھے بھی تم سب؟"
شیراز اور فلزا نے جلدی سے تحفہ آگے کیا
"سر آپ کے لیے"
اس کی کیا ضرورت تھی؟ "انھوں نے ناراضگی کے انداز میں کہا"



آج عنصر کی سالگرہ تھی

وہ خوشی میں پوری کلاس کے لیے چاکلیٹس لایا تھا
لیکن جو چاکلیٹ وہ لایا تھا وہ مقدس کو پسند نہیں تھی اس لیے اس کے لیے اس کی پسند
کی چاکلیٹ لایا تھا اور وہ کافی بڑی بھی تھی اور مقدس عنصر کے لین دین کے وقت
تقریباً سب ہی دیکھ چکے تھے

آج فیاض صاحب بہت خوشی خوشی گھر آئے تھے
آج انھوں نے اپنی بیٹی کو جس انداز میں پیار کیا تھا وہ سب سے مختلف تھا
صفیہ "انھوں نے صفیہ بیگم کو آواز دی"
جی "صفیہ بیگم کچن سے نکلتی ہوئی آئیں"
یہ لو مٹھائی کھاؤ "انھوں نے مٹھائی کھلاتے ہوئے کہا"
کوئی خاص بات؟ "صفیہ بیگم نے مٹھائی کھاتے ہوئے کہا"
پری ابھی تک ان کی خوشی کو جانچ رہی تھی
کل ہماری بیٹی کا نکاح ہے "فیاض صاحب نے خوشی سے کہا"
نکاح؟؟ "صفیہ بیگم برے جھٹکے کا شکار ہوئیں"
ہاں کل پری کا نکاح ہے "فیاض صاحب نے خوشی برقرار رکھتے ہوئے کہا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

لیکن ابھی تو پری کی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی "صفیہ بیگم نے دکھی لہجے میں کہا"
تو میں کونسا رخصت کر رہا ہوں صرف نکاح ہی تو ہے "فیاض صاحب کا چہرہ ابھی بھی"
خوشی سے دمک رہا تھا



آج عنصر کی محبت کا پہلا امتحان تھا
ہر طرف مقدس پر آوازیں کسی جا رہی تھیں
عنصر تو یہ بات جانتا تھا کہ مقدس کا رشتہ ہو چکا ہے لہذا اس نے اس رشتے کو ہتھیار بنا
کر مقدس کی عزت کو محفوظ کیا
وہ ہر لڑکی کے پاس جا کر کہتا
"آپ جا رہی ہیں مقدس کی گئی میں؟"
یہ بات سن کر سب کے ہوش ٹھکانے آجاتے اور سب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ انھوں نے
بے حد فضول سوچا
یار تم نے بتایا نہیں کہ تمہاری گئی ہو رہی ہے؟ "مارہ نے شرمندگی سے کہا"
اتفاق یہ تھا کہ مقدس کی گئی واقعی دو مہینے بعد تھی
پہلے مقدس نے سوچا کہ آخر اسے کیا ہوا

:لیکن پھر کہا

"یار تم لوگوں نے موقع ہی نہیں دیا"

سوری یار میں نے بہت غلط سوچا "مارہ نے مزید شرمندگی سے کہا"

کیا سوچا؟ "آج مقدس کی باری تھی جواب دینے کی"

تمہارے اور عنصر کے بارے میں "مارہ نظریں نہیں ملا پا رہی تھی"

ظاہر سی بات ہے جس کی جیسی سوچ ہوگی وہ ویسا ہی سوچے گا "مقدس اپنا رخ بدل چکی تھی"



پری کا نکاح انتہائی سادگی سے رکھا گیا تھا

لیکن اسے اپنے نکاح میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

بات یہ نہیں تھی کہ شاید اسے کوئی اور پسند ہو

بات یہ تھی کہ اس کی زندگی کے اہم ترین مرحلے پر اس کی بچپن کی بہن جیسی دوست

جو اسے سب میں عزیز تھی... فلزا وہاں نہیں تھی

کیونکہ فیاض صاحب نے کسی کو بھی بلانے سے منع کیا تھا اس نے لاکھ منت سماجت کی

کہ فلزا کو بلا لیں مگر فیاض صاحب نہ مانے

وہ پاگل لڑکی جس کا پاگل پن مہندی کہ رنگ میں بھی جھلکتا تھا
آج اس نے مہندی لگانے سے منع کر دیا تھا
کیونکہ ہر بار فلزا ہی تو اس کے ہاتھ مہندی سے بھرتی تھی
اور جب وہ نہیں تو مہندی کا کیا فائدہ
لیکن جو ہونا ہوتا ہے آخر ہو ہی جاتا ہے
اور آج پری فیاض احمد پری برہان حیدر بن گئی تھی
آج ہونی سے واپسی کے وقت کامران اور اس کے تین دوست ایک لڑکی کو چھیڑ رہے
تھے
کامران اس لڑکی کے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا اور ایک دوست کھڑا اس لڑکی کی بے بسی کی
ویڈیو بنا رہا تھا
فاریز اپنی گاڑی میں جا رہا تھا کہ اس کی نظر اسی حصہ پر پڑی
فاریز نے گاڑی روکی اور نیچے اترا تب تک کامران اس لڑکی کا نقاب اتار چکا تھا
اپنی گھٹیا حرکتوں سے کب باز آؤ گے؟ "فاریز نے چاروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا"
چلا جا یہاں سے... کام کر اپنا "کامران نے کڑوے لہجے میں کہا"
اس لڑکی کو چھوڑ میں چلا جاؤں گا "فاریز نے ہاتھ کے اشارے سے کہا"

ایک لڑکا فاریز کے قریب آیا اور اس کا گریبان کھینچا
"بہت ہیر پنتی آتی ہے تجھے؟"

فاریز نے مسکراتے ہوئے اپنا گریبان چھڑا اور ایک زوردار مکا اس کے سینے پر دے مارا
یہ سب دیکھ کر ایک اور لڑکا اس کے قریب آیا اس سے پہلے کہ وہ لڑکا کچھ کرتا فاریز
نے وہی مکا اس کے جبروں پر دے مارا جبراً تو سلامت رہا لیکن گال اندر سے پھٹ گیا
وہ لڑکا جو ویڈیو بنا رہا تھا اس کے پسینے چھوٹ گئے فاریز اس کے قریب آیا اور اس
سے موبائل چھینا اور زمین پر پٹخا کی موبائل ٹوٹ گیا

"وہ لڑکا تو وہیں سے بھاگ گیا البتہ کامران یہ کہتے ہوئے نکلا کہ "تجھے تو دیکھ لوں گا
شکریہ بھائی آج اگر آپ نہ ہوتے تو نہ جانے کیا ہوتا "اس لڑکی نے فاریز کو مخاطب
کرتے ہوئے کہا

اب بھائی کہا ہے رو شکریہ کیسا... ویسے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ تمہیں پتا ہے نا یہ
راستہ کتنا سنسان ہے "فاریز نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا

دراصل اسی راستے میں میرا گھر آتا ہے اور میں اکیلی نہیں ہوتی ہوں میری دوست اور
میرا کزن ساتھ ہوتا ہے میرا کزن اپنے مامو کے گھر گیا ہوا ہے اور میری دوست اتفاقاً
آج آئی نہیں اور نہ مجھے بتایا ورنہ میں بھی نہ آتی "اس لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اگر تمہارا گھر اس راستے کی طرف جاتا ہے تو آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں "فاریز نے ہمدردی سے کہا

پہلے تو اس لڑکی نے سوچا کہ جاؤں یا نہ جاؤں پھر سوچا کہ جب یہ عزت کی حفاظت کر سکتا ہے تو عزت کی قدر کرنا بھی تو جانتا ہوں گا اس لیے چپ چاپ فاریز کے ساتھ چلی گئی



گھر آکر مقدس یہ سوچنے پر مجبور تھی کہ آخر ماثرہ کو یہ بات کس نے بتائی اور صرف ماثرہ کو ہی نہیں آج یہ بات سب کو پتا چل گئی کیونکہ یہ بات تو صرف حرم جانتی ہے اس نے حرم کو میسج کیا اور اس سے پوچھا مگر اس نے صاف انکار کر دیا کہ اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا

حرم سے بات کرنے کے بعد مقدس کا ذہن کھٹکا کہ یہ بات تو عنصر کو بھی پتا ہے تو کیا انھوں نے؟؟

اس نے فوراً آئی ڈی کھولی اور عنصر کو میسج کیا
"اسلام علیکم"

وعلیکم اسلام "عنصر کا فوراً ہی رپلائی آگیا"

"ایک بات پوچھوں آپ سے؟"

"جی پوچھیں"

"کیا آپ نے سب کو بتایا میرے رشتے کے بارے میں؟"

"جی بالکل"

"پر کیوں؟"

وہ اس لیے کیونکہ میں دوست ہوں آپ کا .. دوستی کی قیمت جانتا ہوں اور لوگ کیا"

"باتیں بنا رہے تھے وہ بھی جانتا ہوں"

"تو کیا ایسا کرنا ضروری تھا؟"

"شکر کریں کہ میں نے لوگوں کی زبان نہیں کھینچی"

"اچھا اچھا غصہ نہ ہو ویسے بہت بہت شکریہ"

"پرایا کر دیا مجھے؟"

"کیا مطلب؟"

"دوستی میں نو سوری نو تھینکس"

"اوکے"



لابریری میں آگ لگ گئی تھی
ساری لڑکیاں تقریباً باہر آچکی تھیں
جب فلزا نے دیکھا کہ لابریری میں آگ لگ گئی ہے تو اس نے ایک نظر ان لڑکیوں
پر ڈالی جو باہر آنے میں کامیاب ہو گئی تھیں لیکن اسے پری نظر نہیں آئی
جب اس نے لابریری کی آگ کو اور بھڑکتے ہوئے دیکھا تو چیخی
میری پری اندر ہے "اور بے ہوش و حواس آگ میں کودنے کے لیے آگے بڑھی کہ "
شیراز نے اسے کلائی سے پکڑ کر کھینچنا
"پاگل ہو گئی ہو؟"
چھوڑو مجھے میں نے کہا نا میری پری اندر ہے "اس نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اپنی "
کلائی چھڑوانی چاہی لیکن شیراز کی پکڑ کافی حد تک مضبوط ہو چکی تھی
فاریز پر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا جب اس نے فلزا سے سنا کہ پری اندر ہے
فاریز دوسرے دروازے سے لابریری کے اندر کودا
تب تک پری کا سامنا آگ سے ہو چکا تھا
وہ جیسے ہی ایک قدم آگے بڑھائے
آگ اور بھی بھڑک جائے

فاریز کو پری دکھ چکی تھی
پری چونکہ ایک نازک اور حساس دل کی مالک تھی لہذا اس کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا
چھانے لگا

اتنے میں فاریز میز پر کودتا ہوا اس تک پہنچ گیا تھا
اور پری بے ہوش ہو چکی تھی
فاریز نے فوراً اس کی چادر اس پر پوری طرح سے لپیٹ دی اور اپنے بازوؤں کے سہارے
اسے اٹھاتا ہوا اسی راستے سے واپس نکلا جہاں سے وہ آیا تھا
فاریز نے فوراً اپنی گاڑی کی طرف رخ کیا اور پری کو ہوسپٹل لے گیا
سب لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ شاید پری اندر ہے اور اب تک وہ آگ کی لپیٹ میں
بھی آچکی ہوگی

شیراز نے ابھی تک فلزا کو تھاما ہوا تھا اور وہ برج طرح سے چیخ رہی تھی
شیراز نے نظریں دوڑائیں تو برابر میں فاریز کو نہ پایا وہ شدید حیران ہوا لیکن فلزا کو
سنجھالنا زیادہ ضروری سمجھا



ڈاکٹر کیسی ہیں وہ؟ "ڈاکٹر باہر آیا تو فاریز نے گھبراتے ہوئے پوچھا"

الحمد للہ سے وہ بالکل ٹھیک ہیں بس کچھ زیادہ ہی ڈر گئی تھیں جس کی وجہ سے بے " ہوش ہو گئی تھیں ابھی ہم نے سکون کا انجیکشن دیا ہے تھوڑی دیر بعد وہ بات کرنے کے قابل ہو جائیں گی " ڈاکٹر جواب دیتے ہوئے آگے چلے گئے



فلزا کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں اور آنسو خشک ہو گئے تھے شیراز اس کے برابر میں تھا اور اس نے ابھی تک فلزا کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا فاریز کا فون آیا

کہاں چلے گئے تھے تم؟ "شیراز نے فوراً کہا" یار فلزا سے بات کرو میری "فاریز نے جواب دیا" "فلزا سے؟ پر کیوں؟"

"جلدی یار باقی باتیں بعد میں" "مجھے تو نہیں لگتا کہ وہ کچھ سننے کے قابل ہے" "تم اس کے کان پر فون رکھو"

"ٹھیک ہے" شیراز نے جلد ہی فلزا کے کان کے پاس فون لگایا ".... تم سن رہی ہو نا؟؟"

فلزا نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا تھا
فلزا پری خطرے سے باہر ہے "فاریز نے صرف اتنا ہی کہا تھا کہ فلزا خوشی سے چیخی "
"کیا؟؟ آپ سچ کہہ رہے ہیں نا؟؟"
فلزا کی آواز سن کر شیراز نے اسپیکر آن کیا
میں پری کو لائبریری کے دوسرے دروازے سے باہر لے آیا تھا اس کی حالت مجھے "
بہت خراب لگ رہی تھی اس لیے اسے فوراً ہوسپٹل لے آیا ابھی ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ وہ
بالکل ٹھیک ہے لیکن سکون کا انجیکشن دیا ہے تھوڑی دیر بعد ہم اس سے بات کر سکیں
گے "فاریز نے ساری صورتحال بیان کی
آپ مجھے بتائیں کہ آپ کونسے ہوسپٹل میں ہیں ؟ میں ابھی آتی ہوں "فلزا نے جلدی "
سے کہا
"ہاں میں بتاتا ہوں "
فلزا , شیراز , فیاض صاحب , صفیہ بیگم , پرنسپل صاحب اور برہان بھی ہوسپٹل پہنچ چکے
تھے
اس نئے لڑکے کے بارے میں پوچھنا فاریز کو ابھی مناسب نہیں لگا
فلزا بھی اس حالت میں نہیں تھی کہ پوچھ سکے کہ یہ کون ہے

اور شیراز کے تو کیا کہنے.... انھوں نے جلد ہی برہان کو پری کا بھائی تصور کر لیا تھا اور اس تصور کو مان بھی لیا تھا اور اس لیے پوچھنے کی توفیق انھوں نے گوارہ نہ کی فاریز کو فیاض صاحب نے گلے لگایا ہوا تھا اور اس کا شکریہ ادا کر رہے تھے کہ اتنے میں:

نرس باہر آئی اور کہا

"وہ جاگ گئی ہیں.... اب آپ لوگ مل سکتے ہیں"

سب سے پہلے فلزا پری اندر کی طرف بھاگی اور اس کے بعد تقریباً سب ہی پری کے پاس آگئے

پیٹا آپ باہر کیوں نہیں آسکی؟ "پرنسپل صاحب نے شفقت سے کہا"

:سر دراصل میں "پری اٹھ کر بیٹھنے لگی تھی کہ فلزا نے واپس لٹاتے ہوئے کہا"

"تم ایسے بھی بتا سکتی ہو"

سر دراصل میں بالکل لائبریری کی آخری دیوار کے پاس تھی مجھے تو یہ بھی نہیں پتا چلا"

"کہ آگ کب لگی؟"

میں چلتا ہوں "برہان نے فیاض صاحب سے اجازت چاہی اور فاریز سے ہاتھ ملاتا ہوا"

چلا گیا

پری سمجھ نہیں پائی کہ برہان نے فاریز سے ہاتھ کیوں ملایا

ماما میرے سر میں درد ہو رہا ہے "پری نے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"
ہاں میری جان "صفیہ بیگم پری کے پاس آئیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں"
پری نے آنکھیں بند کر لی تھیں
فیاض صاحب ڈاکٹر سے پری کو گھر لے جانے کا پوچھ رہے تھے
پری سو چکی تھی آخر ماں کے احساس میں سکون ہی اتنا ہوتا ہے
فاریز اور شیراز نے بھی جانے کی اجازت چاہی صفیہ بیگم نے محبت سے دونوں کے سر پر
ہاتھ رکھا

فلزا ابھی ابھی پری اور صفیہ بیگم کے پاس تھی



مقدس چھٹی کے وقت جب زینے سے اتر رہی تھی تو گر گئی تھی اس کے پاؤں سے بری
طرح خون بہہ رہا تھا
عنصر چیخ کر اٹھا

رات کے تین بج رہے تھے

ریحانہ بیگم دوڑتے دوڑتے اس کے پاس آئیں
کیا ہوا بیٹا؟ "انھوں نے عنصر کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا"

کچھ نہیں بس کوئی برا خواب دیکھ لیا تھا "عنصر نے سانس کھینچتے ہوئے کہا"
اچھا چلو سو جاؤ اب ... تم نے تو ڈرا ہی دیا تھا "ریحانہ بیگم نے عنصر کے ماتھے پر ہاتھ"
رکھتے ہوئے کہا



اسلام علیکم "شائلہ نے پری کو سلام کیا"
وعلیکم اسلام شائلہ کہاں تھی تم؟ اتنے دنوں سے غائب ہو "پری نے سوالیہ انداز میں"
کہا
"پہلے یہ بتاؤ تم کیسی ہو؟ تمہارے ساتھ ہونے والے حادثے کے بارے میں معلوم ہوا"
شائلہ نے بھی سوالیہ انداز میں کہا
الحمد للہ سے ٹھیک ہوں میں تم بتاؤ کیوں نہیں آرہی تھی اتنے دنوں سے؟ "پری نے"
اپنا سوال دہرایا
یار ایک لڑکا پیچھے پڑ گیا تھا جب میں کہکشاں اور شاہزر کی غیر موجودگی میں جا رہی تھی"
لیکن یار شکر ہے اللہ کا کہ وہاں فاریز بھائی آگئے اور بچا لیا مجھے "شائلہ نے آسمان کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا
کیوں کیا کیا اس لڑکے نے؟ "پری نے گھبراتے ہوئے کہا"

یار اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور میرا نقاب بھی اتار دیا تھا اس کے تین دوست بھی تھے جن میں سے ایک ویڈیو بنا رہا تھا "شائلہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا شکر کہ وہاں فاریز آگئے تھے "پری نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا" اور شکر اس بات کا بھی کہ وہ تمہیں بچانے کے لیے آگ میں کود گئے تھے "شائلہ" نے مسکراتے ہوئے کہا

آگ میں کود گئے تھے ؟ "پری نے حیرانگی سے کہا" ہاں نا انہیں نے تو تمہیں بچایا تھا آگ میں کود کر "شائلہ نے تفصیل سے بتایا" لیکن مجھے تو کسی نے نہیں بتایا کہ مجھے فاریز نے بچایا میں تو بے ہوش ہو گئی تھی اور" کسی نے مجھ سے اس بارے میں ذکر بھی نہیں کیا "پری کو اب سمجھ آیا تھا کہ برہان نے فاریز سے کیوں ہاتھ ملایا

جو بھی ہو فاریز بھائی ہیں بہت اچھے اور ہوشیار بھی انہوں نے وہ ویڈیو ختم کرنے کے بجائے موبائل ہی توڑ دیا تھا اس دن ان لڑکوں کا "شائلہ نے ہنستے ہوئے کہا" تو کیا تم ان لڑکوں کی وجہ سے نہیں آرہی تھیں؟ "پری نے سوالیہ انداز میں کہا" ہاں یار اب ہر بار تو فاریز بھائی مجھے بچانے کے لیے نہیں آئیں گے نا.... ویسے تم" آرہی ہو نا فلزا کے ساتھ کہکشاں اور شاہزر کی گنی میں ؟ "شائلہ نے خوش ہوتے ہوئے

کہا

ہاں بالکل "پری نے بھی خوش ہوتے ہوئے کہا"



تم یہاں ؟ "فلزا نے شیراز کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا"

ہاں "شیراز نے سادگی سے جواب دیا"

تمہیں کس نے بلایا؟ "فلزا نے سوالیہ انداز میں کہا"

جس کی گنتی ہے... اور تم جلو مت "شیراز نے بھرپور ڈرامائی انداز میں کہا"

میں ؟ اور تم سے جلوں کی ؟ شکل دیکھی ہے تم نے اپنی ؟ "فلزا نے ہاتھ باندھتے ہوئے"

اپنی ادا سے کہا

ہئے... کتنی پیاری ہے نا "شیراز نے اپنی تعریف کی یہ تو حقیقتاً بات تھی کہ جہاں"

شیراز ہوگا وہاں فاریز بھی ہوگا کیونکہ شیراز کہیں بھی فاریز کے بناء جاتا نہیں تھا اور اس

کی اس عادت سے فاریز کبھی کبھار چڑھ بھی جاتا تھا

لیکن آج وہ شیراز کے اس ساتھ کو اپنی خوش قسمتی سمجھ رہا تھا کیونکہ اسے دیدار جو

نصیب ہو گیا تھا

وہ بار بار نظر ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن یہ دل.... یہ کیسے مانتا؟

اس لیے خود کے جذبات پر قابو پانے ایک واحد طریقہ تھا اور وہ یہ تھا کہ جہاں پری
موجود ہے وہاں سے ہٹ جائے

اس لیے چپ چاپ اس حصے سے نکل رہا تھا
لیکن آج تو قسمت بہت ہی میربان تھی
سنیں "پری نے فاریز کو مخاطب کیا تھا"

اس نے مخاطب کرنے کا انداز اپنی روح سے رگوں تک میں اترتا ہوا محسوس کیا تھا
جی "فاریز واپس پلٹ کر اس کے پاس آیا تھا"
"... بہت شکریہ آپ کا... آپ نے مجھے "

آخر چاہت کچھ کہے اور چاہنے والا سمجھ نہ پائے ایسا تو کبھی نہیں ہوتا
فاریز نے فوراً بات کاٹی

وہ میرا فرض تھا "فاریز نے ادب سے کہا"

اور جلد ہی وہاں سے چلا گیا کیونکہ خود پر سے کنٹرول کھو دینے کا اسے سو فیصد خدشہ تھا
پری بہت حیران ہوئی لیکن رسم شروع ہونے کے شور میں یہ حیرانگی کہیں کھو گئی تھی



سب گھروں کو واپس جا رہے تھے لیکن فلزا اور شیراز ابھی بھی لڑ رہے تھے

کہ ان دونوں کے بیچ فاریز اور پری ساتھ کودے
"بس کریں آپ دونوں"

فاریز اور پری نے جملہ ایک ساتھ کہا تھا دونوں حیران تھے
اور فلزا اور شیراز کی ہنسی چھوٹ گئی تھی
تم دونوں کیا کسی ڈرامے کے ڈائلوگ کی پریکٹس کر رہے ہو؟ "شیراز نے ہنستے ہوئے"
کہا

تو چل رہا ہے یا میں اکیلے جاؤں؟ "فاریز نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا"
:شیراز نے فلزا کو دیکھا تو اس نے فوراً کہا
"مجھ سے امید رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں"

اگر فلزا یہ جواب نہ دیتی تو وہ فاریز کو جواب ضرور دیتا کہ ہاں جا چلا جا
لیکن شرافت سے وہ فاریز کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو گیا



بیچ راستے میں فلزا کی گاڑی خراب ہو گئی تھی
شیراز اور فاریز وہاں سے گزرے تو فاریز نے گاڑی روکی
کیا ہوا؟ "شیراز نے پوچھا"

کچھ خراب ہو گیا ہے "فلزا نے گاڑی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا جیسے مسئلے کی کوئی بات" ہی نہیں

ہٹو میں دیکھتا ہوں "شیراز نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا"
:گاڑی چیک کرنے کے بعد اس نے فلزا اور پری دونوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا
"مسئلہ کچھ زیادہ ہے تم دونوں ہمارے ساتھ آجاؤ فاریز چھوڑ دے گا"

فاریز نے تو جیسے اسی لمحے کا انتظار کیا ہو فوراً کہا
"جی آجائیں آپ دونوں ویسے بھی رات زیادہ ہو گئی ہے"

فلزا اور پری فاریز کی گاڑی میں بیٹھ گئیں
سب سے پہلے شیراز کا گھر آیا وہ سب کو الوداعی کلمات کہتے ہوئے چلا گیا
اب فلزا کے گھر کی باری تھی اس نے گھر سے پلے گاڑی رکوا دی تھی
اور اب پری کو گھر چھوڑنا تھا

دونوں کے بیچ گہری خاموشی تھی
پری کے پاس تو کرنے کے لیے کوئی بات نہ تھی
لیکن فاریز اس کے احساس کو بس محسوس کر رہا تھا
تھوڑی دیر بعد ہی پری کا گھر آگیا

پری نے اتر کر دروازہ بند کیا تھا
ٹھوڑا آگے ہی چلی تھی کہ قدم رکے
پچھے دیکھا تو ڈوپٹہ گاڑی کے دروازے میں پھنس گیا تھا
پری اور فاریز دونوں نے ساتھ ڈوپٹے کو چھوا تھا دروازے سے نکلنے کے لیے
آج پہلی بار فاریز نے پری کو اتنے قریب سے دیکھا تھا
آدھی رات تو ویسے ہی گزر چکی تھی لیکن اب یہ رات شاید اسی چہرے کے طواف میں
گزرنی تھی
پری کا ڈوپٹہ نکلا تو اس نے شکریہ ادا کیا اور چلی گئی
فاریز نے ایک آہ بھری اور اپنے گھر کا رخ کیا
نیند تو اسے اب آنی ہی نہیں تھی چھت پر جا کر ہواؤں سے باتیں کرتا رہا
یار مجھے لگتا ہے میری نوٹ بک لیب میں ہی رہ گئی ہے "فاریز نے سر پر ہاتھ رکھتے"
ہوئے کہا
یار آجکل دھیان کہاں ہے تیرا؟ "شیراز نے چڑتے ہوئے کہا"
آخر بتاتا بھی کیا؟ کہ ایک محبت نامی بلا سے پالا پڑ گیا ہے
جا رہا ہوں نالینے "فاریز نے شیراز کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا"

جلدی لا... دماغ مت کھا میرا "شیراز نے حکم دیتے ہوئے کہا"
دماغ ہوگا تیرا تو کھاؤں گا نا "یہ کہتے ہوئے فاریز نے لیب کی طرف دوڑ لگا دی"
کیا ہوا؟ کیوں آئے ہو؟ لیب تو ختم ہو گئی نا "لیب کے باہر اسٹنٹ نے سوالوں کی"
بوچھار کی

وہ میری نوٹ بک اندر رہ گئی ہے "فاریز نے احتراماً جواب دیا"
بعد میں لے لینا "اسٹنٹ نے گھبراتے ہوئے کہا"

فاریز کو رویہ عجیب لگا
وہ زبردستی اندر گھس گیا

وہ دیکھیں... وہ رہی میری نوٹ بک "فاریز نے سائڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے"
کہا

اور لینے کے لیے آگے بڑھا

جیسے ہی فاریز نے نوٹ بک اٹھائی کسی کی سسکی لینے کی آواز آئی
آواز اندر کی طرف سے آرہی تھی جہاں پرانے جار پرانے صفحات اور کتابیں رکھی ہوئیں
تھیں

پہلے تو فاریز کو لگا کہ اس کا وہم ہے

لیکن پھر ایک جار ٹوٹنے کی آواز آئی
وہ فوراً اندر کی طرف بڑھا تو اسٹنٹ نے اسے روکا
بس مل گئی نا نوٹ بک اب جاؤ یہاں سے "اسٹنٹ کی گھبراہٹ ابھی تک برقرار تھی"
فاریز نے ایک نہ سنی اور اسٹنٹ کو دھکا دے کر اندر کی طرف بڑھا
وہاں کامران شائلہ کے ساتھ موجود تھا
شائلہ کا اسکارف اس کے پیروں میں تھا
اور شائلہ کے ہاتھ اس نے دبوج رکھے تھے
فاریز کو دیکھتے ہی شائلہ چیخی
"فاریز بھائی"

فاریز کا غصہ عروج کو پہنچ گیا اس نے ایک زوردار تھپڑ کامران کے منہ پر رسید کیا
کامران پیچھے میز پر جا گرا
فاریز نے شائلہ کو جانے کا اشارہ کیا
شائلہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی
شائلہ کو دیکھ کر سب ہی لیب کی طرف بڑھے
کسی نے پرنسپل کو بھی خبر کردی اور تھوڑی دیر بعد پرنسپل صاحب بھی تشریف فرما ہو

گئے

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ "پرنسپل نے گرجدار آواز میں کہا"
سر یہ کمینہ ایک لڑکی کے ساتھ بدتمیزی کر رہا تھا اور جب میں نے اسے روکا تو اس نے میرا یہ حشر کیا "کامران نے اپنے منہ سے نکلتے ہوئے خون کی طرف اشارہ کیا جو واقعی فاریز کے تھپڑ کی وجہ سے نکل پڑا تھا

سر یہ جھوٹ بول رہا ہے "فاریز نے تیز آواز میں کہا"
کون سچ بول رہا ہے اور کون جھوٹ ابھی پتا چل جائے گا.... سفیان ادھر آؤ "پرنسپل نے اسسٹنٹ کو آواز دی

کیا ہو رہا تھا یہاں؟ "پرنسپل نے اسسٹنٹ سے پوچھا"
سر یہ لڑکا زبردستی اس لڑکی کو یہاں لے آیا اور جب میں نے اسے منع کیا اور روکا تو اس نے مجھے دھمکی دی "اسسٹنٹ نے فاریز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
سر یہ ".... اس سے پہلے فاریز اپنی صفائی میں کچھ کہتا"
پرنسپل صاحب چلائے

"مجھ سے آفس میں ملو فاریز واصف قریشی"



آفس میں پرنسپل کے ساتھ فاریز کے والد واصف صاحب اور کامران کے والد ریاض صاحب موجود تھے ان کے آگے فاریز اور کامران کھڑے تھے دیکھیں واصف صاحب میں تو یہ ماننے کے لیے بالکل تیار نہیں ہوں کہ فاریز ایسی " حرکت کر سکتا ہے لیکن ہر چیز فاریز کے خلاف ہے " پرنسپل صاحب فاریز کے والد سے مخاطب تھے

سر میں بے قصور ہوں "فاریز نے صفائی دینے کے لیے کچھ کہا ہی تھا کہ واصف " صاحب نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا پرنسپل سر ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ میرا بیٹا آپ کے لیے کوئی نیا تو نہیں ہے آپ تو " اسے اچھے سے جانتے ہیں " واصف صاحب نے اپنے بیٹے کی حمایت کی تھی پرنسپل نے ایک مشکوک نظر کامران پر ڈالی تھی کیونکہ کامران پہلے سے ہی ہر قسم کی بد تمیزیوں کی ٹاپ لسٹ پر تھا

پرنسپل کی نظریں دیکھتے ہی کامران نے فوراً پینتہ بدلا تھا سر اس لڑکی کے ساتھ اس نے پہلے بھی بد تمیزی کی تھی میں نے اسے پہلے بھی بچایا " تھا "کامران نے اس دن کی شائد کے ساتھ چھیڑ خانی کی کہانی خود پر رکھ کر سنائی تھی "سر یہ ----"

واصف صاحب نے فاریز کو پھر سے خاموش رہنے کا کہا تھا
آپ اس لڑکی کو بلا لیں "واصف صاحب نے پھر سے اپنے بیٹے کو بے قصور ثابت"
کرنے کوشش کی تھی
جی بالکل آپ اس لڑکی کو بلا لیں "کامران نے بھی حامی بھری تھی"
ابھی تو چھٹی ہو گئی ہے میں کل دیکھتا ہوں "پرنسپل جو مشورہ درست لگا تھا"
نہیں اس لڑکی کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں "فاریز نے کہا تو یہ سوچ کر تھا کہ ایک"
لڑکی کا تماشہ کیوں بنایا جائے لیکن سب نے سوچا کچھ اور تھا
دیکھا آپ نے۔۔۔ آخر قصور وار ہی یہی ہے "ریاض صاحب نے اب زبان کھولی تھی"
"فاریز تمہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں"
پرنسپل صاحب نے اسے تمیز یاد دلائی تھی
واصف صاحب نے بھی اسے گھورا تھا
فاریز نے نظریں نیچیں کر لی تھیں
لیکن واصف صاحب چونکہ فاریز میری یونی کا ایک اسٹار ہے لہذا یہ بات جتنی جلدی"
ختم ہو جائے اتنا بہتر ہے لیکن اگلی دفعہ میں اس کا خیال نہیں کروں گا "پرنسپل صاحب
واصف صاحب سے مخاطب ہوئے تھے

کامران کے چہرے پر اطمینان کی مسکراہٹ تھی
لیکن فاریز ابھی بھی پر نسیل اور اپنے والد کے بیچ بولنے پر شرمندہ تھا



کیا؟؟؟ اتنا سب ہو گیا فاریز کے ساتھ؟؟؟ "حیرت کے مارے فلزا کا منہ کھلا تھا"
میرا تو بس نہیں چل رہا کیا کر جاؤں اس کامران کے ساتھ "شیراز گالی دینا چاہتا تھا"
لیکن اس نے کبھی اپنی زبان گندی کری ہی نہیں تھی
شیراز جذبات میں بہہ کر ان کا قصور بڑھا مت دینا "فلزا نے ہوش سے کام لیا تھا"
میں ہی جانتا ہوں کہ میں نے خود کو کیسے روکا کوا ہے "شیراز کا غصہ عروج پر تھا"
دیکھو شیراز میں تمہیں پھر سے سمجھا رہی ہوں کوئی فضول کام سرانجام مت دینا۔۔۔"
ہوش سے کام لو "فلزا نے سمجھدراہی سے اسے سمجھایا تھا
چلو میں بعد میں بات کرتا ہوں "شیراز نے لمبی اہ بھری تھی"
اوکے اللہ حافظ خیال رکھنا "فلزا نے بھی بات ختم کی تھی"
اللہ حافظ "شیراز نے بھی الوداعی کلمات کہے"



مقدس تین دن سے اسکول نہیں آرہی تھی اور نہ ہی کسی کو اس کی خیریت جا علم تھا



اگلے دن شائلہ جا کہیں پتا نہ تھا اور یہ خبر یونی میں تیزی سے پھیل چکی تھی
یار تو نے کامران کی ہڈی پسلی ایک کیوں نہیں کردی؟ "شیراز فاریز پر چلایا"
:پیچھے سے انہیں کے ڈپارٹ کے ایک لڑکے نے اپنے دوست سے کہا
"لوگ جتنا دینی بنتے ہیں اندر سے اتنے ہی وحشی ہیں... شرم نام کی چیز نہیں ہے"
شیراز غصے سے اس لڑکے کی طرف بڑھا تو فاریز نے اسے روکا
ہاں بھی سچ سے کون لڑے؟ "اسی لڑکے نے دوبارہ کہا"
اب کی بار شیراز ہاتھ پائی پر اتر گیا
معاملہ پھر سے پرنسپل تک پہنچ گیا
شیراز کو پرنسپل نے اکیلے اپنے آفس میں بلایا
دیکھو بیٹا... فاریز اور تم... دونوں مجھے اور اس یونی کو بہت عزیز ہو... سب تم دونوں
سے بہت پیار کرتے ہیں.... اسی لیے میں نے فاریز کو معافی دی ہے لیکن اگر اب تم
نے بھی اپنی حدیں پار کیں تو میں تمہیں بھی سزا دینے میں دیر نہیں لگاؤں گا... اب بناء
کچھ کہے چلے جاؤ "پرنسپل نے لیپ ٹاپ آن کیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گئے



شیراز اور فاریز کے فائنل سیمسٹر میں صرف ایک مہینہ باقی رہ گیا تھا اس بات کو دبا دیا گیا تھا اور اب تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے

کامران کا بدلہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا کیونکہ فاریز کو معافی مل گئی تھی

لہذا وہ اپنے تین دوستوں کے ساتھ اور اپنی کلاس ڈیپارٹ کی دو لڑکیوں کے ساتھ پرنسپل آفس چلا گیا

یہ کیا کہہ رہے ہو تم لوگ؟ "پرنسپل صاحب نے حیران کن انداز سے کہا"

جی سر فاریز نے پیپرز چرائے ہیں میں نے خود دیکھا ہے "ایک لڑکی جو کامران کے ساتھ تھی بھرپور حمایت میں بولی

اور سر میں نے اسے وہ پیپرز اپنے بیگ میں رکھتے ہوئے دیکھا ہے "ایک اور لڑکی نے"

حمایت کی

اگر ایسا تو میں ابھی فاریز کو بلاتا ہوں اور چیک کرتا ہوں اس کا بیگ "پرنسپل صاحب"

نے صورتحال سنبھالی اور فاریز کو بلایا

دس منٹ بعد فاریز پرنسپل آفس میں پہنچ گیا

جی سر آپ نے بلایا "فاریز نے ادب سے کہا"

اپنا بیگ رکھو ادھر "پرنسپل صاحب نے ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"

فاریز نے ان کے حکم کا احترام کرتے ہوئے چپ چاپ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھ دیا
پرنسپل نے جیسے ہی بیگ کھولا

پیپرز سامنے ہی تھے

یہ کیا ہے فاریز؟ کیا تم اسی طرح ہر دفعہ ٹاپ کرتے ہو؟ "پرنسپل نے پیپرز ہاتھ میں
لیتے ہوئے کہا

سر کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟ کونسے پیپرز ہیں یہ؟ "فاریز نے چونکتے ہوئے کہا"
تمہیں نہیں پتا یہ کونسے پیپرز ہیں؟ یہ فائنل اگزیمنز کے پیپرز ہیں" پرنسپل نے گرجدار
آواز میں کہا



پرنسپل صاحب میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا "واصف صاحب نے شائستگی سے کہا"
میں نے خود اس کے بیگ سے یہ پیپرز نکالے ہیں "پرنسپل صاحب نے جواب دیا"
اور معاف کیجئے گا واصف صاحب میں اب آپ کے بیٹے کو یونی میں رکھ کر یونی کا"
نام خراب نہیں کر سکتا لہذا آپ اسے یہاں سے لے جائیں "پرنسپل صاحب نے بات مکمل
کی

فاریز ابھی تک بت بنا کھڑا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہ مصیبتوں کے پہاڑ اس پر

کیوں ٹوٹ رہے ہیں
واصف صاحب خاموشی سے فاریز کو اپنے ساتھ لے گئے
انہیں اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ تھا
بس وہ بات کو بڑھانا نہیں چاہتے تھے



آج تقریباً ایک ہفتے بعد مقدس آن لائن آئی تھی
اسلام علیکم کہاں ہیں آپ؟ "عنصر نے میسج کیا"
وعلیکم اسلام گھر پر ہوں "مقدس نے رپلائی کیا"
"میرا مطلب اتنے دنوں سے کہاں تھیں؟"
"میری طبیعت بہت خراب تھی ہو سہیل میں تھی"
"کیوں کیا ہوا؟"

"بس یہ جان لیں کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اب... اور کل سے اسکول آؤں گی"
"کچھ تو بتائیں"

"آپ کو پتا ہے میرا رشتہ ٹوٹ گیا"
"کیا؟؟؟ پر کیوں؟"

"بس دادی نے منع کر دیا"



یہ لو وانیہ میری برتھ ڈے کا انویٹیشن کارڈ اور یہ لو شیراز یہ تمہارے لیے اور یہ
"فاریز کو دے دینا"

آج فلزا کی برتھ ڈے تھی وہ سب کو خوشی خوشی اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہی
تھی

فلزا... یہ تمہارے گھر کا ایڈریس (پتا ہے)؟ "شیراز برے جھٹکے کا شکار ہوا تھا"
مطلب تم ساحل بزنس مین کی بیٹی ہو اور ارحم کی بہن جس نے امریکا میں بزنس سیٹ
کیا ہوا ہے؟ "وانیہ بھی برے جھٹکے کا شکار ہوئی تھی

ہاں شیراز یہ میرے گھر کا ایڈریس ہے... اور ہاں وانیہ میں ساحل بزنس مین کی بیٹی"
اور ارحم کی بہن ہوں جس نے امریکا میں بزنس سیٹ کیا ہوا ہے "فلزا نے دونوں کے
ہی انداز میں کہا

فلزا کا تعلق ایک امیر گھرانے سے تھا اس کے باوجود اسے اپنی حکمرانی اور آزادی زیادہ
عزیز تھی اسی لیے وہ اپنے باپ کے دیے پروٹوکول سے ہمیشہ انکار کر دیتی تھی



بڑے اداس ہو؟ "فاریز نے شیراز کی طرف چائے کا کپ بڑھاتے ہوئے کہا"
یار آج فلزا کی برتھ ڈے ہے "شیراز نے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا"
تو اس نے تجھے نہیں بلایا؟ "فاریز نے اسے چھیڑنے کے لیے کہا"
بلایا ہے اس نے مجھے بھی اور تجھے بھی "شیراز نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا"
تو ہم یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ "فاریز نے بھی چائے کا گھونٹ لیا"
یار تجھے یونی سے فائنل سیمسٹر کے ہونے سے ایک مہینہ پہلے نکالا گیا ہے اور وہ بھی "
"غلط الزاموں پر... میں کیسے اپنے دوست کو چھوڑ کر خوشیوں میں شریک ہو جاؤں؟
شیراز نے دوستی کی اہمیت بتائی تھی
بس کر رلائے گا کیا؟ "فاریز نے انتہائی معصومیت کے ساتھ کہا"
شیراز ہنس پڑا
ایک بات تو بتا "فاریز نے ایک اور چائے کا گھونٹ لیا"
ہاں بول "شیراز نے بھی چائے کا ایک اور گھونٹ لیا"
کیا تجھے فلزا پسند ہے؟ "فاریز نے سنجیدگی سے کہا"
کیا مطلب؟ "شیراز نے بھی سنجیدگی سے کہا"
میرا مطلب تجھے بہت اچھے سے پتا ہے "فاریز نے سنجیدگی قائم رکھتے ہوئے کہا"

ہئے اللہ اپنے دوست سے ایسی باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ "شیراز نے"
شرماتے ہوئے کہا

ڈرامے بازی بند کر سیدھا سیدھا جواب دے "فاریز نے مسکراتے ہوئے کہا"

ہاں "شیراز نے جواب دیا"

چائے کا کپ دے "فاریز نے کپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"

کیوں؟ "شیراز نے سوالیہ انداز میں کہا"

پکڑ "شیراز نے چائے کا کپ پکڑ لیا"

فاریز نے بڑے احترام سے دونوں کپ ٹیبل پر رکھے اور اپنے دونوں ہاتھ چومے

اور شیراز پر حملہ کر دیا

جب فاریز اسے دل کھول کر پیٹ چکا تو سکون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا

میں جان سکتا ہوں اتنی خاطر تواضع کس لیے؟ "فاریز نے دنیا بھر کی معصومیت چہرے"

پر لاتے ہوئے کہا

تو نے میری بھابھی کا انتظام بھی کر لیا اور مجھے خبر بھی نہیں دی "فاریز نے گرجدار"

آواز میں کہا

دونوں کچھ دیر خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے

اور خوب قہقہوں کی بھرمار کی
چل اب اٹھ... چلیں "فاریز نے اٹھتے ہوئے کہا"
کہاں؟ "فاریز نے پیچھے سے سوال کیا"
میں اپنے غم کے لیے اپنے دوست کی خوشی داؤ پر نہیں لگا سکتا "فاریز نے اپنی محبت"
یاد دلائی تھی
آئی لو یو یار "شیراز اچھل کر فاریز کے گلے لگا تھا"
آئی لو یو ٹو "فاریز نے بھی اسے خود میں سمیٹا تھا"
اگر کوئی اور ان دونوں کو اس طرح ایک دوسرے سے لپٹا ہوا دیکھتا تو "پرفیکٹ کپل" کا
نام ضرور دیتا
پر یار میرا حلیہ دیکھ "...شیراز کا اشارہ اپنے کپڑوں کی طرف تھا"
میرے پہن لے.... میرے اور تیرے میں فرق کیا ہے؟ "فاریز نے ایک اور بار محبت"
کا اظہار کیا تھا



تقریباً سب ہی فلزا کی برتھ ڈے پارٹی میں موجود تھے
شیراز اور فاریز بھی آچکے تھے

!!!...مگر

قسمت کی مہربانی فاریز پر واجب ہو چکی تھی
پہلا قدم اندر رکھتے ہی اس کی نظریں ایک ہی پر جمی تھیں
جو اس وقت چہرے پر مسکراہٹ جمائے کھڑی تھی
فاریز نے پہلی بار اسے یوں مسکراتا دیکھا تھا
اس کے وہ قدرتی ہونٹ کشش میں قید تھے اور گہرا ڈمپل فاریز کو ایک مقناطیس کی
طرح کھینچ رہا تھا

فاریز کی نظر میں آج اتنی طاقت تھی کہ اس کی نظر چھوٹے ہی فاریز پر پڑی تھی
آج اسے فاریز کی نظر کچھ عجیب لگی تھی
کہ تب ہی فاریز نے نظر کا نقشہ بدلا تھا
لیکن...!!

قسمت کی مہربانی واجب بھی تو ہو چکی تھی
پری خود چلتی ہوئی اس کے پاس آئی
اسلام علیکم "وہی میٹھی آواز جس نے فاریز واصف قریشی کو دیوانہ بنایا تھا"
وعلیکم اسلام "فاریز نے ادب سے جواب دیا"

مجھے معلوم ہوا آپ کے حالات کا... لیکن آپ نے کچھ کہا کیوں نہیں؟ کچھ کیا کیوں؟
نہیں؟ "اففف۔...!!!" یہ فکر فاریز کی دیوانگی بڑھانے کے لیے بہت تھی
بس پاپا نے کچھ کہنے نہیں دیا اور نہ ہی کچھ کرنے کا موقع ملا "بڑی مشکل سے فاریز"
کے الفاظ نکلے تھے

پری کو بھی اپنی اطاعت یاد آئی تھی جو اس نے نکاح کی صورت میں پوری کی تھی
دور سے فلزا نے پری کو آواز دی تھی

اور پری مسکراتے ہوئے چلی گئی تھی فاریز کا دل تقریباً بے قابو ہو چکا تھا

تم گانا گاؤ گی نا؟ "فلزا نے خوشی سے پری سے کہا"

نہیں "پری کی آنکھوں میں آنسوؤں کی چمک آئی تھی"

کیوں؟؟؟ "فلزا نے سوال کیا"

یار پاپا کو یونی والے گانے کے بارے میں بھی پتا چل گیا تھا... جانتی ہو کیا سزا ملی

مجھے؟ "پری کی آنکھ سے ایک آنسو آزاد ہوا تھا"

یار کیوں ڈرا رہی ہو؟؟؟ بتاؤ کیا ہوا تھا؟ "فلزا نے پری کے گال پر محبت سے ہاتھ رکھا"

میرا نکاح کروادیا "پری کی آنکھ سے دوسرا آنسو بھی آزاد ہوا تھا"

کیا!!!!۔۔۔؟؟؟؟؟ "فلزا نے حیرانگی سے منہ پھاڑا"

بس اسی بات کا تو ڈر تھا پری کو کہ فلزا کو کیا جواب دے گی؟؟ کہ اس کی زندگی کے اتنے اہم ترین مرحلے پر اسے کوئی اہمیت نہ دی گی؟
پری کی آنکھوں سے مکمل طور پر آنسو جاری ہو گئے تھے
رو تو مت رو کیوں رہی ہو؟" فلزا نے اس کے سارے آنسو صاف کیے"
اس لیے کہ میں چاہ کر بھی تمہیں نہ بلا پائی "پری نے محبت سے فلزا کا ہاتھ تھاما تھا"
"چلو کوئی بات نہیں رخصتی تو نہیں ہوئی نا تمہاری ... دلہن تو میں ہی بناؤ گی تمہیں"
فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا
پری بھی مسکرا دی
کیک کٹ چکا تھا
فلزا نے پہلا وار شیراز پر کیا تھا
اس کا پورا منہ کیک میں مل دیا تھا
لیکن جب شیراز کی باری آئی تو فلزا اس کے ہاتھ نہ لگ پائی
تب تک شیراز نے اپنے شکار کے لیے فاریز کو چن لیا تھا
فاریز فوراً سمجھ گیا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے
فلزا کا نشانہ بھی اب پری کی طرف بندھ چکا تھا

فلزا کی شرارت پری بہت اچھے سے جانتی تھی
دیکھ شیراز خبردار جو تو میرے قریب آیا "فاریز الٹے پیر پیچھے چلتے ہوئے کہہ رہا تھا"
فلزا کوئی بد تمیزی نہیں "پری بھی الٹے پیر پیچھے چلتی ہوئی بڑھ رہی تھی"
کہ دونوں پیچھے سے ہی ایک دوسرے میں اٹکے
فاریز کو تو پہلے ہی احساس ہو گیا تھا کہ یہ خوشبو کس کی ہے
لیکن پری نے پیچھے پلٹ کر سوری کہا تھا
شیراز اور فلزا نے اسی بات کا فائدہ اٹھایا اور خراب کر دیے ان دونوں کے چہرے
اور فوراً ہی بھاگ لیے
پری نے فلزا کے پاگل پن پر مسکراتے ہوئے اپنے ڈوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کیا
فاریز اپنی جیب میں کچھ ڈھونڈھ رہا تھا کہ منہ صاف کرنے کے لیے کچھ مل جائے
کہ اسی وقت پری نے اپنے ڈوپٹے کا کونہ اس کی طرف بڑھایا تھا
فاریز نے اسے بڑی غور سے دیکھا
جس سے وہ عجیب جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی
کہ دوسرے ہی لمحے پری نے خیال جھٹکا
"لے لیں.. کیا پتا اسی سے آپ کے احسان کی تھوڑی سی قیمت چکا سکوں"

فاریز جانتا تھا کہ پری کا اشارہ کس طرف ہے
میں نے کوئی احسان نہیں کیا تھا بس آپ کو بچانا میرا فرض تھا "فاریز کے منہ پر کیک"
زیادہ نہیں لگا تھا لہذا اس نے جھٹ ہی پری کے ڈوپٹے کا کونہ پکڑا صاف کیا اور پٹ ہی
چھوڑا

جذبات بھڑکنے میں کوئی کسر نہیں رہی تھی
پری اس کے پاس سے جا چکی تھی لیکن فاریز ابھی ابھی اسے خود میں سما رہا تھا

چلو فلزا گھر چھوڑ دو مجھے "پری نے فلزا کو مخاطب کیا"

ہاں چلو "فلزا نے ہاں میں جواب دیا"

: دونوں گیٹ کے قریب پہنچیں تو فلزا نے کہا

"ارے میں چابی تو لے آؤں"

فلزا گاڑی کی چابیاں لینے کے لیے مڑی

پری ہوا کے جھونکوں کو خود میں سما رہی تھی

شیراز اور فاریز بھی نکل ہی رہے تھے

کہ پری کا ڈوپٹہ فاریز کے چہرے سے جا لپٹا

آئی ایم ریلی سوری "پری نے ڈوپٹہ ہٹانا چاہا لیکن ہوا کا دباؤ زیادہ تھا یا پھر پری کا"
ڈوپٹہ فاریز کے احساس سے نکلنا ہی نہیں چاہتا تھا
فاریز نے خود ہی پری کا ڈوپٹہ اپنے چہرے سے الگ کیا کیونکہ محبت میں پاگل ہونے کا
اسے سو فیصد خدشہ تھا

کوئی بات نہیں "فاریز نے جلد از جلد وہاں سے نکلنا مناسب سمجھا"

پری کو اس کا یہ رویہ بھی عجیب لگا
لیکن تب تک فلزا چابیاں لے آئی تھی



فلزا پری سے باتیں کرتی ہوئی گاڑی چلا رہی تھی

کہ تب ہی فلزا نے گاڑی ریورس لی تھی

اوه تو یہاں فاریز کی بربادی کا جشن منایا جا رہا ہے "فلزا نے ہر لفظ چباتے ہوئے کہا"

یہ تو وہی کامران اور اس کے دوست ہیں نا؟ "پری نے فلزا سے سوال کیا"

کامران اور اس کے دوست شراب کے نشے میں سب کی بربادیوں کے قصے مزے مزے
سے سنارہے تھے

فلزا نے جلد ہی ان سب کی تصویریں اتاریں اور ویڈیو بنانی شروع کر دی

اور وہ لڑکی شائلہ یار کبخت قسم سے بڑی خوبصورت تھی لیکن دونوں دفعہ ہاتھ سے "نکل گئی پہلی دفعہ تو فاریز صاحب آگئے دوسری دفعہ بھی وہ آگئے لیکن بیچارے خود ہی پھنس گئے "چاروں نے ساتھ قہقہہ لگایا

وہ تو شکر کر کہ اسسٹنٹ نے زبان نہیں کھولی "ایک دوست نے کامران کے پاس "کھڑے ہوتے ہوئے کہا

بولتا بھی کیسے؟ اس کی بیٹی کے ساتھ جو کیا میں نے اس کے ہونے والے داماد کو نہ بتا "دیتا "چاروں نے قہقہہ بلند کیا

پیپرز چوری کرنے والے الزام پر تو مزہ آگیا "ایک دوست نے شراب کا گھونٹ بھرتے "ہوئے کہا

ویسے ان دونوں لڑکیوں نے کمال کر دیا اگر وہ ساتھ نہ دیتیں تو کھڑوس پر نسیل کبھی "یقین نہ کرتا "ایک دوست نے کامران کے کندھے پر ہاتھ رکھا

کیسے ساتھ نہ دیتیں؟ ان کی ویڈیو وائرل نہ کر دیتا "چاروں نے ایک اور بار قہقہہ بلند کیا

فلزا نے ویڈیو سیو کی اور پری کے گھر کا راستہ لیا

جب فلزا پری کو چھوڑ کر آرہی تھی تو وہ چاروں مدہوش ہوئے پڑے تھے لیکن چاروں

کے موبائل سائڈ پر رکھے ہوئے تھے
فلزا نے چاروں موبائل اٹھا لیے اور اپنے گھر کی راہ لی



اسلام علیکم "شیراز نے سلام کیا"
وعلیکم اسلام "پری اور فلزا نے ساتھ جواب دیا"
کیسے ہو تم چڑ گنجو "فلزا نے چہکتے ہوئے کہا"
پری نے قہقہہ لگایا
چڑ گنجو؟ یہ کونسا نیا لفظ سیکھ لیا تم نے؟ "شیراز نے چڑتے ہوئے کہا"
فلزا بطول عباسی کو کچھ سیکھنے کی ضرورت نہیں اسے سب آتا ہے "فلزا نے خود ہی اپنی"
تعریف کی
فلزا کی نظر شاہزر اور کہکشاں پر پڑی
تم دونوں ذرا چلو میرے ساتھ "فلزا شاہزر اور کہکشاں کی طرف بڑھی"
شیراز اور پری فلزا کے پیچھے چلتے ہوئے آئے
کہکشاں اور شاہزر کیا ہم دو منٹ کہیں بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟ "فلزا دونوں سے"
مخاطب ہوئی

ہاں کیوں نہیں؟ "دونوں نے ساتھ فلزا کو جواب دیا"

شیراز فلزا پری کہکشاں اور شاہزر... پانچوں جب ایک جگہ بیٹھ گئے تو فلزا نے ویڈیو دکھائی

یہ تو مسئلہ ہی حل ہو گیا.. چل کر یہ ویڈیو پرنسپل کو دکھا دیتے ہیں "شیراز نے خوشی" سے کہا

نہیں ہم ابھی ایسا نہیں کر سکتے اگر اس نے واقعی لیب اسٹنٹ کی بیٹی اور ان دونوں لڑکیوں کو بدنام کر دیا تو مصیبت اور بھی زیادہ بڑھ جائے گی "پری نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

ان چاروں کے موبائل بھی میرے پاس ہیں لیکن اس میں پاسورڈ لگا ہوا ہے ان کی حرکتیں ان کے موبائل میں ضرور ہونگی "فلزا نے ایک اور بات کہی اور چاروں موبائل نکالے

فلزا تم نے چاروں موبائل اٹھا لیے؟ "پری کے علاوہ سب نے آنکھیں پھاڑیں"

کیا مطلب اٹھا لیے؟ کوئی چور نہیں ہوں میں... بس دماغ کام کر رہا تھا اس لیے اٹھا" لیے "فلزا نے معصومیت سے کہا

تم جاسوس کیوں نہیں بن جاتی؟ "شیراز نے موبائل اٹھاتے ہوئے کہا"

مشورہ غلط نہیں ہے "فلزا نے ہاں میں ہاں ملائی"

اگر میں کامران کے تینوں میں سے کسی ایک چیلے کو اٹھا لو تو وہ ضرور پاسورڈ بتا سکتا"

ہے "شیراز نے دماغ چلایا

تو اٹھاؤ نا "فلزا نے اتنے آرام سے کہا کہ جیسے کوئی بڑی بات ہی نہیں"

میں کوئی غنڈہ نہیں ہوں... کچھ سوچنا پڑے گا "شیراز نے دماغ پر زور ڈالا"

کھکشاں اور شیراز تم دونوں وہی منظر دوبارہ کیوں نہیں دہراتے؟ "فلزا نے بھنویں"

اچکاتے ہوئے کہا

کیا مطلب؟ "شیراز اور کھکشاں نے ساتھ کہا"

مطلب کہ کھکشاں تم اپنے جال میں کامران کو پھنساؤ اور لیب میں وہی سب دہراؤ بس"

تمہیں بچانے کے لیے فاریز کی جگہ شیراز ہوگا "فلزا نے پلین سمجھاتے ہوئے کہا

مگر " ... شاہزر نے کچھ کہنا چاہا"

تم فکر مت کرو میں وعدہ کرتا ہوں کھکشاں پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا "شیراز نے"

شاہزر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

فلزا تم یہ ویڈیو ہم سب کو بھیج دو "پری نے فوراً کہا"

ہاں ٹھیک ہے "فلزا نے اثبات میں سر ہلایا"

شام تک شیراز کامران کے ایک دوست کو اٹھا چکا تھا اور اس کی حالت خراب کر دی تھی لہذا اس نے جلد ہی سب اگل دیا تھا اور شیراز نے ریکارڈ بھی کر لیا تھا پاسورڈ ملتے ہی اگلی صبح فلزا اور پری نے ان دونوں لڑکیوں سے بات کر لی تھی جنہوں نے فاریز پر پیپرز چوری کرنے کے الزام میں کامران کا ساتھ دیا تھا اور ان دونوں لڑکیوں کے سامنے ہی وہ ویڈیو ڈیلیٹ کر دی تھی جس کے ذریعے کامران نے بلیک میل کہا تھا اور وہ دونوں لڑکیاں کامران کو سزا دلوانے میں فلزا اور پری کے ساتھ شامل ہو گئی تھیں

شاہزر نے لیب اسسٹنٹ سے بھی بات کر لی تھی اور وہ ویڈیو بھی ڈیلیٹ کر دی تھی جس کے ذریعے اسسٹنٹ کو بھی بلیک میل کیا گیا تھا اور وہ بھی کامران کو سزا دلوانا چاہتا تھا



یار کہکشاں سب کچھ پلین کے مطابق چل رہا ہے لیکن تمہیں نہیں لگتا کہ شاملہ کو بلوا " لینا چاہیے ؟ " پری نے رائے دی

وہ بہت ڈری ہوئی ہے مجھے نہیں لگت کہ وہ آئے گی " کہکشاں نے پریشانی بتائی " تم اسے فاریز کے بارے میں بتاؤ اسے بتاؤ کہ سارے الزام فاریز پر لگا دیئے گئے " ہیں اور انھیں یونی سے بھی نکال دیا گیا ہے ... دیکھنا فاریز کو بے قصور ثابت کرنے وہ ضرور آئے گی " اگر یہ فکری جملے فاریز سن لیتا تو بناء کسی رکاوٹ کے دل میں ضرور اتار

لیتا

"ہاں ٹھیک ہے میں گھر جاتے کے ساتھ ہی سب سے پہلے اس سے بات کروں گی"

کہکشاں نے اثبات میں سر ہلایا



آج کامران کی بربادی کا دن تھا

سب کچھ اسی طرح سے ہو رہا تھا جیسے پچھلی دفعہ فاریز اور شائلہ کے ساتھ ہوا لیکن فاریز کی جگہ شیراز اور شائلہ کی جگہ کہکشاں تھی اور فرق اتنا تھا کہ لیب اسٹنٹ نے شیراز کو اندر جانے سے روکا نہیں تھا بلکہ خود اندر لے گیا تھا

کامران نے صرف ایک ہی قدم کہکشاں کی طرف بڑھایا تھا کہ اسی لمحے شیراز نے ٹھیک اسی طرح تھپڑ مارا تھا جیسے فاریز کے ہاتھ سے اس کے جبروں پر لگا تھا تب تک فلزا سب لوگوں کو اور پرنسپل کو لے آئی

پری نے وہ ویڈیو چلا دی جس میں کامران اپنا گناہ قبول کر رہا تھا کامران کو سب سے بڑی مصیبت نے تب گھیرا جب شاہزر شائلہ کو لے آیا اور شائلہ نے اس دن کی ساری کہانی سب کے سامنے بیان کر دی

پرنسپل نے زوردار تھپڑ کامران کے منہ پر رسیدا اور فوراً پولیس کے حوالے کر دیا

اور اس طرح اللہ کے اس سچے بندے فاریز واصف قریشی کی بے گناہی ثابت ہوئی
آج شام جب فاریز عصر پڑھ کر آیا تو اپنے گھر میں پرنسپل کو پایا
فاریز نے احترام سے سلام کیا

پرنسپل نے سلام کا جواب دیا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا
"فائنل سیمسٹر میں دن بہت کم رہ گئے ہیں کب تک یونی آنے کا ارادہ ہے؟"

فاریز کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں
لیکن پرنسپل نے نظریں نیچے کر لیں

"مجھے معاف کر دو بیٹا میں نے تمہیں غلط سمجھا"

سر کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں؟ "فاریز نے ادب سے کہا"

پرنسپل نے فاریز کو گلے سے لگا لیا



یونی آتے ہی فاریز بھاگتا ہوا شیراز کے گلے لگا تھا

شیراز پری فلزائے شام کے کہکشاں اور شاہزاد کے ساتھ کھڑا تھا

اتنا سب ہو گیا اور تو نے مجھے بتایا بھی نہیں "فاریز نے گھوسہ شیراز کے سینے پر دے"

مارا

بس کر دیں فاریز بھائی کیا سارا شکریہ اس کا ہی ادا کرتے رہیں گے؟ فلزا اور پری کا " بھی بہت بڑا ہاتھ ہے آپ کو بے قصور ثابت کرنے میں "شائلہ نے فاریز کو ٹوکا کیا مطلب؟ "فاریز نے نظریں پری پر جمائی تھیں" مطلب یہ کہ اگر میری برتھ ڈے پر مجھے پری گھر چھوڑنے کا نہ کہتی تو میں وہ ویڈیو" کبھی نہ بنا پاتی "فلزا نے بھی شائلہ کا ساتھ دیا اور نہ ہی یہ ان چاروں کے موبائل اٹھاتی "شیراز کا اشارہ فلزا کی طرف تھا" اور نہ ہی تم اس کے دوست کو اٹھاتے "فلزا کا جواب بھی برجستہ تھا " اگر شیراز اسے طنزیہ طور پر چور کہہ رہا تھا تو فلزا نے بھی غنڈہ کہہ کر اسے طنز کا نشانہ بنایا تھا اس سے پہلے کہ شیراز اور فلزا آگ کے شعلے برساتے فاریز نے قابو کیا تھینک یو (شکریہ) (فلزا اینڈ یو ٹو) اور آپ کا بھی " (فاریز نے مسکراتے ہوئے پری پر " گہری نظریں جمائی تھیں پری ایک بار پھر اس کی نظر سے جھنجھلاہٹ کا شکار ہوئی تھی فیروں پارٹی (الوداعی دعوت) (میں آرہے ہوں نا تم سب؟ "شاہزر نے خوشی کا مظاہرہ کیا" سب نے ہاں میں اشارہ دیا



یہ تو نے مجھے رات کے ساڑھے تین بجے کیوں کال کی ہے؟ "شیراز نے آنکھیں مسلتے"
ہوئے کہا

نیند نہیں آرہی مجھے "فاریز نے پری کا جھمکا دیکھتے ہوئے کہا جو اسے سوات میں ملا تھا"
تو میں کیا تجھے لوری سناؤں؟ "شیراز نے چڑتے ہوئے کہا"

نہیں... لیکن مجھے کچھ سنانا ہے "فاریز نے ایک لمبی آہ بھری"

کیا؟ "شیراز نے آنکھیں بند کیں وہ ابھی بھی نیند میں بے ہوش ہو رہا تھا"
یار..... محبت ہو گئی ہے "فاریز نے ٹہر کر کہا"

شیراز کی آنکھیں فوراً کھلی تھیں

کچھ دیر تک شیراز خاموش رہا پھر ایک قہقہہ بلند کیا

وہ مذاق کیا کر جو مذاق لگے "شیراز نے جمائی لیتے ہوئے کہا"

میں سچ کہہ رہا ہوں... محبت کے مرض میں قید ہوں "فاریز نے ہر لفظ گہرے سانس"
کے ساتھ کہا

اوئے تو سچ کہہ رہا ہے؟ "شیراز جلد ہی اٹھ کر بیٹھا تھا"

ہاں "اس جھمکے کو تقریباً فاریز نے دل کے قریب کیا تھا"

چل اب بتا کس نے قید کیا تجھے اپنی محبت میں؟ "شیراز نے دلچسپی سے پوچھا"
کیسے بتاؤں؟ "بہت مشکل سے فاریز نے دھڑکنیں سنبھالی تھیں"
زبان سے بتا "شیراز نے حل بتایا تھا"
بتا دوں؟ "ایک گہرا سانس فاریز نے کھینچا تھا"
میرے باپ... کچھ لے گا بتانے کے؟ "شیراز نے سر پیٹا تھا"
صرف وہی چاہیے "فاریز نے گہرا سانس فضاء کے حوالے کیا"
بول تو میرے بھائی "شیراز کا لہجہ التجائیہ ہو گیا تھا"
پری فیاض احمد "فاریز کی دھڑکنیں بے قابو ہوئی تھیں"
کیا...؟؟؟ "شیراز کو حیرت کا جھٹکا لگا"
فاریز شیراز کو اپنی داستانِ محبت سنانے لگا
شیراز کا منہ حیرت سے کھلا ہوا تھا
شیراز؟ تم سن رہے ہو نا؟ "جب فاریز اسے اپنی محبت کی داستان سنا رہا تھا تب اس"
نے ایک لفظ نہیں کہا تھا
ہاں ہاں بول "شیراز نے مسلسل لگنے والے جھٹکوں پر قابو کیا"
میں سوچ رہا ہوں کل اظہار کر دوں "فاریز کی سانسیں تیز ہوئی تھیں"

اظہار تو بعد میں کرے گا پہلے حساب چکتا نہ کر لوں؟ "شیراز کا اشارہ اس خاطر تواضع" کی طرف تھا جب شیراز نے کہا تھا کہ اسے فلزا پسند ہے
فاریز کا قہقہہ بلند ہوا

کیوں سوکن برداشت نہیں کر پائے گا؟ "فاریز نے اسے چھیڑا"
سوکن اچھی ہے چلے گی مجھے "آخر شیراز بھی پری کو اچھے سے جانتا تھا"
دونوں کا ساتھ قہقہہ جاری ہوا

مگر شیراز اس نے انکار کیا تو؟ "فاریز کو ایک فکر لاحق ہوئی"
میں ایک بنگالی بابا کو جانتا ہوں وہ ایک تعویذ دیں گے... محبوب آپ کے قدموں میں"
منظور؟ "آخر وہ بھی شیراز علی خان تھا جس پر کسی لمحے سنجیدگی طاری نہیں ہوتی تھی...
فاریز نے جاندار قہقہہ لگایا

ہاں منظور "مسکراتے ہوئے شیراز کو جواب دیا"
ویسے میں سوچ رہا ہو کہ کل اگر تو پری سے اظہار کرنے والا ہے تو میں بھی نہ"
کردوں فلزا سے اظہار؟ "شیراز کی دھڑکنیں بھی بے قابو ہوئیں تھیں
ارادہ اچھا ہے... ویسے اگر اس نے انکار کیا تو؟ "فاریز کو ایک اور فکر لاحق ہوئی"
یہ کیا تو نے انکار انکار کا انجیکشن لگوا دیا ہے؟ "شیراز جل اٹھا تھا"

فاریز نے قہقہہ بلند کیا
میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا "فاریز نے سنجیدگی ظاہر کی"
اچھا چل اب میں تھوڑی پلیٹنگ کر لوں؟ "شیراز کے جذبات باہر آئے تھے"
کیسی پلیٹنگ؟ "فاریز نے نا سمجھی کے انداز میں کہا"
تیری ہونے والی بھابھی کو اس گھر میں کیسے لایا جائے وہ والی پلیٹنگ "شیراز نے اشارہ"
دیا

مطلب باراتی بننے کی تیاری "فاریز کو شیراز کی خوشی پر پیار آیا"
ہاں چل اب خود بھی جا کر کر لے "شیراز کے جذبات بے صبرے ہوئے تھے"
میں تو پہلے ہی کر چکا ہوں "فاریز نے اس جھمکے کے ہر نقش کو اپنی گناہوں سے چوما"
کل تو بچ مجھ سے... چھوڑوں کا نہیں تجھے... مجھ سے چار ہاتھ آگے نکلا "شیراز نے"
مزاحیہ دھمکی دی

پہلے پکڑ تو لے "فاریز نے جلد ہی فون بند کیا"
پری کا جھمکا ابھی بھی فاریز کے دسترس میں تھا صبح ہونے میں وقت ہی کتنا تھا لیکن اس
جھمکے کو دیکھنے کے لیے ابھی بھی اسے یہ وقت کم لگ رہا تھا



آج اسکول میں آخری دن تھا
عنصر کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ نہ صرف پوری رات جاگا
بلکہ پوری رات روتا بھی رہا
کل اس کی محبت کا دوسرا امتحان تھا جس میں وہ ناکام رہا
ہر درد کے پیچھے کوئی وجہ ہوتی ہے
اور یہ ظالم دنیا نہ خود خوش رہتی ہے اور نہ دوسروں کو رہنے دیتی ہے
شک ایک ایسی چیز ہے جو پانی میں بھی آگ لگا دیتی ہے
کچھ اسی طرح ماثرہ نے اپنا کام کیا اس نے جان بوجھ کر ایک لڑکے پر مقدس پر فدا
ہو جانے کا الزام رکھا
غلطی شک کی بھی نہیں ہوتی غلطی اس مجازی محبت کی ہوتی ہے جس میں انسان کو اپنا
محبوب صرف اپنے لیے چاہیے ہوتا ہے
کل نہ صرف مقدس نے دوستی ختم کی بلکہ اسے یہ بھی پتا چل چکا تھا کہ عنصر کے دل
میں اس کے لیے کیا احساسات اور جذبات ہیں
عنصر کی آنکھیں تقریباً سوکھ چکی تھیں لیکن درد آخری وقت میں ابل کر گر پڑا
سب یہی سوچ رہے تھے کہ جدائی میں رو رہا ہے

جدائی میں ہی رو رہا تھا مگر کسی اور کی



آخر کار بے تابوں سے فاریز اور شیراز کی انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں

انتہاء سے زیادہ سہانی شام تھی

ساری سجاوٹ شیراز نے کرائی تھی

پری اور فلزا ابھی آئی نہیں تھیں

تب تک شیراز فاریز سے بدلے لے رہا تھا

کہ فاریز چیخا

"بھابھی آگئیں"

شیراز نے فاریز کے منہ پر ہاتھ رکھا

"مروائے گا کیا؟"

اس کے بعد دونوں شریفوں کی طرح کھڑے ہو گئے

پارٹی ختم ہونے سے آدھا گھنٹہ قبل فاریز پری کے پاس آیا

پری اکیلی کھڑی تھی

اسلام علیکم "فاریز نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا"

وعلیم اسلام "پری نے ادب سے جواب دیا"
آپ سے ایک بات کہوں؟ "فاریز نے دل سنبھالا"
جی کہیے "پری نے شائستگی سے کہا"
آپ میرے ساتھ کہیں چل سکتی ہیں؟ "فاریز نے دھڑکنوں کو روکا"
جی کیا مطلب؟ "پری نے نا سمجھی کے انداز میں کہا"
میرا مطلب مجھے آپ سے کام ہے اور ایک بات بھی کرنی ہے جو میں یہاں نہیں کر"
سکتا اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو کام بھی ہو جائے گا اور بات بھی "فاریز نے ایک
سانس میں کہا
گانوں کی آواز تیز ہو گئی تھی
جی ٹھیک ہے لیکن میں فلزا کو بتا دوں ورنہ وہ پریشان ہو جائے گی "پری کو تھوڑا"
مناسب لگا
آپ بتا دیں میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں "فاریز نے سانسوں کو اپنے اختیار میں کیا"
پری فلزا کو بتا کر فاریز کے پاس آگئی
تقریباً دس منٹ کے بعد فاریز نے گاڑی روکی
جس جگہ وہ لوگ پہنچے تھے وہاں بہت اندھیرا تھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

یہ اتنا اندھیرا کیوں ہے؟ "پری لڑکھڑائی"

فاریز نے فوراً تھام لیا

بس ابھی ختم ہو جائے گا اندھیرا "فاریز پری کو سہارا دیتے ہوئے اندر کی طرف لے گیا"

فاریز نے لائٹس آن (بتیاں جلائیں) (کیں)

اندر چاروں طرف سے سفید رنگ کی روشنی آرہی تھی

پری نے ایک قدم آگے رکھا

اس کا قدم رکھتے ہی پھول کی پتیاں اس پر نچھاور ہو گئیں

اندر لال قالین پر پھول ہی پھول بکھرے پڑے تھے

ایک جگہ بہت سے دیے رکھے گئے تھے ان کی ترتیب ایسی تھی کہ وہ پری کا نام بتا

رہے تھے

بیچ میں ایک ستون تھا جس کو مختلف رنگوں سے سجایا گیا تھا اس کے ساتھ ہی اوپر مختلف

رنگ کی لائٹس "آئی لو یو پری" کے نام سے جگمگا رہی تھیں

پری نے فاریز کو مخاطب کیا

"فاریز یہ سب؟"

عین اسی لمحے فاریز اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

ہاتھ میں ایک خوبصورت رنگ (تھی جو نگینوں سے جڑی ہوئی تھی جیسے خاص
ہدایت دے کر بنوایا ہو

ہاں پری یہ سچ ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور میں نے تمہارے روپ سے بعد "
"میں تمہاری آواز سے پہلے محبت کی ہے

ان لفظوں میں وہ اپنے دل کے سارے حالات بتا گیا تھا
پری نے ہونٹوں کو حرکت دی

بس کریں آپ... جانتے بھی ہیں کیا کہہ رہے ہیں؟ میرا نکاح ہو چکا ہے "پری کی"
آنکھوں میں آنسوؤں نے بسیرا کیا

فاریز پر آسمان ٹوٹ پڑا

پری کی آنکھوں سے آنسو گرنے شروع ہو گئے تھے

فاریز جلدی اٹھا

آئی ایم ریلی سوری مجھے بالکل علم نہیں تھا "سارے جذبات ٹوٹ گئے تھے"
مجھے گھر جانا ہے "پری نے ہچکچی لی"

میں چھوڑ دیتا ہوں "فاریز نے بامشکل الفاظ ادا کیے"

دوسری طرف ساری لائنس آف کر دی گئیں تھیں بس ایک لائن فلزا اور شیراز کو قبضے

میں لی ہوئی تھی

شیراز نے پھول اور چاکلیٹس اپنے ہاتھ میں لیے اور گھٹنوں کے بل بیٹھا
آئی لو یو فلزا میں تمہیں شدت سے چاہتا ہوں... کیا تم میری زندگی کا حصہ بننا پسند
کرو گی؟ "نہایت ہی سادگی تھی
فلزا نے پھول اور چاکلیٹس لیے

شیراز کھڑا ہو گیا

فلزا نے زوردار تھپڑ شیراز کے منہ پر دے مارا

اور پھول اور چاکلیٹس اس کی طرف پھینکے

تم میری دوستی کو چاہت کا نام دے رہے ہو؟ میں ایک بزنس مین کی بیٹی ہوں میرا
منگیترا امریکا میں ڈاکٹر ہے... تمہاری کیا اوقات ہے؟ تم ہو ہی کیا؟ ایک لاوارث... جس
کے آگے پیچھے کوئی نہیں.... ارے تمہارے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ آگے پڑھ سکو
اور چاہتے ہو کہ میں تمہاری اس غریب زندگی میں شامل ہو جاؤں؟ کسی اپنی جیسی کے
سامنے اپنی چاہت کا اظہار کرنا میرے سامنے نہیں "تلخ لہجوں سے برقرار جملے فلزا نے

شیراز کی طرف اچھالے تھے

شیراز سکتے کے عالم میں تھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

فلزا جا چکی تھی

کسی کی محبت کو سر عام تماشہ بنایا گیا تھا

کسی کی چاہت کو غربت کا نام دیا گیا تھا

پورا وقت گاڑی میں خاموشی چھائی رہی

نہ فاریز نے کچھ کہا نہ پری نے

تھوڑی دیر بعد پری کا گھر آگیا

وہ اتر رہی تھی کہ سامنے اپنے پاپا اور شوہر کو پایا

وہ فوراً نظریں بچاتی ہوئی چلی گئی

فاریز نیچے اترا اور فیاض صاحب سے سلام دعا کی

اس کے بعد اس نے شیراز کے گھر کا رخ کیا



فاریز اور شیراز ایک دوسرے سے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے اور روتے روتے

ساتھ ہی سو گئے

دوسری طرف پری بے حال رہی

بار بار اس کے سامنے فاریز کا چہرہ آجاتا



..... تین مہینے بعد

تین ماہ تیزی سے گزر گئے تھے
عنصر نے یوں مانو کہ قسم کھالی تھی کہ اب وہ مقدس کو اپنا چہرہ تب ہی دکھائے گا جب
اس کے گھر رشتہ لے کر جائے گا



اما مجھے نہیں جانا آپ مانتی کیوں نہیں؟ "فاریز نے چڑتے ہوئے کہا"
...بیٹا تمہارے پاپا کے دوست کی بیٹی کی شادی ہے انھوں نے بہت خوشی سے بلایا ہے"
اپنا نہیں تو اپنے پاپا کی ہی عزت کا خیال کر لو "فوزیہ بیگم نے سادہ الفاظ میں سمجھایا
ہاں بھی ہو گئیں تیاریاں؟ "واصف صاحب فوزیہ بیگم کے برابر میں بیٹھے"
"آپ ہی سمجھائیں اپنے لاڈلے کو کہتا ہے کہ مجھے نہیں جانا آپ دونوں چلے جائیں"
فوزیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا
کیا ہوا بیٹا اس طرح سے کیوں منع کر رہے ہو؟ "واصف صاحب نے شفقت سے پوچھا"
کچھ نہیں پاپا بس یونہی "فاریز نے نظریں چرائیں"
کچھ چھپا رہے ہو اپنے پاپا سے؟ "واصف صاحب نے چوری پکڑنے کی کوشش کی"

ان تین مہینے میں فاریز کا دل ہر چیز سے اچاٹ تھا
ماں باپ پہلے پہل ہی اولاد کی ہر حرکت کو صحیح معنوں میں جانچ لیتے ہیں
لیکن فاریز نے انہیں ابھی تک اپنی محبت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا
بیٹا میں باپ ہوں تمہارا... تین مہینے سے دیکھ رہا ہوں کہ یا تو تم پورا پورا دن مسجد
میں ہوتے ہو یا پھر اپنی راتیں شیراز کے پاس گزار دیتے ہو... تم نے ابھی تک آگے جا
نہیں سوچا ہے بلکہ سوچنا بھی کیا ہے؟ تمہارے باپ کا بزنس ہے اسے سنبھالو اور شیراز
کو بھی اپنے ساتھ ملا لو اس نے بھی ابھی تک اپنے آگے کا نہیں سوچا ہے اور جانتے ہو
تمہاری ماں نے میرا دماغ کھانا شروع کر دیا ہے کہ ان کے لیے بہو ڈھونڈنا شروع
کردوں "واصف صاحب سنجیدگی سے کہہ رہے تھے
پاپا میں تیار ہو جاتا ہوں "فاریز پر واصف صاحب کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا"



چلو بھی آ بھی جاؤ پری صفیہ "فیاض صاحب نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا"
پری ان کی آواز پر نیچے اتری

حقیقتاً وہ کسی پری سے کم نہیں لگ رہی تھی
سنہرا لہنگا، کھلے بال اور کانوں میں ہمیشہ کی طرح جھمکے

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

برهان صرف دیکھتا ہی رہ گیا اور اپنی قسمت پر داد دیتا رہا
بیٹا شادی تمہارے دوست کی ہے ہمارا کیا کام... جانا تھا تو پری کو لے جاتے "صفیہ"
بیگم نے نرمی سے کہا
میں بھی یہی چاہتا تھا لیکن پاپا نے کہا کہ آپ لوگوں کو بھی لے جاؤں تاکہ آپ لوگ"
جان سکیں کہ میں کن لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہوں "برهان نے ایسا منہ توڑ جواب دیا کہ
سمجھ پانا مشکل تھا کہ وہ طنز کر رہا ہے یا واقعی اپنے جان پہچان لے لوگوں سے ملوانا
چاہتا ہے



فاریز اور پری ساتھ ہی ہال پہنچے تھے
فاریز نے پری کو دیکھا نہیں تھا
کوئی نہیں ہے وہاں "فاریز اپنے دل کو سمجھا رہا تھا جو کسی کے ہونے کی خبر دے رہا"
تھا
اچھا بھی "آخر فاریز کو دل کے سامنے ہارنا پڑا"
اس نے نظروں کا رخ بدلا
سانسیں تیز ہو گئیں

پری وہیں موجود تھیں وہی روپ وہی نقوش
لیکن پری نے فاریز کو نہیں دیکھا تھا
تھوڑی ہی دیر بعد وہ اندر داخل ہو گیا
آنٹی دیکھ کر "پری نے فوزیہ بیگم کو سنبھالا"
"اور بٹھایا" آپ ٹھیک ہیں نا؟

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں لیکن لگتا ہے میری چپل ٹوٹ گئی ہے "فوزیہ بیگم نے شفقت"
سے کہا

ایک کام کریں آپ میری چپل پہن لیں "پری نے اپنے پاؤں سے چپل نکالی"
پر بیٹا "فوزیہ بیگم نے پری کو روکنا چاہا"
آنٹی آپ فکر مت کریں میرا اور آپ کا ناپ ایک ہی ہے... میں اس میں پن لگا لوں"
گی تو یہ میرے پہننے لائق ہو جائے گی "پری نے اپنی چپلیں فوزیہ بیگم کو پہنا دیں
بیٹا نام کیا ہے تمہارا؟ "فوزیہ بیگم نے پری کا گال تھپتپایا"
پری "پری نے فوزیہ بیگم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا"



اسلام علیکم انکل "فاریز نے فیاض صاحب سے سلام کیا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

وعلیکم اسلام "فیاض صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا"
فاریز نے برہان کی طرف ہاتھ بڑھایا پہلے تو برہان نے اسے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا
پھر خود پر قابو پاتے ہوئے ہاتھ ملایا

پری وہ لڑکا کون ہے "فیاض صاحب پری سے مخاطب ہوئے"
کون پایا؟ "پری نے جھجھکتے ہوئے کہا"
وہی جس نے تمہیں آگ سے بچایا اور اس دن تمہیں گھر چھوڑا "فیاض صاحب کا لہجہ"
تھوڑا گرجدار ہوا

پاپا وہ تو سینئر تھے اب تو ان کی یونی بھی ختم ہو چکی ہے "پری کے لہجے میں شرمندگی"
تھی

ایک بات یاد رکھنا تمہارا نکاح ہو چکا ہے اور یونی تم پڑھنے جاتی ہو "فیاض صاحب نے"
گاڑی یونی کے پاس روکی
جی پاپا "پری نے ادب سے کہا"



یونی سے واپسی کے وقت فیاض صاحب کی گاڑی کو دو موٹر سائیکل سواروں نے اور ایک
گاڑی نے آگھیرا

گاڑی سے ایک شخص باہر آیا اور پری کی طرف کا دروازہ کھول کر پری کا بازو پکڑا
احمد صاحب چپے تو فیاض صاحب گولی کا نشانہ بنے
پری کو گھسیٹتے ہوئے گاڑی میں لے جایا گیا اور سب فرار ہو گئے
شام کو فیاض صاحب کو ہوش آیا
گولی ان کے کندھے کو چھو کر گزری تھی
ہوش میں آتے ہی انھوں نے پری کا نام لیا
کہاں ہے پری؟ "صفیہ بیگم کو کب سے یہی پریشانی تو ستا رہی تھی"
وہ لوگ پری کو لے گئے "فیاض صاحب جلد اٹھ کر بیٹھے"
یہ کیا کر رہے ہیں آپ "ڈاکٹر نے انھیں لٹایا"
"دیکھیں سمجھنے کی کوشش کریں مریض کو پریشان مت کریں ان کی حالت بگڑ سکتی ہے"
ڈاکٹر نے صفیہ بیگم کو ہدایت دی



یار کیوں اتنا پریشان ہو رہا ہے؟ مل جائے گی وہ.... میں نے پولیس کو اطلاع کر دی"
ہے "شیراز فاریز سے مخاطب ہوا جو مسلسل پریشانی کے عالم میں ٹھل رہا تھا
فاریز کو خبر صفیہ بیگم نے دی تھی کیونکہ وہ فاریز کو بہت بار پری کے ساتھ دیکھ چکی

تھیں

ہماری پولیس جتنی دیر میں کام کرے گی اس وقت تک کچھ ہو گیا تو "آخر فکر تو جائز"
تھی اس کی محبت کو کوئی اٹھا کر لے گیا اسے سکون کیسے ملتا
کچھ نہیں ہوگا یا ان شاء اللہ "شیراز نے پریشانی دور کرنے کی کوشش کی"
آمین "فاریز نے ایک پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہا"

فاریز کا فون بجا

ہاں ٹھیک ہے "خبر ملتے ہی اس نے جواب دیا اور فون رکھا"
میں جا رہا ہوں دعا کرنا "فاریز نے تیزی سے قدم بڑھائے"



آجکل ریاض صاحب کا اٹھنا بیٹھنا ایک فارم ہاؤس میں تھا
فاریز کو پورا یقین تھا کہ یہ کام کامران کے باپ ریاض کا ہی ہو سکتا ہے کیونکہ کامران
جیل چلا جائے اور اس کا باپ سکون سے بیٹھ جائے ایسا تو نہیں ہو سکتا
تین مہینے پہلے جب کامران کو پولیس لے گئی تھی تب تو یہ ملک سے باہر تھے اس لیے
سب ٹھیک رہا لیکن آتے ہی وہ اپنی اصلیت پر اتر آئے
پری کو لے جانے کا مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ فاریز کو بے گناہ ثابت

کرنے کے لیے پری نے وہ ویڈیو بنائی تھی کیونکہ دکھائی پری نے ہی تھی
فاریز نے جلد ہی ساری معلومات نکال لیں تھیں
فاریز پیچھے سے فارم ہاؤس کا جائزہ لینے لگا کہ شاید کوئی راستہ ہو اندر جانے کا لیکن کوئی
راستہ نہ ملا

اب فاریز فارم ہاؤس کے سامنے کی طرف بڑھا کہ کسی نے اس کا ہاتھ کھینچا
مرنا ہے کیا؟ "کسی نے اسے پیڑ کے پیچھے کی طرف کھینچا تھا"
کون ہو تم؟ "فاریز چونکا"

"آہستہ بولو.... اور یہ بتاؤ کہ اندر کیوں جانا چاہتے ہو؟ شاید میں تمہاری مدد کر سکوں"
اس لڑکے نے اپنائیت سے کہا

میری دوست کو اٹھا لائے ہیں یہ لوگ "فاریز نے جواب دیا"
کیوں جھوٹ بولتے ہو یا؟ یہ لوگ میری محبوبہ کو بھی اٹھا لائے ہیں "اس لڑکے نے"
فاریز کی چوری پکڑی

تمہیں کیسے پتا وہ محبت ہے میری؟ "فاریز بری طرح چونکا"
تمہاری آنکھوں میں صاف دکھتا ہے اور ویسے بھی ہم محبت کے راہی ہیں پہچان ہی لیتے"
ہیں "اس لڑکے نے کندھے اچکائے

ابھی وقت ضائع نہ کو یہ بتاؤ اندر کیسے جایا جائے "فاریز نے اصل مقصد کی بات کی"
اتنے میں دو گاڑیاں اندر داخل ہوئیں اس لڑکے نے فاریز کا ہاتھ پکڑا اور اندر گاڑیوں کے
ساتھ گھس گیا اور جلد ہی جھاڑیوں کے پیچھے جا چھپا

جھاڑیوں کے پاس کے کانٹے فاریز کے ہاتھ سے جا ملے اور اس کا ہاتھ چیر کے رکھ دیا
لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی پرواہ تھی تو بس اس کی محبت کی اس کی پری کی



پری ایک کمرے میں بند تھی
اس نے کھڑکی کھولنی چاہی لیکن کھڑکی باہر سے بند تھی
دروازہ کھلا

ریاض صاحب ایک لڑکے کے ساتھ اندر آئے
کیوں بہت شوق ہے نا تجھے دوسروں کو بے گناہ ثابت کرنے کا اب دیکھتا ہوں تجھے بے"
گناہ کون ثابت کرے گا "ریاض صاحب بے رحمی سے بولے اور اس لڑکے کو اشارہ کر
کے باہر کی طرف روانہ ہوئے



اسی دوران فارم ہاؤس پر پولیس آدھمکی

شیراز پولیس لے آیا تھا

جب پولیس کے ساتھ فاریز نے شیراز کو دیکھا تو خوشی سے باہر آیا اور شیراز کے گلے لگ گیا

وہ دوسرا لڑکا جو فاریز کے ساتھ تھا ان دونوں کی دوستی کو پیار بھری نظر سے دیکھ رہا تھا



وہ لڑکا جیسے ہی پری کی جانب بڑھا

پیچھے سے کمرے کا دروازہ کھلا وہاں فاریز ایک پولیس والے کے ساتھ موجود تھا پری فوراً بھاگتے ہوئے فاریز کے گلے لگ گئی

اس پولیس والے نے اس لڑکے کا گریبان پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا لے گیا

پری بہت ڈر چکی تھی لہذا جب فاریز کی دھڑکنیں بڑھتی ہوئی اسے باقاعدہ طور پر محسوس ہوئیں تو اسے اندازہ ہوا کہ اس نے کسی کے جذبات بھڑکا دیے ہیں

وہ فوراً الگ ہوئی اور گھبرائی

".... وہ میں "

فاریز نے جلد ہی قابو پایا اور بات بدلی

"چلیں؟"

جی "پری نے نظریں چراتے ہوئے کہا"
صبح کے پانچ بج چکے تھے
شیراز پولیس والوں کے ساتھ گھر جا چکا تھا
اور اس نے اپنی گاڑی فاریز کو دے دی تھی تاکہ وہ پری کو گھر چھوڑ آئے
گاڑی میں گہری خاموشی تھی
ایک سناٹا تھا
کہ پری نے خاموشی اور سناٹا ساتھ توڑا
"آپ کے ہاتھ سے خون بہہ رہا ہے"
پری نے جلد ہی فاریز کا ہاتھ پکڑا تھا
کچھ نہیں ہوا "فاریز نے ایک ہی جھٹکے میں اپنا ہاتھ پری کے ہاتھ سے نکالا تھا"
دل کے باغی ہونے کا سو فیصد امکان جو تھا
پری گھر میں داخل ہوئی تو فوزیہ بیگم سے لپٹ گئی
اما.. پاپا؟ "پری ہچکچائی کیونکہ فیاض صاحب کو گولی اس کے سامنے ہی لگی تھی"
سو رہے ہیں میں گھر لے آئی تھی "صفیہ بیگم نے پری کو پیار کیا"
پر انھیں تو گولی؟ "پری گھبرائی"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

کندھے کو چھو کر گزری تھی "صفیہ بیگم نے حقیقت بتائی"
صفیہ بیگم نے فاریز کو پیار کیا
فاریز نے اجازت چاہی
رکیں "پری جلد ہی فرسٹ ایڈ باکس لے آئی"
اور جلد ہی بینڈج شروع کر دی
پری کا ہاتھ لگتے ہی فاریز کے زخم پر مرہم لگ گیا تھا
پری اس کی بینڈج کر رہی تھی اور وہ دیوانہ پری کے گھنی زلفوں کے سائے کے سحر میں
کھویا ہوا تھا
پری کو وہ آج بھی نارمل نہیں لگ رہا تھا
اچھا خاصا گہرا زخم تھا
اور فاریز نے بینڈج ہوتے وات نہ ہاتھ ہلایا نہ درد سے کراہیا
ایسا کرتا بھی کیسے ؟
مرہم تو تب ہی لگ گیا تھا جب اس کے ہاتھ کو پری نے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیا تھا
بینڈج ہونے کے بعد پری نے فاریز کو دیکھا
جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

پری نے اس کی آنکھوں میں آج کچھ جذبات کچھ احساسات دیکھے تھے
کہ اگلے ہی لمحے اس نے ان جذبات اور احساسات پر پردہ ڈالا تھا
"میں چلو"



بیٹا شادی کا کوئی ارادہ بھی ہے یا نہیں؟ "فوزیہ بیگم نے پیار سے فاریز سے سوال کیا"
ماما ابھی تک تو میرا کوئی ارادہ نہیں "فاریز نے فوزیہ بیگم کے ہاتھ چومے"
تو میں کیا کبھی اپنے پوتا پوتی کو نہیں کھلا سکوں گی؟ "فوزیہ بیگم نے اداسی سے کہا"
اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا "فاریز نے فوزیہ بیگم کا ہاتھ تھاما ہوا تھا"
اچھا بیٹا کل میں اور تمہارے پاپا کینیڈا جا رہے ہیں تم شیراز کو بلا لینا ورنہ اکیلے پڑ"
جاؤ گے "فوزیہ بیگم نے شفقت سے کہا
پاپا تو بزنس کے سلسلے میں جا رہے ہیں آپ کیوں جا رہی ہیں؟ "فاریز نے بھی شفقت"
سے سوال کیا

بیٹا تمہارے پاپا کہہ رہے تھے کہ وہاں کوئی شادی ہے جس میں شرکت کرنی ہے وہاں"
میرا ہونا مناسب رہے گا اور کینیڈا میں میری ایک دوست بھی رہتی ہے اسی بہانے اس
سے بھی مل لوں گی اور تم ایک بات سنو "انہوں نے فاریز کو مخاطب کیا جو ان کی گود

میں سر رکھ کر نیند کی آغوش میں جانے کی کوشش کر رہا تھا
جی کہیں میں سن رہا ہوں "فاریز نے بناء آنکھ کھولے کہا"
میں نے دراز میں ایک لڑکی کی تصویر رکھی ہے مجھے تو بہت پسند ہے اگر تم دیکھ لو تو"
میں بات آگے بڑھاؤں "فوزیہ بیگم نے محبت بھرے لہجے میں کہا
ماما چھوڑیں ابھی "فاریز نے ابھی بھی آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں"
حد ہے اس لڑکے سے "فوزیہ بیگم نے آنکھیں گھمائیں"
ماما آپ کا کیا کام بزنس میں؟ "فلزا نے واجدہ بیگم کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا"
بیٹا ایک ضروری کام ہے میں جلد واپس آ جاؤں گی "واجدہ بیگم نے شفقت سے کہا"
ساحل صاحب بھی ان دونوں کے پاس آگئے
بیٹا ہم دو دن میں واپس آجائیں گے "ساحل صاحب نے فلزا کے سر پر محبت سے ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا
صرف دو دن میں نا؟ "فلزا نے معصومیت سے کہا "
ہاں میری گڑیا "ساحل صاحب نے فلزا کا ماتھا چوما"
اور دونوں گھر سے روانہ ہوگئے



Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اچھا بیٹا ہمارے جانے کے بعد شیراز کو بلا لینا اور گھر کا ستیاناس نہ کر دینا سارے کام " وقت پر کرنا۔ " فوزیہ بیگم بچوں کی طرح فاریز کو سمجھا رہی تھیں جی ٹھیک ہے " فاریز نے احترام سے کہا " وہ دونوں چلے گئے تو فاریز نے شیراز کو فون کیا " میرے گھر آجا "

کیوں دعوت ہے؟ " شیراز نے خوشی سے کہا " ہاں دعوت ہے " فاریز نے بھی ہاں میں ہاں ملائی " بس پھر ٹھیک پندرہ منٹ بعد دروازہ کھولنا میں حاضر ہوں گا " ٹھیک پندرہ منٹ بعد بیل بجی اور واقعی شیراز ہی آیا تھا آگیا میں " شیراز فاریز کے گلے لگا " کیا تو نے مجھے صرف چائے پینے کے لیے بلوایا تھا " شیراز نے فاریز کے ہاتھ سے چائے " کا کپ لیتے ہوئے کہا " یار ماما پاپا کینیڈا کے لیے روانہ ہوئے ہیں انھوں نے کہا تھا تجھے بلا لوں " فاریز نے " شیراز کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا " ویسے تجھے ایک بات بتانی تھی " شیراز نے چائے کا گھونٹ لیا "

تو بول... میری بارات کا انتظار کر رہا ہے کیا؟ "فاریز نے بھی چائے کا گھونٹ لیا"
آج رات میں لندن جا رہا ہوں آگے کی پڑھائی کے لیے "شیراز کی آنکھوں میں"
آنسوؤں نے بسیرا کیا
اسے فلزا کی بات یاد آئی تھی
"تمہارے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ آگے پڑھ سکو"
کیا واقعی؟ مگر یار میں کیسے رہوگا تیرے بناء؟ "فاریز نے پہلے خوش ہو کر پھر دکھی"
لہجے میں کہا
کیا کروں یار... جانا تو ہے اور وہ بھی آج ہی "شیراز بھی اپنے جگری یار سے دور"
ہونے پر افسردہ ہوا
یار آج تو نہ جا میں کیسے رہوں گا ماما پاپا بھی نہیں ہیں "فاریز مزید اداس ہوا"
میں جانا بھی نہیں چاہتا پر کیا کروں "شیراز بھی اداس ہوا"

ٹی وی پر خبر چل رہی تھی کہ آج کا آنے والا جہاز تباہ ہو گیا ہے
فلزا پر پہاڑ ٹوٹ پڑا
"نہیں نہیں یہ جھوٹ ہے"

فلزا نے ریموٹ ٹی وی پر دے مارا
دوسری طرف فاریز بھی یہ خبر سن چکا تھا
آج فاریز واصف قریشی بری طرح چیخ رہا تھا
کیونکہ آج اس کے پاس نہ اس کی محبت تھی نہ اس کے ماں باپ اور نہ ہی یہ درد سنانے
کے لیے شیراز علی خان
کیونکہ شیراز لندن جا چکا تھا
نہیں اللہ پلینز مجھے میرے ماما پاپا واپس کر دیں میں ان کی ہر بات مانوں گا ماما کی پسند"
کی لڑکی سے شادی بھی کروں گا پاپا کا بزنس بھی سنبھال لوں گا پر ابھی میرے میرے ماما
پاپا مجھے واپس کر دیں "وہ بچوں کی طرح ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر رو رہا تھا اور فریاد کر رہا
تھا



....ایک مہینے بعد

ایک مہینہ گزر چکا تھا فاریز نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا
آج وہ اپنے ماما پاپا کی تصویر لیے بیٹھا ان سے شکایتیں کر رہا تھا کہ اسے یاد آیا کہ اس کی
ماما نے دراز میں ایک لڑکی کی تصویر رکھی تھی جس کو وہ اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

فاریز نے جب دراز کھولی تو تصویر الٹی رکھی تھی
جیسے ہی فاریز نے تصویر کو چھوا اس کی آنکھوں کے سامنے پری کا چہرہ آیا
لیکن پھر اسے پری کی بات یاد آئی
"میرا نکاح ہو چکا ہے"
فاریز نے پری کا خیال جھٹکا اور تصویر اٹھائی
اس نے جیسے ہی تصویر سیدھی کی ایسا لگا کہ کسی نے اس کے زخموں کو بری طرح سے
نوح دیا ہو
وہ پری فیاض احمد کی ہی تصویر تھی اس دن شادی میں پری فوزیہ بیگم کے ساتھ کافی
گھل مل گئی تھی تب ہی فوزیہ بیگم نے پری کو اپنے فاریز کے لیے پسند کر لیا تھا
آج فاریز کا درد شدت کی انتہاء پر تھا
ایسا درد جو اس نے کبھی محسوس نہیں کیا تھا
روتے روتے ہچکیوں کے ساتھ فاریز نیم بے ہوشی کی حالت میں چلا گیا
جب خود کو تھوڑا سنبھالا تو بری طرح سے خود کو نوحنا شروع کر دیا کہ خون تک بہنے لگا
وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا
"ایک نوکر اندر آیا اور آواز دی "صاحب جی صاحب جی"

اور پھر ڈاکٹر کے پاس لے کر جایا گیا



ابھی تو قدرت کا قہر نازل ہونا شروع ہوا تھا

کسی کی محبت کا سر عام تماشہ بنایا گیا تھا

کسی کی چاہت کو غربت کا نام دیا گیا تھا

فلزا کی گمنی ٹوٹ گئی تھی

اس کا منگیتر دولت کے ہی لالچ میں شادی کر رہا تھا

لیکن فلزا کے بھائی نے ساحل صاحب اور واجدہ بیگم کا سب کچھ اپنے نام کر لیا تھا اور

امریکا میں ہی شادی کر لی تھی

صرف یہی نہیں بلکہ فلزا کو اس کے گھر سے بھی نکلوا دیا تھا

آج وہ خود ایک "لاوارث" بن گئی تھی

فلزا محلے میں سب کی لاڈلی تھی لیکن کسی نے بھی اسے چھت نہیں دی

فلزا کے پڑوس میں ایک اکیلی عورت رہتی تھی

جو فلزا کو چاہتی بھی تھی

اس نے فلزا کے سر پر ہاتھ رکھا اور اپنے پاس بھی



پری کو برہان نے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دے دی تھی
الزام یہ تھا کہ وہ پوری رات باہر رہی
اور وہ بھی ایک لڑکے کے ساتھ
اشارہ فاریز کی طرف تھا

کیونکہ اس دن پری کو فاریز ہی بچا کر لایا تھا اور برہان کافی دفعہ فاریز کو پری کے ساتھ
دیکھ چکا تھا

فیاض صاحب بری طرح ٹوٹ گئے تھے

دکھ اس بات کا نہیں تھا کہ ان کی بیٹی کو طلاق ہو گئی

دکھ اس بات کا تھا کہ انھوں نے اپنی بیٹی کے لیے غلط انسان کا انتخاب کیا

اب فیاض صاحب کا ایک ہی مقصد تھا اور وہ تھا پری کو پڑھانا اور جو خواب صفیہ بیگم نے

ان کے لیے دیکھ رکھا تھا اس کو پورا کرنا

جب پری کو فیاض صاحب کی بے پناہ محبت ملی تو وہ بھی اس رات کو بھول گئی

پڑھنے میں تو وہ ویسے ہی اچھی تھی لیکن اور بھی زیادہ توجہ دینے لگی

....نو سال بعد

بیٹا ضروری ہے کیا لاہور واپس جانا؟ "ریحانہ بیگم نے اداسی سے کہا"
جی خالہ آج شیراز بھی واپس آرہا ہے اور اب اپنے ہی گھر میں رہوں گا "فاریز نے"
ریحانہ بیگم کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا
فاریز کو ریحانہ بیگم اپنے ساتھ کراچی لے آئی تھیں
فاریز نے عنصر کے ساتھ مل کر بزنس سنبھال لیا تھا
آج ان دونوں کا نام واصف صاحب کی طرح بڑے بزنس مین کی فہرست میں تھا
عنصر کی قسم بھی تقریباً پوری ہو چکی تھی
لہذا آج فاریز کو رخصت کر کے اس نے مقدس کے گھر کا رخ کیا
گھر سے ایک بزرگ باہر آئے
اسلام علیکم "عنصر نے سلام کیا"
وعلیکم اسلام... جی بیٹا "بزرگ نے اپنا عینک سیدھا کرتے ہوئے کہا"
عبدالحمید صاحب سے ملنا ہے "عنصر نے احترام سے کہا"
عبدالحمید "بزرگ نے اپنے ذہن پر زور ڈالا"
اچھا وہ عبدالحمید "بزرگ کو جیسے کچھ یاد آیا"
"بیٹا وہ تو آٹھ سال پہلے ہی اس گھر کو بیچ کر چلے گئے ہیں"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

پر کہاں ؟ "عنصر نے پریشانی سے کہا"
ان کی بیٹی کی شادی ہو گئی تھی اس کو رخصت کر کے وہ کہاں گئے مجھے نہیں معلوم"
بزرگ نے آہستگی سے کہا "
بیٹی کی شادی؟ "عنصر کو جیسے جھٹکا لگا"
"ہاں ان کی ایک ہی بیٹی تھی جس کا فرض ادا کر کے وہ یہاں سے چلے گئے"
بزرگ نے عینک سیدھا کیا
جی ٹھیک ہے شکریہ "عنصر نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا"
عنصر پر تو جیسے آسمان ٹوٹ پڑا
پیروں تلے زمین نکل گئی
کیا اس کی شادی ہو گئی؟
مگر اس کا تو رشتہ ٹوٹ گیا تھا
ہو سکتا ہے کسی اور سے ہو گیا ہو؟
دماغ عجیب و غریب سوالات کا شکار ہوا
وہ فوراً گھر پہنچا
اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا اور زمین پر بیٹھ گیا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا کیا ان نو سالوں میں اتنا کچھ ہو گیا
وہ صرف روتا رہا رونے کے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا
سات گھنٹے گزر گئے تھے لیکن غصہ ابھی تک باہر نہیں آیا تھا
ریحانہ بیگم کو فکر لاحق ہوئی

انہوں نے دروازہ بجایا اور غصہ کو آوازیں دیں
لیکن کوئی جواب نہیں آیا
ان کی فکر اور بڑھی

اس لیے جلد ہی دروازے کا لاک کھلوا دیا

غصہ زمین پر بے ہوش پڑا تھا



نو سال بعد شیراز علی خان واپس آیا تھا

چہرے پر وہی شوخی وہی ٹھنڈا مزاج اور شرارتی آنکھوں پر بڑے سے بلیک گلاسز

اور اب جو انداز تھا وہ شاہانہ تھا

ایک ڈاکٹر جو بن گیا تھا

اور ڈگری بھی لندن کی

میرا جگر "شیراز فاریز کے گلے لگ گیا"
کیسا ہے تو؟ "فاریز نے خوشی سے کہا"
بندہ تیرے سامنے ہے خود پتا لگا لے "شیراز نے مسکراتے ہوئے کہا"
گھر آتے ہی شیراز نے سب سے پہلے چائے کی فرمائش کی
چینی ڈالی ہے نا؟ "شیراز نے فاریز کی طرف مشکوک انداز سے دیکھا"
اپنے جیسا سمجھ رکھا ہے کیا؟ "فاریز نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا"
دونوں کا قہقہہ بلند ہوا
ویسے زہر ڈالا ہے میں نے اس میں "فاریز نے شیراز کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا"
واہ کیا شعر یاد آیا ہے "شیراز نے زہر کا رخ شعر کی طرف موڑا"
خیر تو ہے؟ تو اور شاعری؟ "فاریز کو جھٹکا لگا "
کیوں مجھ پر پابندی ہے؟ "شیراز نے بھنویں اچکائیں"
تیری اور شاعروں کی ہمیشہ سے جنگ رہی ہے نا "فاریز مشکوک انداز سے پوچھا کیونکہ "
شیراز کو شاعری واقعی نہیں پسند تھی
بس کیا کروں یاد محبت چیز ہی ایسی ہے "شیراز کی آنکھوں میں آنسوؤں نے بسیرا کیا"
ارشاد ارشاد "فاریز نے بات کا رخ موڑا"

ہاں تو شاعر نے کہا ہے بلکہ ارشاد فرمایا ہے "
کہا جو انھوں نے چائے میں زہر نہ ڈال دوں
کہا میں نے جو پلاؤ تم تو چائے میں زہر بھی قبول
واہ واہ کیا کہنے "شیراز نے خود ہی تعریف شروع کر دی
جی جی واقعی کیا کہنے... تو پھر ڈال دوں زہر؟ "فاریز نے چھیڑا"
بھائی شاعر نے کہا ہے میں نے نہیں "شیراز نے معصومیت سے کہا"
دونوں کا ساتھ قہقہہ بلند ہوا



ڈاکٹر میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نا؟ "ریحانہ بیگم نے پریشانی سے کہا"
جی بالکل ٹھیک ہے بس ٹینشن زیادہ لینے کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھا "ڈاکٹر نے"
اطمینان سے کہا
بیٹا کیا ہو گیا تھا؟ "ریحانہ بیگم نے شفقت سے غصہ کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا"
پہلے محبت تھی اب نہ جانے کیا ہو گیا ہے "غصہ نے الجھتے ہوئے کہا"
کیا کہہ رہے ہو بیٹا؟ "ریحانہ بیگم نے نا سمجھی کے انداز میں کہا"
کچھ نہیں ماما "غصہ نے جواب دیا اور ان کے گلے لگ گیا"

بچے چاہے جتنے بھی بڑے ہو جائیں سکون ہمیشہ ماں باپ کے پاس ہی تلاش کرتے ہیں
عشاء کی اذان شروع ہوئی تو غصہ کھڑا ہو گیا
بیٹا کہاں جا رہے ہو؟ "ریحانہ بیگم نے سوال کیا"
مسجد "غصہ نے جاتے ہوئے جواب دیا"
نماز کے غصہ بالکل نڈھال ہوئے بیٹھا تھا
مولوی صاحب کا گزر ہوا تو وہ غصہ سے مخاطب ہوئے
"پریشان ہو بیٹا؟"

جی "غصہ نے اداسی سے کہا"
مجھے بتاؤ بیٹا "مولوی صاحب نے شفقت سے غصہ کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا"
میں نے نو سال ایک لڑکی کے لیے محنت کی تاکہ اسے اپنا بنا سکوں لیکن آج.... آج"
جب میں اس قابل ہو گیا ہوں تو مجھے پتا چلا کہ وہ کسی اور کی ہو چکی ہے "غصہ بلا
خوف و خطر اپنی کہانی سنا رہا تھا اس کی آواز میں ایک درد تھا جو ہر کوئی محسوس کر سکتا
تھا

بیٹا رب کسی کو دے کر آزماتا ہے اور کسی سے لے کر... ساری محبتوں کا مرکز ایک "
وہی ذات ہے... میرے بیٹے میں تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ تم صبر کرو بلکہ یہ کہوں گا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

"کہ تم اس سے محبت کروں جو محنت کر کے بھی تمہارا اور بناء محنت کے بھی تمہارا
مولوی صاحب غنصر کی پیٹھ تھپتپاتے ہوئے چلا گئے
مولوی صاحب کی باتوں نے غنصر کے دل میں ڈیرہ ڈال لیا
غنصر گھر واپس آیا

اور آفس کے کام کی غرض سے لیپ ٹاپ پر بیٹھ گیا



فاریز جب آفس سے اپنے گھر آیا تو اندر لاؤنج کی طرف سے "واہ واہ" کی آوازیں آرہی
تھیں

یا اللہ خیر "فاریز جلد ہی لاؤنج کی طرف بڑھا"

دیکھا تو جناب شیراز علی خان ایک کرسی پر بیٹھے لوگوں کو دری پر بٹھائے (جس میں جوان
اور بوڑھے دونوں شامل تھے) ہاتھ میں کاغذ لیے شاعری سنارہے تھے

بال سنوار کر خوشبو لگا کر ہر ایک انداز تھوڑا بدل کر

"محبوب میرا اپنے جمال کے ساتھ کبھی اترانا نہیں چھوڑتا

واہ واہ "ہر طرف سے آوازیں آنے لگیں"

شیراز نے فاریز کو دیکھا تو وہیں سے سب کے سامنے کہا

" وہ دیکھو میرا محبوب "

سب نے فاریز کی طرف نظریں کیں اور ایک قہقہہ بلند کیا
فاریز بھی ہنس پڑا

فاریز شیراز کے پاس آکر کھڑا ہو گیا

کیا چل رہا ہے یہاں ؟ "فاریز نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا"

دیکھ نہیں رہا مشاعرہ چل رہا ہے "شیراز نے دو ٹوک انداز میں کہا "

کلام تو تیرا نہیں ہے "فاریز نے بھی جھٹ سے جواب دیا"

جس کا بھی ہے ... ہے تو نا "شیراز نے بھی منہ توڑ جواب دیا"

ہاں بھی کہاں تھا میں ؟ "شیراز لوگوں سے مخاطب ہوا"

"محبوب میرا اپنے جمال کے ساتھ کبھی اترانا نہیں چھوڑتا"

لوگوں نے یک آواز سے مصرعہ دہرایا

ہاں اب آگے سنو "شیراز نے بیتابی سے کہا"

ارشاد ارشاد "لوگوں نے پھر یک آواز میں کہا"

سر محفل نہ ذکر کیجئے جو ذکر ہے ان کا رہنے دیجئے "

"بس جان لیجئے کہ نام تک ان کا آگ لگانا نہیں چھوڑتا

شیراز نے شعر مکمل کیا تو پھر سے "واہ واہ" کی آوازیں گونجنے لگیں



ہوسپٹل کب سے جا رہا ہے؟ "فاریز نے چائے کا کپ شیراز کو تھمایا"
کیوں مجھے گھر سے نکلنے کی جلدی ہے؟ "شیراز نے چائے کا کپ جھپٹا"
میرا بس چلے تو گھر سے باہر نکلا دوں "فاریز نے ذبح کرنے کے انداز میں کہا"
تیری تو ".... شیراز نے مکا ہوا میں لہرایا"
اچھا معافی "فاریز نے جلد ہی کان پکڑے"
کل سے چلا جاؤں گا ہوسپٹل... مل گیا سکون؟ "شیراز نے مکا اپنے قابو میں کیا"
ہاں پورا سکون "فاریز نے مزید ذبح کرنے کے انداز میں کہا"
اب کی بار شیراز نے اسے دل کھول کر پیٹا تھا



آہ آہ آہ "..... نیچے گرتے ہی اس کی چیخ نکلی تھی"
اندھے ہو یا دکھائی نہیں دیتا؟ "وہ پیچھے پلٹی تھی"
آئی ایم ریلی سوری آر یو اوکے "وہ بھی گاڑی سے اترتا تھا"
پھر سے ہوا کے زور سے اس کے بال اس کے چہرے پر آ لپٹے تھے

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

اس نے اپنے اسی نازک ہاتھ سے بال ہٹائے تھے
کہ اگلے ہی لمحے وہ سکتے میں آئے تھی
اس کا وجود بھی پھر سے ٹھہرا تھا
وہ بھی وہی فلزا بطول عباسی تھی
اور وہ بھی وہی شیراز علی خان تھا
وہی ہوا کا زور تھا
وہی موسم کا شور تھا
وہی لمحہ تھا
وہی وقت تھا
وہی سڑک تھی
وہی لوگوں کی ریل پیل تھی
کسی چیز میں بدلاؤ تھا
تو وہ تھا دونوں کی شان و شوکت میں
آج شیراز علی خان کے پاس وہ پرانی سی کھٹارا بانیک نہیں تھی
بلکہ آج اس کے پاس ایک نئی چچماتی ہوئی کار تھی

آج اس نے کوئی دو دن پرانا سوٹ نہیں پہن رکھا تھا
بلکہ آج وہ ایک تھری پیس سوٹ میں شوخ رنگ پہنے اپنے روپ کو نکھار رہا تھا
اس کے برعکس
آج فلزا بطول عباسی ایک سادھے سے سوٹ میں تھی
حیران کن بات یہ تھی کہ آج اس کے ہاتھ میں چوڑیاں بھی نہیں تھیں
ان نو سالوں میں وہ شیراز کو کہا گیا ایک لفظ نہیں بھولی تھی کیونکہ ہر لفظ اس کے اوپر
جو آ پڑے تھے
شیراز نے ان نو سالوں میں اسے ہر پل اپنے پاس دیکھا
لیکن جب بھی وہ ایک قدم اس کی طرف بڑھاتا تو وہ غائب ہو جاتی
اسی وہم کو پرکھنے کے لیے شیراز نے ایک قدم فلزا کی طرف بڑھایا تھا
وہ غائب نہیں ہوئی تھی
شیراز نے گلاسز اتار کر اس پر بھرپور نگاہ ڈالی تھی
کہ اگلے ہی لمحے وہ نظریں چراتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی
یہ وہ فلزا بطول عباسی تو نہیں تھی جو شیراز کی زندگی میں اسی جگہ سے شامل ہوئی تھی
اور اسے بولنے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا

جس سے پہلی دفعہ ٹکرانے پر شیراز نے اسے "آتش فشاں" کا لقب دیا تھا
شیراز نے بھی کافی وقت فلزا کے ساتھ گزارا تھا لیکن خاموشی فلزا کے آس پاس بھی
نہیں بھٹکی تھیں

تو پھر آج کیوں؟

وہ انہیں سوالوں میں مگن تھا

اور وہ نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی

گھر سے نکالنے کے باعث اسے گھر تو مل گیا تھا مگر یونی کی فیس کہاں سے لاتی؟ لہذا

اس نے اپنی پڑھائی ادھوری ہی چھوڑ دی تھی

پری سے اس کا رابطہ ابھی بھی تھا

فیاض صاحب نے اس سے بہت کہا کہ وہ پڑھے اس کی پڑھائی کا سارا خرچہ وہ اٹھالیں

گے لیکن وہ بھی فلزا بطول عباسی ہی تھی جو طے کر لے اسے پورا ہی کر کے رہتی

فلزا اس اکیلی عورت روبینہ کے پاس رہتی تھی

روبینہ بیگم ایک ماسی کے طور پر کام کر کے اپنے گھر کا خرچ پورا کرتی تھی

لیکن فلزا نے انہیں کام کرنے سے منع کر دیا تھا

اب وہ خود ایک اسکول میں پڑھاتی تھی اور شام میں بچوں کو ٹیوشن پڑھا دیتی تھی جس

سے گھر کا خرچ پورا ہو جاتا تھا



رات تک شیراز فلزا کے بارے میں ساری معلومات نکلوا چکا تھا

وہ چپ چاپ سے بیٹھا آنسو بہا رہا تھا

کہ فاریز نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

جلد ہی اس نے اپنے آنسو صاف کیا

اب مجھ سے اپنے آنسو بھی چھپائے گا؟ "فاریز نے روٹھنے والے انداز میں کہا "

یہ سنتے ہی شیراز کا ضبط جواب دے گیا

وہ فاریز کے گلے لگ کر خوب رویا

اور ساری کہانی بیان کی



رات میں فلزا روبینہ بیگم کی گود میں سر رکھے پورے دن کی کہانی سنا رہی تھی

جب وہ سب سنا چکی تو روبینہ بیگم نے محبت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا

"بیٹا تمہارا ایک رشتہ آیا ہے"

فلزا کا خون کھول گیا

آپ سے کتنی بار کہا ہے نہیں کرنی مجھے شادی اور ہم جہیز کہاں سے لائیں گے؟ "فلزا"
نے غصے سے کہا

بیٹا اس لڑکے کو کچھ نہیں چاہیے سوائے تیرے "روبینہ بیگم نے پیار سے کہا"
رہنے دیں بس "فلزا نے منہ پھلاتے ہوئے کہا"
اچھا تصویر تو دیکھ لے "روبینہ بیگم نے تصویر آگے کی"
مجھے نہیں دیکھنی اور مجھے نیند آرہی ہے "فلزا نے ہاتھ سے تصویر دور کی اور آنکھیں"
بند کر لیں

اچھا میں رکھ دیتی ہوں صبح جاتے ہوئے دیکھ لینا "روبینہ بیگم نے تصویر ایک طرف"
رکھی



صبح جب جانے کے لیے فلزا نے اپنا بیگ اٹھایا تو وہ تصویر وہی پاس میں الٹی رکھی ہوئی
تھی

میں بھی تو دیکھوں کون ہے ایسا سرپھرا عاشق جس کو صرف مجھ سے مطلب ہے "فلزا"
نے تصویر اٹھائی

کہ اگلے ہی لمحے اس کی دھڑکنیں بے قابو ہوئیں تھیں

شیراز "بے اختیار منہ سے نام نکلا"
کیا ابھی تک اس نے شادی نہیں کی؟
یا پھر مذاق کر رہا ہے؟
ویسے بھی عادت ہے اس کی تنگ کرنے کی
فلزا ابھی بھی شیراز کو کسی طرح سے نہیں بھولی تھی
وہ انہیں سوالات کی کشمکش میں نگی تھی
کہ کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا
اور آنکھوں پر پٹی باندھی
وہ مسلسل نیچے سے کسی کے پیر پر اپنی سینڈل گڑا رہی تھی
لیکن نہ جانے کونسا ڈھیٹ انسان تھا کچھ ہو ہی نہیں رہا تھا
آنکھوں پر پٹی باندھنے کے بعد فلزا کا منہ بھی بند کیا
آدھے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد فلزا کو گاڑی سے باہر نکالا
پہلے اس کا منہ کھولا تو وہ چیخی
"چھوڑو مجھے"

منہ پر ہاتھ رکھ کر آنکھوں سے پٹی اتاری

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

"چپ کرو میں ہوں شیراز"

شیراز فلزا کے بے حد قریب تھا

فلزا نے جلد ہی اسے دور کیا

"پاگل ہو گئے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ کہاں لائے ہو مجھے؟"

وہ وہی جگہ تھی جہاں سے ان کی کہانی شروع ہوئی تھی بس سڑک پر نہیں تھے

پاگل ہی ہوں تبھی نو سال تک تمہارا انتظار کیا "شیراز نے صرف ایک بات کا جواب"

دیا

"ہٹو مجھے جانا ہے"

وہ جانے کے لیے مڑی تھی

کہ تبھی اس کا ہاتھ شیراز کے گرفت میں آیا تھا

اگلے ہی لمحے وہ شیراز کی حراست میں تھی

وہ پہلی بار شیراز کے اتنے قریب تھی

"اگر میری بات کم سنے بناء تم گئی تو میں تمہیں بھی مار ڈالوں گا اور خود کو بھی"

اس نے فلزا کو آزاد کیا

اور دور ہو کر چلایا

"ہاں شیراز علی خان فلزا بطول عباسی سے محبت کرتا ہے"
دوسرے لمحے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا اور جیب سے انگھوٹی نکالی تھی جس میں ہیرے
ایسے جڑے ہوئے تھے کہ "ایف - ایس" لکھا ہوا تھا
میں تم سے بے حد محبت کرتا ہوں فلزا ان نو سالوں میں بھی میرے دل میں کوئی نہ
آسکا یا یہ کہوں کہ میں نے آنے ہی نہیں دیا... پل پل تمہارے لیے تڑپتا رہا.... صرف
"تمہارا رہا"

فلزا صرف اس سرپھرے عاشق کا پاگل پن دیکھ رہی تھی
کیا تم مجھ سے شادی کروں گی؟ "شیراز نے ٹہر کر کہا"
فلزا نے صرف گردن ہلائی تھی جو ہاں کا اشارہ دے رہی تھی
فلزا نے ہاتھ بھی آگے نہیں کیا تھا
کہ اس جذباتی انسان نے اس کا ہاتھ خود ہی پکڑ کر انگھوٹی پہنا دی
اگلے ہی لمحے وہ کھڑا ہو کر فلزا کے قریب آیا تھا
اور اسی ہاتھ میں چوڑیاں پہنائی تھیں
میں نے ان ہاتھوں کو ایسے ہی دیکھا ہے اور ہمیشہ ایسے ہی دیکھنا چاہتا ہوں "وہ مکمل"
طور پر فلزا کی آنکھوں میں خود کو سما رہا تھا

کہ فلزا ہوش میں لائی
"آنکھیں بچ آئے ہو کیا؟ آس پاس کے لوگ نہیں دکھ رہے؟"
آس پاس لوگوں کا واقعی ہجوم تھا
نہ جانے کتنے لوگوں نے محبت کا اظہار دیکھا تھا
شیراز نے خاموشی سے فلزا کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا
وہ بھی چپ چاپ سے بیٹھ گئی
اور دونوں روانہ ہو گئے



چلو شاپنگ پر "ریحانہ بیگم نے غصہ سے لیپ ٹاپ کھینچتے ہوئے کہا"
اما آپ چلی جائیں نا... میں کیا کروں گا جا کر؟ "غصہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا"
ایک ماں بھاری پڑنے لگی ہے؟ "ریحانہ بیگم نے ناراضگی سے کہا"
اچھا میں چلتا ہوں "غصہ نے مسکراتے ہوئے کہا"



پاپا مجھے یہ ٹیڈی بئیر چاہیے "ایک سات سال کا بچہ اپنے باپ سے ضد کر رہا تھا"
بیٹا اتنے سارے ٹیڈی بئیرز ہیں آپ کے پاس... اب آپ کو یہ بھی چاہیے "باپ"

نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا
پاپا پلیز نا "بچے نے مزید ضد کی"
عنصر نے وہ ٹیڈی بئیر لا کر اس بچے کو تھما دیا
وہ بچہ خوشی سے کھل اٹھا
لگتا ہے آپ کو بچے بہت پسند ہیں "اس بچے کے باپ نے عنصر سے ہاتھ ملایا"
بچے کسے پسند نہیں ہوتے "عنصر نے مسکراتے ہوئے کہا"
پیچھے سے اس بچے کی ماں اور دادی آتی ہوئی دکھائی دیں
ماما یہ دیکھیں میرا نیا ٹیڈی بئیر "وہ بچہ خوشی سے اپنی ماں کی طرف بھاگا"
آپ نے اسے ایک اور ".... وہ رکی"
ہاں وہ مقدس ہی تھی
ماما پاپا نے نہیں ان انکل نے دلایا ہے "اس بچے نے عنصر کی طرف اشارہ کیا"
عنصر جھکا
اس بچے کو پیار کیا
اور وہاں سے چلا گیا
اس بار نہ عنصر پر آسمان ٹوٹا نہ پیروں تلے زمین نکلی

وصل اور ہجر تو محبت کی منزلیں ہیں
عشق کی کوئی منزل نہیں ہوتی
اور جب محبت عشق کا روپ اختیار کر لے
تو نہ صرف خامیوں سے پیار ہو جاتا ہے بلکہ ہر اس شخص سے پیار ہو جاتا ہے جس سے
محبوب کو پیار ہو یہاں تک کہ اس جگہ سے بھی پیار ہو جاتا ہے جہاں سے محبوب گزرا
ہو



شیراز کو خوش دیکھ کر فاریز کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ تھی
شیراز فلزا کو فاریز کے گھر لے آیا تھا
گویا فاریز کو فلزا کے روپ میں ایک بہن مل گئی تھی
فاریز نے کھانے پینے کے انتظامات بھی کر لیے تھے
اس کی غیر موحودگی میں شیراز نے فلزا کو فاریز کے بارے میں سب بتا دیا
کیا؟؟؟؟ "فلزا کا منہ حیرانی سے کھلا"
ہاں یہی سچ ہے "شیراز نے حامی بھری اور اسے یقین دلایا"
لیکن پری نے مجھ سے اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا "وہ تعجب سے بولی"

شیراز کے پاس فون آیا
ہوسپٹل میں ایمرجنسی ہے میں جا رہا ہوں تمہیں فاریز چھوڑ دے گا "شیراز روانہ ہوا"
فلزا ہکا ہکا تھی

لیکن وہ فاریز کو بتانا چاہتی تھی کہ پری کی طلاق ہو چکی ہے
فاریز کچن میں موجود پیاز کاٹ رہا تھا
:فلزا کو آتے دیکھا تو کہا
"کچھ چاہیے؟"

یہ میں کر دیتی ہوں "فلزا نے پیاز کی طرف اشارہ کیا"
اتنا ظالم نہیں ہوں میں جو اپنی بھانج سے کام کرواؤں... وہ دراصل دلاور چھٹی پر ہے "
اسی لیے میں کھانا بنا رہا ہوں اور شیراز کو میرے ہاتھ کا قورمہ بہت پسند ہے اور فکر
مت کرو شیراز کو بھی سارے کام آتے ہیں تمہیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں اگر کسی
قسم کی ڈرامے بازی کرے تو بتانا مجھے.... ہڈی پسلی ایک کر دوں گا اس کی "فاریز نے
اپنائیت سے کہا

فاریز.... پری کو طلاق ہو چکی ہے "دھیے اور ٹوٹے لہجے میں فلزا نے کہا"
آہ ہ ہ ہ.... فاریز نے چھری اپنے ہاتھ پر چلا ڈالی"

کیا کہہ رہی ہو؟ ایسا کیسے ہوا اور کیوں ہوا؟ "خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا"
فاریز "فلزا خون دیکھ کر گھبرا گئی"

فلزا بتاؤ ایسا کیسے ہوا؟ کیوں ہوا؟ "فاریز نے دوبارہ اپنی بات دہرائی"
پری کو اسی صبح طلاق ہو گئی تھی جس صبح آپ اسے بچا کر لائے تھے "فلزا نے حقیقت"
بتائی



بیڈج کروا کر فاریز فلزا کو گھر چھوڑ آیا
فاریز نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کے نام کا الزام پری پر لگے اور اس کا گھر تباہ ہو
جائے

لیکن ایسا ہو چکا تھا
اب وہ فیاض صاحب سے پری کا ہاتھ مانگنا چاہتا تھا اسے یقین تھا کہ فیاض صاحب اور
صفیہ بیگم اسے کبھی منع نہیں کریں گے

کہاں ہے تو؟ دو گھنٹے میں گھر آنے والا تھا نا؟؟ "فاریز نے غصے سے فون پر کہا"
یار بس آ ہی رہا تھا لیکن ایک ڈاکٹر نہیں آیا لہذا اس کے حصے کے مریض سنبھال رہا"
تھا "شیراز نے تفصیل بتائی

جلدی آجا ... پری کے گھر جانا ہے "فاریز نے اپنے دل کی بات کہی"

کیوں؟ "شیراز نے حیرانگی سے کہا"

فاریز نے ساری کہانی بیان کی

اس کا مطلب کہ ہماری ہونے والی بیگم صاحبہ ابھی سے ہمارے لئے خوش قسمت "نکلی ... اب دو دوستوں کی بارات دو دوستوں کے گھر جائے گی ... واہ کیا خوب شعر یاد آیا

ہے "شیراز نے خوشی سے کہا

چپ کر بے ... دو سیکنڈ میں گھر پہنچ "فاریز نے حکم دینے والے انداز میں کہا"

اب میں پہلے گھر آؤں پھر تیرا رشتہ لے کر جاؤں؟ تو مجھے یہاں لینے آجا "شیراز نے" گہرا سانس کھینچتے ہوئے کہا

اچھا میں آتا ہوں "فاریز نے ہار مانی"



پری ایک ہوسپٹل میں کام کرنے لگی تھی

اس کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی

پری کے لیے بہت سے رشتے آئے لیکن سب فیاض صاحب کے ٹیسٹ میں ناکام رہے اس لیے انھوں نے ابھی تک اپنی پری کو کسی کے حوالے نہیں کیا تھا



فاریز اور شیراز ہو سہٹل سے باہر نکلے تھے تو پری جا رہی تھی
پری نے دونوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا تھا
شیراز پری کو دیکھ چکا تھا لیکن فاریز کی نظریں دوسری طرف تھیں
..... لیکن یہ محبت بھی نا

فاریز نے نظروں سے تو نہیں دیکھا لیکن دھڑکن نے پتا ضرور بتا دیا تھا
کہ اچانک چار گولیاں چلیں
پری کو تین غنڈوں نے آگھیرا تھا
ان کا ارادہ پوری پوری کی پوری چھ گولیاں پری کے اندر اتار دینے کا تھا
لیکن ایک گولی لگتے ہی فاریز قریب آ پہنچا تھا
اندھا دھند فائر کیا گیا تھا

فاریز نے پری کو دھکا دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود کو بچا پاتا موت نے اس کے گلے
میں بائیس ڈال دیں
پری کو ایک گولی بازو پر لگی تھی
درد کی شدت کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

تین گولیاں فاریز کے سینے سے جا چکی تھیں
جب ان غنڈوں نے فاریز پر گولی لگتی ہوئی دیکھی تو فوراً فرار ہو گئے
کچھ لوگوں نے بایک کا نمبر نوٹ کر لیا تھا
شیراز کی حالت نا سمجھنے والی تھی
اس کے سامنے یہ سب منظر حقیقت کے معنی نہیں رکھ رہا تھا
اس نے جلد ہی فاریز کو اٹھایا
آس پاس کے لوگ بھی جمع ہو چکے تھے
فاریز کو اٹھاتے ہی اس نے فاریز کو لوگوں کے سپرد کیا
شیراز جانتا تھا کہ اس کے جگر کی جان پری میں اٹکی ہے
اس لیے شیراز نے خود پری کو اٹھایا تھا
نہیں تو پری کو دوسروں کے چھونے کا سارا حساب شیراز کو ہی دینا پڑتا
وہ جلد ہو سپٹل پہنچا تھا
پورا حلق پھاڑ کر چلا رہا تھا
"ڈاکٹر عامر کو بلاؤ"
وہ بھی ایک ڈاکٹر ہی تھا

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

لیکن ایک دوست کی یہ حالت وہ سنبھال نہیں پاتا
فلزا، فیاض صاحب اور صفیہ بیگم بھی ہو سپٹل آگئے تھے
شیراز وہاں کہیں نہیں تھا
فلزا کو تعجب ہوا

ریسپشن سے پتا چلا کہ وہ مسجد گیا ہے
ایک فاریز واصف قریشی ہی تو تھا اس کے پاس
اس کا دوست اس کی جان اس کا پیار اس کا بھائی اس کا کارٹون اس کا کریڈٹ کارڈ اس کا
جو کر سب کچھ وہی تو تھا اس کے لیے
ایک ہی راستہ تھا اب
اور وہ تھا جہاں ہر راستے جڑتے ہیں
کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا
شیراز ویسے بھی نمازی تھا
ہر وقت دعائیں اس کا معمول تھیں
لیکن آج جو دعا مانگ رہا تھا
وہ آسمان چیرتی ہوئی رب کے پاس پہنچ رہی تھی



ڈاکٹر باہر آیا

دیکھیں آپ کی بیٹی کو تو کچھ نہیں ہوا ہم نے گولی نکال دی ہے لیکن اس لڑکے کے لیے
کچھ نہیں کہا جا سکتا

کیوں ڈاکٹر؟ کچھ تو کریں "فیاض صاحب نے ڈاکٹر کا ہاتھ تھاما"

...ان دو گولیوں نے تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن ایک گولی بہت نازک جگہ لگی ہے"

اللہ مالک ہے زندگی اور موت اس کے ہاتھ میں ہے آپ دعا کریں ان شاء اللہ سب

"ٹھیک ہوگا.... ہم پوری کوشش کر رہے ہیں

ڈاکٹر واپس اندر جا چکا تھا

فیاض صاحب ٹوٹ کر نیچے بیٹھے تھے

فلزا پاس آئی

انکل کیا آپ جانتے ہیں ان لوگوں کو جنہوں نے گولیاں چلائیں؟ "فلزا نے احترام سے"

سوال کیا

"ہاں"

ان تین غنڈوں میں سے ان کا باس زخمی ہوا تھا

اپنا علاج کرانے کے لیے وہ وہی ہو سپٹل آیا تھا جہاں پری کام کرتی تھی
اس نے وہی پری کو دیکھا تھا اس کے حسن سے وہ بھرپور مائل ہوا تھا
اس نے احترام لے ساتھ پری کے گھر رشتہ بھیجا تھا
لیکن فیاض صاحب بھلا اپنی بیٹی کسی غنڈے کو کیوں دیتے؟
اس نے بھی سر عام فیاض صاحب کے منہ پر کہا تھا کہ اب جو ہوگا اس کے ذمہ دار
آپ خود ہوں گے

فیاض صاحب فلزا کو سب بتا رہے تھے



اتنے میں ڈاکٹر باہر آیا

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے.... وہ خطرے سے باہر ہیں اب.... پر ابھی ہوش نہیں آیا ہے"
...ہمیں تو کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے لیکن ایسا لگا کہ کوئی اسے موت سے کھینچ کر

لے آیا ہوں "ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے فیاض صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا

نرس باہر آئی

"اس لڑکی کو ہوش آگیا ہے"

صفیہ بیگم نے جلد ہی کھڑی ہوگئی

آپ لوگ مل سکتے ہیں "ڈاکٹر ہدایت دیتا ہوا چلا گیا"
صفیہ بیگم نے پری کے ماتھے پر لب رکھے
پری نے فلزا کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ کس نے دھکا دیا تھا مجھے اور کسے
لگی میرے حصے کی گولی
فلزا نے اشارہ کیا تھا کہ جیسے ابھی نہیں
میں شیراز کو خبر دے دوں "فلزا موبائل نکال کر باہر کی طرف بڑھی"
شیراز زمین پر بیٹھا تھا
فلزا کی کال آتے دیکھی تو باہر کی طرف آیا
شیراز فاریز خطرے سے باہر ہیں "فلزا نے جملہ مکمل ہی کیا تھا کہ شیراز کے آنکھوں"
سے موتیوں کی لڑی نکلی
میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں "فون بند کرتے ہی وہ واپس اندر کی طرف بھاگا"
شکرانہ جو پڑھنا تھا
اس کی دعائیں رنگ جو لے آئی تھیں
"بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے"



فلزا نے پری کو سب بتا دیا تھا
وہ نظریں جھکائے صرف سن رہی تھی
ایسی محبت تو آجکل صرف کتابوں ہی میں ملتی ہے کیا اس حقیقت بھری زندگی میں بھی
ایسے عاشق ہوتے ہیں ؟
شیراز خوشی خوشی ہو سپٹل پہنچا تھا
نرس نے اسے اندر جانے سے بہت روکا
لیکن وہ بھی شیراز علی خان تھا
جیسے تیسے اندر پہنچ ہی گیا
چونکہ خود بھی ایک ڈاکٹر تھا اس لیے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ فاریز کو ابھی ہوش نہیں آیا
باہر نکلا تو پری کو پایا
مجھے اندر فاریز کے پاس لے چلوں "دھیمی آواز میں پری نے شیراز سے کہا"
آپ لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے ابھی ان سے کوئی نہیں مل سکتا "نرس نے ہاتھ"
جوڑے
جیسے تیسے کر کے شیراز نے پری کو اندر پہنچا ہی دیا
اندر قدم رکھتے ہی اسے ایک سوچ نے گھیرا تھا

کیا سچ میں اس کی زندگی میں ایک محبت کرنے والا شخص لکھا گیا ہے
لڑکھڑاتے قدموں سے وہ فاریز کے پاس پہنچی
فاریز..... کیوں کیا یہ سب؟ کیا ضروری تھا خود کو خطرے میں ڈالنا؟ ایسے ہی کہہ "
دیتے میں ایسے ہی آپ کی ہو جاتی "آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے
کہ فاریز کی انگلیوں میں حرکت ہوئی
وہ جانے کے لیے مڑی کہ بتا سکے کہ فاریز کو ہوش آرہا ہے
کہ اس کا ہاتھ فاریز کے ہاتھ میں تھا
فاریز نے آنکھیں کھولی تھیں
آکسجن ماس نکالا تھا
"ٹھہرو"

اگلے ہی لمحے اس نے پری کو اپنی جانب کھینچا تھا
وہ مکمل طور پر پری کی بانہوں میں تھا
ایک لٹ پری کی آنکھوں پر تھی جس کی وجہ سے پری نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئیں
تھیں

فاریز نے پھونک مار کر وہ لٹ آنکھوں پر سے ہٹائی تھی

پری نے آنکھیں کھولی تھیں
کہ انہیں آنکھوں میں دیکھتے ہوئے فاریز نے کہا تھا
تو پری فیاض احمد آپ پری فاریز واصف قریشی بننا پسند کریں گی؟ "ایک گہری مسکراہٹ"
فاریز کے چہرے پر تھی
پری نے آنکھیں جھپکائیں تھیں
کہ وہی نرس کباب میں ہڈی بنی تھی
فاریز نے جلد ہی پری کا ہاتھ چھوڑا
ڈاکٹر بھی آگئے ان کے ساتھ شیراز بھی آگیا
تھوڑی سی کمزوری ہے لیکن جلد ٹھیک ہو جاؤ گے "ڈاکٹر نے معائنہ کرتے ہوئے کہا"
کہ تبھی پری کو کھڑا دیکھ کر شیراز نے اپنا ڈرامہ شروع کیا
ارے میری بھابھی جان "شیراز پری کی طرف بازو کھولتا ہوا بڑھا جیسے گلے لگانا چاہتا"
ہو
کہ تبھی فاریز نے اسے جھٹکے سے دور کیا
کوئی کمزوری نہیں ہے... اتنی زور سے دھکیلا ہے... گرتے گرتے بچا ہوں "شیراز کی"
بات پر سب ہی ہنسے تھے



سنہری رات تھی

چودھویں کا چاند پورا تھا

وہ اسی رنگ کے جوڑے میں ملبوس تھی جس رنگ میں فاریز نے اسے پہلی دفعہ دیکھا
تھا

آتش رنگ فاریز کی محبت کو آتش کی صورت اختیار کرنے کے لیے کافی تھا

وہ کمرے میں موجود چیزوں کا بھرپور جائزہ لے رہی تھی

ثابت یہ ہو رہا تھا کہ فاریز کو سادہ چیزیں زیادہ پسند ہیں

باہر لڑکیاں فاریز کو کنگال کرنے کے ارادے سے اسے گھیرے کھڑی تھیں اور اندر نہیں

آنے دے رہی تھیں

پری نے ایک دراز کھولی

اس میں ایک تصویر تھی

وہ تصویر فاریز کے ماں باپ کی تھی جس میں فاریز دو سال کا تھا اور اپنے باپ کی گود

میں چڑھا دانت نکالے ہوئے تھا

پری نے اس تصویر پر ہاتھ پھیرا

فاریز کی ماں کو دیکھ کر پری کو لگا کہ شاید وہ انہیں پہلے کہیں دیکھ چکی ہے
پاس ہی ایک اور تصویر الٹی رکھی ہوئی تھی
وہ تصویر اٹھائی تو وہ اسی کی تصویر تھی
تب پری کو یاد آیا کہ اس نے فاریز کی ماں کو کہاں دیکھا ہے
دراز بند کی تو "چھن" کی آواز آئی
پری نے دوبارہ دراز کھولی
میرا جھمکا "بے اختیار منہ سے نکلا"
فاریز اندر آیا تو پری کو دراز کے پاس کھڑا دیکھا
دھیرے سے اس کے گرد بازوؤں کو پھیلا کر اس کے کندھے پر ٹھوڑی رکھی
کہ جب ہی وہ جھمکے کی خیال سے باہر آئی تھی
کیا دیکھ رہی ہو مسز فاریز واصف قریشی؟ "ایک گہری مسکراہٹ دونوں کے چہروں پر"
سچی تھی
یہ جھمکا ".....پری نے آگے بولنا چاہا"
ہاں جانتا ہوں...تمہارا ہے "فاریز نے جواب دیا"
اور میری تصویر یہاں کیسے؟ "پری نے ایک اور بات کہی"

"کیونکہ ماما بھی یہی چاہتی تھیں کہ تم میری دلہن بنوں"
اگلے ہی لمحے اس نے وہ ساری چیزیں پری سے لے کر پری کو اپنی بانہوں میں بھرا تھا



....پانچ سال بعد

مقدس "مثل چیختی ہوئی نیچے اتری"

پاپا "مقدس فوراً غصہ کی گود میں چڑھ گی"

ماما مجھے ڈانٹ رہی ہیں "اس بچی نے معصومیت سے شکایت کی"

کیوں ڈانٹ رہی ہو میری بیٹی کو؟ "غصہ نے مثل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا"

آپ کی بیٹی بالکل آپ پر گئی ہے "مثل نے جل کر کہا"

ظاہر سی بات ہے باپ ہوں اس کا "غصہ نے مزید جلایا"

سمجھائے اسے.... کہہ رہی ہے کہ اسکول نہیں جانا "مثل نے غصہ برقرار رکھتے ہوئے"

کہا

نہیں بھیجو "غصہ نے اپنی بیٹی کو پیار کیا"

ریحانہ بیگم نے مقدس کو آواز دی تو وہ دادی دادی کہتے ہوئے اچھلتی ہوئی چلی گئی

مثل تپ کر رہ گئی

ویسے غصے میں ڈالیں لگتی ہو "غضر نے مزید تپایا"
کیا کہا؟ "مثل نے غصے سے کہا"
میرا مطلب خوبصورت "غضر نے مسکراتے ہوئے کہا"
کہا جاتا ہے کہ محبت صرف ایک دفعہ ہوتی ہے
لیکن نکاح ایک ایسا رشتہ ہے جس میں محبت اللہ کا انعام ہوتی ہے
غضر کی محبت کو تو عشق کی چنگاری نے آگ میں بھڑکا دیا تھا اسی لیے اس نے اپنی بیٹی
کا نام بھی مقدس ہی رکھا



اوه "شیراز کے منہ سے بے اختیار نکلا"
فلزا کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا وہ شیراز سے ٹکرائی تو گلاس گر کر ٹوٹ گیا لیکن ہیلز
کا توازن برقرار نہ رکھنے کی وجہ سے وہ پیچھے کی طرف گرنے والی تھی کہ شیراز نے تھام
لیا

فلزا کا ایک ہاتھ شیراز کے ہاتھ میں تھا اور ایک ہاتھ شیراز کے کندھے پر
فلزا نے آنکھیں بند کی ہوئیں تھیں کیونکہ اسے لگا تھا کہ وہ بہت برا گرے گی
:جب وہ دونوں الگ ہوئے تو ان کی پیاری سی بیٹی رائمہ نے کہا

"اما اللہ نے آپ کو دو بڑی بڑی آنکھیں دی ہیں... دیکھ کر نہیں چل سکتی تھیں کیا؟"
شیراز بے اختیار ہنسا تھا

اسے تم نے بہت سر پر چڑھا رکھا ہے دیکھو کیسی زبان چل رہی ہے "فلزا نے شیراز"
سے چڑتے ہوئے کہا

بول تو ایسے رہی ہو جیسے جھوٹ کہا ہو "شیراز نے ذچ کرنے کے انداز میں کہا"
ہاں ہاں آخر اپنی بیٹی کی ہی طرفداری کرو گے "فلزا نے مزید چڑتے ہوئے کہا"
ویسے بیٹی تو تمہاری ہے جہی آنکھوں کا لفظ استعمال کیا ہے "شیراز نے مسکراتے ہوئے"
کہا اور چائے اٹھائی

یہ کیا ہے؟ "شیراز نے غصے سے کہا"

چائے ہے "فلزا نے مسکراتے ہوئے کہا"

اتنا نمک "شیراز نے غصہ قائم رکھتے ہوئے کہا"

آخر میری بیٹی نے ہی ڈالا ہے "فلزا نے مسکراہٹ قائم رکھتے ہوئے کہا اور رائے کو"
گود میں اٹھا لیا

فلزا نے جان بوجھ کر رائے کو چینی کی جگہ نمک دیا تھا
اس چار سال کی بچی کو کیا پتا کہ نمک کیا اور چینی کیا



پاپا "مشارب تیز رفتار میں دوڑتا ہوا فاریز کے پاس پہنچا"
ارے میری جان "فاریز نے مشارب کو گود میں اٹھا لیا اور پیار کیا"
پری بھی ان دونوں کے قریب پہنچی
فاریز بزنس کے سلسلے میں باہر ملک گیا ہوا تھا آج وہ واپس آیا تھا
فاریز نے مشارب کو نیچے اتارا اور پری کو گلے لگا لیا
اب چھوڑیں بھی... ایئرپورٹ ہے یہ "پری نے مسکراتے ہوئے کہا"
یہ ایئرپورٹ ہے تو کیا ہوا تم تو میری بیوی ہو نا "فاریز نے ابھی تک پری کو خود سے"
الگ نہیں کیا تھا
اما پاپا چلیں بھی مجھے آسکریم کھانی ہے "مشارب نے معصومیت سے کہا"
فاریز پری سے الگ ہوا اور مشارب کو پھر سے اٹھا لیا
پاپا آپ کو پتا ہے جب سے آپ گئے ہیں اما نے ایک دفعہ بھی آسکریم نہیں کھلائی"
وہ سرعام اپنی ماں پر الزام لگا رہا تھا پری نے صرف ایک دفعہ اسے آسکریم کھلانے "
سے منع کیا تھا
کیوں بھی یہ کیا سن رہا ہوں میں ؟ "فاریز پری سے مخاطب ہوا"

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

آپ کا بیٹا آپ کی طرح ڈرامے باز ہے "پری نے جواب دیا"
پاپا یہ ڈرامے باز کون ہوتے ہیں؟ "مشارب نے معصومیت ظاہر کی"
فاریز اور پری ساتھ مسکرائے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے

—
میرا سکھ رہا کاٹنا میرا دکھ رہا مٹنا
محبت ہوئی مکمل عشق پھر بھی رہا نامکمل
نہ چھیڑ میرے دکھوں کو
نہ کرید میرے زخموں کو
یہ مرے نہیں سوئے ہیں
یہ ہارے نہیں ٹھہرے ہیں
میرے سکون کی پہچان
محبت ہوئی مکمل
میرے دکھ کی پہچان
عشق رہا نامکمل

Posted On Reading Point And Kitab Dost
[Http://readingpointpk.blogspot.be/](http://readingpointpk.blogspot.be/)

میں صدا رہوں گی تیری
میں ہمیشہ بنوں گی تیری
میں ہوں تیرا جنون
میں ہوں تیرا پاگل پن
میرے سکون کی پہچان
محبت ہوئی مکمل
میرے دکھ کی پہچان
عشق رہا نامکمل
ختم شد

